صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 13 ستمبر 2024ء بمطابق 08 ربیع الاول 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چھ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا○ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا○ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا۔

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور کار سازی کے لئے بس وہی کافی ہے اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ ۔و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے آج کے لئے چھٹی کی درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب امجد علی خان صاحب، معاون خصوصی برائے سی ایم محکمہ ہاؤسنگ، آج کیلئے؛ جناب عبدالکریم خان صاحب، معاون خصوصی برائے سی ایم صنعت و حرفت، چاریوم، 13 تا 16 ستمبر؛ مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب، وزیر ریونیو، آج کیلئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب اشفاق احمد صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب ظاہر خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب سجاد اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے، جناب افتخار احمد خان جدون صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب فتح الملک ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب آفتاب عالم آفریدی صاحب، وزیر قانون، آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

اچھا، میں ہاؤس میں نیشنل یوتھ پارلیمنٹ کے بچوں کو جو گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور تمام ہاؤس کی طرف سے ان کو Welcome کرتا ہوں۔ ڈسکشن جو چل رہی تھی جی وہی Continued ہے ایجنڈے پہ۔ جناب اجمل خان کا مائیک On کریں۔

ملک میں موجودہ سیاسی صورتحال پر بحث (جاری)

جناب اجمل خان: **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔** شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے ٹائم دیا اور آخر ہی آگیا میرا نمبر۔ تھینک یو سر، گلہ ختم۔ جناب سپیکر صاحب، ہم بڑے حساس، مشکل اور تاریخی دور سے گزر رہے ہیں، گزشتہ رات 9 ستمبر کو جو کچھ ہوتا رہا، ہمارے قائدین پچیس کروڑ عوام کے نمائندہ اسمبلی کو پارلیمنٹ کے اندر سے گرفتار کیا گیا اور جس طریقے سے وہاں سے گھسیٹا گیا ارکان پارلیمنٹ کو، وہ پوری قوم اور دنیا دیکھ رہی تھی، یہ پارلیمنٹ پر حملہ ہے، یہ اس ملک کے آئین اور دستور پر حملہ ہے، یہ پچیس کروڑ عوام اور جمہوریت پر حملہ ہے، یہ تاریخ کا ایک سیاہ باب اور وہ دن جمہوریت کا Black day ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، ہم انتظار کرتے ہیں کہ اس کی مکمل انکوائری ہوگی اور اس پر ایکشن ہوگا، ہم اس کو ایسے جانے نہیں دیں گے، ہمارے مشران ہم مشورہ کریں گے، ہم سوچیں گے، ہمارے مشران آئندہ کا لائحہ عمل دیں گے۔ سیکنڈ سر، ہمارا 08 ستمبر کو ایک تاریخی جلسہ ہوتا ہے، ایک کامیاب جلسہ ہوتا ہے، پورا کیپیٹل اسلام آباد جام ہوتا ہے، پشاور اسلام آباد موٹروے جام ہوتا ہے، اسلام آباد لاہور موٹروے جام ہوتا ہے، ہمارا لیڈر جیل میں ہے اور اتنا

بڑا جلسہ کہ پہلی دفعہ ہم اور ہمارے بہت سارے ساتھی جلسہ گاہ پہنچے بھی نہیں اور دوسرے دن سی ایم KP پہ FIR ہوتی ہے۔ سر، یہ پرچہ ایک فرد واحد پر نہیں ہے، یہ پرچہ اس ایوان پر پرچہ ہے، یہ چار کروڑ پختونوں پر پرچہ ہے، ہمارا مطالبہ ہے کہ اس پرچے کو، اس FIR کو واپس لیا جائے ورنہ پھر ہم بھی سوچیں گے کہ یہاں پر بھی پشاور میں سی ایم پنجاب پر پرچہ ہو اور وہ بھی پشتخرہ تھانہ میں ہو (تالیاں) تاکہ پھر پتہ لگ جائے، کیونکہ پنجاب حکومت کا ترجمان کہہ رہا ہے اور اس کے قائدین یہ کہہ رہے ہیں کہ لاہور جلسہ سی ایم KP اٹک پار کرکے دکھائے، تو یہ غلط کہہ رہے ہیں، اٹک ہمارا ہے، اٹک پختونوں کا ہے ورنہ یہ ہمارے ساتھی بھی اس کی تائید کریں گے، ہم اٹک پار کرکے دکھائیں گے، لاہور آئیں گے اور لاہور کا جلسہ کرکے دکھائیں گے ان شاءاللہ۔ سر، میری تیسری بات جس پہ ساتھیوں نے بھی بات کی، یہ ایک بات تو طے ہے کہ فوج ہماری ہے، یہ ملک ہمارا ہے، اس ملک کو فوج کی ضرورت ہے اور مضبوط فوج کی ضرورت ہے، منظم فوج کی ضرورت ہے لیکن ہمارے تحفظات ہیں اور وہ بجا ہیں کہ بعض اداروں کے بعض لوگ سیاست میں مداخلت کرتے ہیں اور مداخلت کیا کہ سیاست اور جمہوریت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، تو سر، یہ تاثر ختم کرنا ہوگا، ہم عوام کے نمائندے ہیں، عوام کا ہمارے اوپر اعتماد ہے، ہمیں اپنا کام کرنے دیں اور ہم نے Focus کرنا ہوگا کہ جو حالات چل رہے ہیں، جو گھمبیر صورتحال ہے فاٹا میں، سر، دیکھیں ہم باڈر پہ آباد ہیں، فاٹا میں وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک ایک غیر یقینی صورتحال ہے، پرسوں جو باجوڑ میں ہوا، پولیو کے ٹیم پر حملہ ہوتا ہے اور ہمارا ایک پولیس کا نوجوان لقمان اور ایک پولیو ورکر شہید ہوگئے، کل وہاں پر پولیس کی Strike تھی، ہمارے پورے صوبے کی پولیس اور قبائلی بیلٹ کی New merged districts کی پولیس Front page پہ ہے وہ قربانیاں دے رہی ہے، ان کے مطالبات کو سننا ہوگا سر، اس پہ غور کرنا ہوگا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور ان مطالبات کو ماننا ہوگا، یہ حساس معاملہ ہے، اس پہ غور کریں اور قبائلی بیلٹ میں امن آنا، یہ دو باتیں ہیں سر، دو باتیں، نمبر ایک، وہ تو ہم نے ادھر کہا بھی ہے، کہہ بھی رہے ہیں بہت سارے ساتھی قبائلی ممبران کہ وہاں پر روزگار کا مسئلہ ہے، وہاں پر Basic، بنیادی ضروریات نہیں ہیں، میرے حلقے پی کے 21 اتمان خیل می بیس پچیس کلو میٹر میں صحت ہسپتال کی سہولت نہیں ہے، سکول نہیں ہے، رسدرروڈ نہیں ہے، تو اس کا واحد حل، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہمارا حق، ہمارا حصہ این ایف سی میں تین فیصد جو کہ سالانہ ایک سو ارب Decide ہوگیا تھا اور ہمارے ساتھ وعدہ کیا، وہ ہمیں کیوں نہیں مل رہا؟ وہ ہمیں ملنا چاہیئے۔ دوسرا یہ کہ ہم بارڈر پہ ہیں، فرنٹ پہ ہم ہیں جو سی ایم صاحب کہہ رہا تھا اور ایک واویلا ہوگیا ہے، ایک شوشہ ہوگیا ہے کہ پتہ نہیں سی ایم صاحب نے کیا کہا ہے؟ سی ایم صاحب نے یہی کہا ہے اور ہماری ضرورت ہے کہ افغانستان کے ساتھ بیٹھنا ہوگا اور افغانستان کے ساتھ بات کرنا ہوگی، ہم جرگوں کے لوگ ہیں، ہم بات کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کی بات سمجھتے ہیں (تالیاں) اور سی ایم صاحب نے جو بات کہی ہے، یہ پورے ایوان کی بات ہے کہ افغانستان کے ساتھ بات کرنا ہوگی، یہ ضروری ہے، کھڑے ہو جاؤ اس بات پہ، آپ تائید کریں گے کہ افغانستان کے ساتھ بات ہو؟ سر، ہم سب یہ قرارداد پاس کرتے ہیں کہ افغانستان کے ساتھ بات ہو، ہم قبائل اس میں کردار ادا کر سکتے ہیں، ہم قبائلی ممبران اس میں کردار ادا کر سکتے ہیں، ہمارے قومی قبائلی

مشران اس میں کردار ادا کر سکتے ہیں، ہم آفر کرتے ہیں کہ ہم بھی اس میں اپنا کردار ادا کریں۔ سر، آخری بات اس ملک میں جو غیر یقینی صورتحال ہے، ایک بحران ہے، سیاسی بحران ہے، معاشی بحران ہے، ہمارے ملک کی معیشت IMF کے قبضے میں چلی گئی ہے، تو ان سارے بحرانوں کو اگر ختم کرنا ہے تو ہمارا لیڈر، عالم اسلام کا لیڈر وزیر اعظم عمران خان کو رہا کرنا ہوگا۔ (تالیاں) آخر میں سر، ایک شعر کی اجازت ہوگی او هغه په پښتو کښې د ټولو پښتنو دپاره، د دې ایوان دپاره، د اپوزیشن لیډر صاحب پرون خبرې کولې، اپوزیشن دپاره چې:

اے پښتنو اے لیونو پښتنو
اے تس نس شوؤ پرګنو پښتنو
راځائی چې کور کښې مرکه شو سره
د سیالئ وخت دے چې جرګه شو سره
دنیا بدلیږی ورته ځان بدل کړو
دغه د ظلم زوړ جهان بدل کړو

عمران خان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد، تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ڈاکٹر محمد اسرار خان، اسرار خان کا مائیک On کریں جی۔

<u>جناب محمد اسرار:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ۔ شکریہ جناب سپیکر، سارے ادھر ہمارے Parliamentarians جس مسئلے پہ بحث کر رہے ہیں، میں بھی اس پہ بات کروں گا لیکن اس سے پہلے چونکہ میں Merged area سے ہوں، وہاں کی نمائندگی کر رہا ہوں تو میرا فرض بنتا ہے کہ اس ٹائم وہاں پر جو حالات چل رہے ہیں اور میرے لوگ جن مشکلات سے دوچار ہیں، ان کی ترجمانی کرنا اور ان کا مسئلہ یہاں پر رکھنا ہے۔ جناب، پندرہ بیس دن ہوگئے ہیں کہ ایک نئی لہر دوڑ رہی ہے وہاں پہ Merged areas میں اور ایک خوف کا نیا ماحول بنایا جارہا ہے، روزانہ کی بنیادوں پر وہاں سے لوگوں کو اٹھایا جارہا ہے، گھروں سے دو دو تین تین افراد اور خاندان سے ایک ایک فرد کو اٹھایا جارہا ہے اور یہ ہر ڈسٹرکٹ کے، ہر تحصیل کے Routine کے، Daily کے یہ معاملات چل رہے ہیں کیونکہ ہم جب حجرے پہ نکلتے ہیں تو پانچ دس شکایات آئی ہوتی ہیں، میرے بھائی، میرے کزن، میرے والد، ان سب کو اٹھایا جاتا ہے۔ جب ہم نے اس کی Background دیکھی تو اس میں سب سے جو بڑی بات ہوتی ہے وہ یہ ہوتی ہے، یہ شکایت ہوتی ہے کہ جناب اس کو طالبان کی Call آئی ہوئی ہے۔ جناب، اس نے فلاں کو کھانا دیا ہوا ہے، اب آپ مجھے سپیکر صاحب، یہ بتائیں کہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ میری حفاظت کرے، میرے گھر پہ کسی ایسے بندے کو نہیں گھسنے دے کہ جو اسلحے کے ساتھ آئے یا یہ میری ذمہ داری ہے کہ میرا گھر بارڈر پہ ہے اور رات کو کوئی دس پندرہ بیس بندے بندوقوں کے

ساتھ آتے ہیں اور میرے سے وہ کھانا کھا کر وہاں سے نکلتے ہیں، توآیا یہ ریاست کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ میری اتنی حفاظت کرے کہ میرے گھر پہ کوئی اسلحے کے ساتھ نہ آسکے؟ اور میری حفاظت کی بات تو اپنی جگہ پر ہے، کل کو میرے ساتھ کیا ہوتا ہے، جیسے ہی روشنی شروع ہوتی ہے، دن ہوتا ہے تو پولیس، آرمی اور ایف سی کی گاڑیاں آتی ہیں اور ان سب کو اٹھا کر لے جاتے ہیں کہ جناب! آپ نے فلاں کو کھانا کھلایا ہوا ہے، ایک سائڈ سے وہ لوگ یہ ذلالت میرے سامنے رکھتے ہیں، دوسری سائڈ سے اپنے یہ کرتے ہیں اور میں آپ کو یہ کہتا ہوں کہ جب رات کی تاریکی میں اس نے رات کا کھانا کھایا اور آپ کو صبح یہ پتہ چلتا ہے کہ فلاں کے ہاں اس نے کھانا کھایا ہے تو آپ کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ جو لوگ آئے ہوئے ہیں وہ کہاں جارہے ہیں؟ آپ کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ اس ایریا میں کہاں رہ رہے ہیں؟ مہمند اور باجوڑ میں Daily روزانہ کے معمول سے تین اور چار جگہوں پہ فائرنگ چل رہی ہوتی ہے اور یہ اتنے سارے لوگ وہاں پہ رہ رہے ہیں اور ان کا اتہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ یہ کہاں سے آرہے ہیں؟ اور میرے ایسے جوانوں کو پیارے پیارے لڑکوں کو، پولیس کو Daily مارا جارہا ہے اور بس ہم صرف اتنا کہہ رہے ہیں کہ جناب! ان کو معاوضہ دو جناب، ان کو پیسے دو، آپ جناب سپیکر، آج آئیں آپ کسی کو Merged areas میں بھیجیں، وہاں کے ان یتیم بچوں کو، ان والدین کو جن کے بچے شہید ہوئے ہیں، ان کی آنکھوں میں وہ مایوسی دیکھیں کہ ان کی ریاست سے کتنی مایوسی ہے اور یہ کون لوگ ہیں جو مر رہے ہیں، یہ کون لوگ ہیں اور ہمارا گناہ کیا ہے؟ ہماری غلطی اور ہمارا گناہ صرف اتنا ہے، اتنا سا گناہ ہے ہمارا کہ ہم Simple لوگ ہیں، ہم سادہ لوگ ہیں، قبائلوں میں Ex-merged areas میں رہنے والے لوگ ہیں، تو ہماری سادگی کو بنیاد بنا کر کہ یہ لوگ کیا کہیں گے اور کدھر تک اپنی آواز لے کر جائیں گے، ہمیں مارا جارہا ہے لیکن اس کے جواب میں میں یہ کہتا ہوں کہ ہم وہ Merged areas کے لوگ ہیں جو ہماری بچپن کی ساری قمیصیں ابھی بھی ہمارے والدین کے ساتھ پڑی ہوئی ہیں، ہمارے لئے رکھی ہوئی ہیں کہ ان قمیصوں کی یہ Pockets جو ہیں یہ پاکستان کے جھنڈوں سے پھٹی ہوئی ہے، یہاں ہم نے جھنڈے لگائے ہوتے تھے، ہم 1st اور 2nd کلاس میں ہوتے تھے تو ہمارے لئے وہ وردیاں جو ہم نے فوج کی اپنی کلاسوں میں پہن کر فخر کرتے تھے، ابھی تک ہمارے لئے گھروں پہ رکھی ہوئی ہیں، تو آج مجھے اور میرے اس علاقے کو اس ریاست اور اپنے اداروں سے کتنی مایوسی ہوگی کہ اگر آپ کو کوئی نہ مانے، آپ سے نفرت کرے وہ تو اپنی جگہ پہ بات ہے لیکن اگر میری اتنی محبت کے باوجود آج میری یہ حالت ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ کل کو آپ میرے ان یتیموں کو اور اپنے خدا کو کیا جواب دو گے؟ وہ کہتے ہیں کہ:

ے کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تجھ کو مگر نہیں آتی

جناب، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو ماحول بنایا جارہا ہے، Merged areas کے حوالے سے، تو میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہماری برداشت کی یہ باتیں اور نہیں ہیں، اگر کسی کو بھتے کی Call آرہی ہے تو جس کو Call آرہی ہے اس کو نہ اٹھائیں، جو Call کر رہا ہے اس کا سراغ ڈھونڈیں، اگر کوئی کسی کے ساتھ زبردستی کھانا

کھارہاہے تو کھانے والے کو نہ اٹھائیں جناب، جاکر جوز بردستی کھانا کھارہاہے اس کو اٹھائیں، اگر کوئی میری کاروباری شخصیتوں سے بھتہ لے رہاہے، آپ یہ دیکھ لیجئے کہ میں نے اگر اتنی محنتوں سے یا میری فیملی نے اتنی محنتوں سے پیسے کمائے ہیں تو وہ اتنافارغ بندہ ہوگا کہ وہ ان لوگوں کو بھتے دے؟ بھتے کا نام ہی یہ ہے کہ وہ زبردستی لیاجائے گا، آپ مجھے نہ اٹھائیں، اگر میں بھتہ نہیں دیتاہوں تو ادھر پشاور کی گلیوں میں میری لاش پڑی ہوتی ہے، کسی ایک کو نہیں پکڑاگیاکہ اس بندے کو بھتے کی بناء پہ ماراگیاہے اور جس نے ماراہے اس کو کھل عام لٹکایاگیاہو، تو تب جاکر میں بھتہ نہ دوں جب ریاست میری ذمہ داری نہیں لے رہی تو وہاں کے لوگ بھتہ کیسے نہیں دیں گے؟ لہذا حالات کے حوالے سے تو میری یہ Last بات ہوگی کہ سب سے درخواست ہے کہ امن ضروری ہے، امن، رہنے کے لئے، امن ضروری ہے زندہ رہنے کے لئے، سیاست کے لئے، ہر چیز کے لئے سب سے پہلے یہ امن ہے۔اس کے بعد جناب، جو ڈسکشن چل رہی ہے نیشنل اسمبلی کے حوالے سے، جو اس دن وہاں پہ واقعہ ہواہے، میں یہ کہوں گا، کل کی نیوز کسی نے دیکھی ہوگی یا نہیں دیکھی ہوگی سپیکر صاحب، کیاآئینہ ہم دکھارہے ہیں اپنے پاکستان کا باہر دنیاکو کہ دس تھانوں کی پولیس دس ایم این ایز کو ہتھکڑیاں ڈال کر عدالت کے بعد ان کو دس گاڑیوں میں بٹھاکر الگ الگ تھانوں میں لے کر جارہی تھی، کتنے افسوس کی بات ہے اور اگر کوئی یہ کہتاہے کہ I am custodian of the House تو وہ یہ بھی دیکھے، جو کل اس نے وضاحت دی ہے، اس وضاحت سے کام نہیں چلتا، میں اس ایوان میں بیٹھا ہوا ہوں، ادھر Custodian of the House اگر سپیکر صاحب! آپ ہیں تو ہم آپ کی فیملی ہیں اور فیملی کی ذمہ داری گھر کا وہ مرد لیتاہے جو اپنے آپ میں یہ تڑپ دیکھتاہے کہ میں اپنی فیملی کے ہر ممبر کی حفاظت کر سکتاہوں، نہیں تو کم سے کم وہ اتناکر سکتاہے کہ اگر میری فیملی کے کسی ممبر پہ آپ اتنی بے حیائی سے ہاتھ ڈالتے ہیں تو کم سے کم وہ اپنا استعفیٰ دے سکتاہے، کیوں؟ کیونکہ میں اگر ادھر ایم پی اے بناہواہوں، ادھر میں آیاہواہوں اور مجھ پہ یہ لیبل لگاہواہے تو یہ میں اپنی عزت اور Respect کے لئے ادھر آیاہواہوں، اس کے لئے نہیں آیاہوں کہ ادھر سے میری کوئی کسی بھی طریقے سے بے عزتی کرے اور میں صرف پیسے کماکر ادھر سے نکل جاؤں، ادھر ہم اپنی Respect کے لئے آتے ہیں۔ لہذا جو ادھر واقعہ ہواہے، میں پر زور الفاظ میں اس کی مذمت کرتاہوں اور اس کے ساتھ میں یہ بھی کہتاہوں کہ جو ہمارے ادارے اور فوج ہے، وہ سارے کہہ رہے ہیں کہ سیاست میں ہماری مداخلت نہیں ہے، تو ان کی یہ بات بالکل بجاہے کیونکہ مداخلت تو ہم سارے بیچارے کر رہے ہیں جو ادھر ایم پی ایز وغیرہ ہیں، باقی تو سیاست آپ ہی سارے کر رہے ہیں، تھوڑی تھوڑی سی مداخلت ہم کر رہے ہیں، (تالیاں) باقی سیاست ساراآپ کاکام ہے، اگر آپ Bureaucracy اور سیاستدانوں کو یوں Dictate کریں گے تو میں یقین کے ساتھ آپ کو یہ کہتاہوں کہ یہ ملک نہیں بننے والااور یہی معاملات چل رہے ہوں گے جو ابھی چل رہے ہیں۔ وہ دس ایم این ایز کو جو کل لے کر جارہے تھے الگ الگ تھانوں میں، ان کی صرف اور صرف ایک غلطی تھی کہ انہوں نے ایک کامیاب جلسہ کیاہوا تھا جناب، آپ اگر اب بھی یہ ہتھکنڈے اس لئے استعمال کر رہے ہیں کہ ہم عمران خان کو کمزور بنادیں گے وہ جناب، عمران خان ایک Brand بن چکاہے، وہ پہنچ سے بہت دور نکل چکاہے، وہ اگر آپ اس کی Worth آج دیکھنا چاہتے

ہیں، کوئی بھی عمران خان کی Worth دیکھنا چاہتا ہے تو میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ آج اعلان کر دے صبح کے لئے کہ جس جس نے اپنے مرشد کا دیدار کرنا ہے وہ اڈیالہ جیل کی دیوار سے صرف دو منٹ کے لئے ہاتھ ہلائے، تو آپ دیکھیں کہ عمران خان کتنا بڑا Brand بن چکا ہے، آپ نیچے لوگوں کا، عوام کا سمندر دیکھیں، (تالیاں) اگر عوام کا سمندر دیکھ کر سب کی پیروں سے زمین نہ نکل گئی تو میرا نام بدل دیجئے گا۔ لہٰذا ان نفرتوں میں اپنے ملک کا کباڑا نہ کیا جائے، یقین مانیں سپیکر صاحب، میری بات تھوڑی سی لمبی ہو گئی، میں نے اپنی تعلیم اس لئے حاصل نہیں کی تھی کہ میں بڑا ہو کر Politician بنوں گا اور Politician بن کر پھر ادھر آکر میری یہ سپیچز ہوں گی، ہم تو سوچ رہے تھے کہ جناب، ہم Politician بن کر تو بڑی بلائیں (عہدیدار) ہوں گے، ادھر آکر قانون سازی کریں گے، پتہ نہیں ادھر آکر کیا کیا کریں گے، تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جناب، ہمیں ہی الٹا لٹکا کر لے جایا جا رہا ہے تو یہ قانون سازی کون کرے گا؟ بہر حال میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ پاکستان اور ہمارے ملک کا جو آئینہ باہر دکھایا جا رہا ہے، ہر بندہ جو اس میں برابر کا شریک ہے، ان سے میری ریکویسٹ ہے کہ اپنے قبلے درست کرے، ججز، بیوروکریسی اور Politicians ان سب سے میری درخواست ہے کہ آپ لوگ اگر اپنی Worth نہیں جاننا چاہتے یا جاننے کی کوشش نہیں کرنا چاہتے تو کم سے کم ان چیزوں سے استعفیٰ دے کر یہ سارا سب کچھ ان کے حوالے چھوڑ دیجئے تاکہ وہ کھلے عام تو سب کچھ کریں۔ لہٰذا میری ریکویسٹ ہو گی کہ ابھی لاہور کا ہمارا جلسہ Announce ہوا ہے، اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ لاہور میں ہم جلسہ نہیں کرنے دیں گے، اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم ان کو لاہور آنے نہیں دیں گے تو جناب، اس کے پھر بہت زیادہ آئینے ہو سکتے ہیں، وہ نفرت کی زبان میں استعمال نہیں کرنا چاہتا، پھر یہ بھی ایک صوبہ ہے، پھر ادھر کے لوگوں کی بھی ایک Worth ہے، ہمارا جلسہ ہے، اس میں اگر کسی نے رکاوٹ ڈالی تو پھر یہ گلے نہیں کریں گے کہ آپ لوگوں نے یہ زبان استعمال کی ہے، آپ لوگوں نے یہ زبان استعمال کی ہے، آپ مجھے یہ بتائیں، ہماری لیڈیز نہیں تھیں؟ جو صرف اس لئے لوگوں کی بہنوں اور ماؤں کو اٹھایا جا رہا تھا کہ آپ جناب عمران خان کی پارٹی کو چھوڑ دیں جی، صرف اتنی سی بات تھی کہ آپ پارٹی چھوڑ دیں، نہیں تو آپ کی لیڈیز کو اٹھایا جائے گا۔ سپیکر صاحب، میرا ایک بہت قریب کا دوست ہے، بہت اچھی اس کے ساتھ میری Understanding ہے، یقین مانیں وہ عمران خان اور پی ٹی آئی کا جیالا تھا، اس کو اٹھایا گیا، اس سے زبردستی بیان دلوایا گیا، جب وہ واپس آیا تو اس نے تردید کی لیکن دوبارہ صبح اس نے پارٹی چھوڑنے کا اعلان کیا، تو جب میں نے اس سے رابطہ کیا، یقین مانیں اس کے الفاظ یہ تھے کہ میری تین بیٹیاں ہیں، ان کی تصویریں مجھے Send کی جاتی تھیں، یہ کتنی شرم کی بات ہے، آپ میرے باقی دوست سارے ماشاء اللہ ہمارا ہر بندہ اس بات پر بولنا چاہتا ہے، سارے دوستوں سے میری ایک ریکویسٹ ہے، میں نے بات اس لئے بھی لمبی کی کہ آپ لوگ تو کم سے کم عصر کے بعد اپنے حلقوں میں جا سکتے ہیں، ہمارا تو ماحول ایسے بنا ہوا ہے کہ ہم عصر کے بعد اپنے حلقوں میں بھی نہیں جا پاتے۔ میں آخر میں اپنے اس شعر کے ساتھ Wind up کرتا ہوں:

مغل نه یم چې زخمونو ته به ژاړم ے

انتقام په پرهرونو کښېږ رانغاړم
زه پښتون چې کله ښه شمه د مه شم
د ذرې ذرې حساب به د رنه غواړم

(تالیاں)

تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب عدنان خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اس طرح ہے عدنان خان! آپ ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ فضل الٰہی خان بڑے سینیئر آدمی ہیں، وہ کھڑے ہو گئے ہیں، ان کو چانس دے دیتے ہیں پھر آپ بات کر لیں۔

<u>جناب عدنان خان</u>: ټهیک ده جی، ورکړئ ورله۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: فضل الٰہی خان، سن لیں، آپ ہمارے سینیئر ہیں، آپ کو احتراماً، آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے تو اس کو ہم نے مناسب نہیں سمجھا، عدنان خان نے ریکویسٹ کی تھی۔

<u>Mr. Fazal Elahi:</u> Thank you, Sir.

مننه سر، مننه، ډیره مننه سر۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک ہے پاکستان اور ایک ہے پاکستانی اور اس کے بعد صرف اور صرف ایک ہے عمران خانی، عمران خان جب سے آیا ہے، 1996 سے لے کر آج تک اور ہم 1996 سے ان کے سپاہی ہیں اور الحمد للہ جب تک زندگی رہے گی تو ہم اس کے ساتھ رہیں گے۔ جناب سپیکر، شروع دن سے 1996 سے جب ہم خان صاحب کے ساتھ پورے KP میں پھرتے تھے تو وہ ایک ہی بات کرتے تھے کہ پاکستان ایک بہت پیارا ملک ہے، یہ اسلام کا قلعہ ہے اور جنت کا ٹکڑا ہے لیکن اس کے لئے ایسی قیادت ہونی چاہیئے جیسے کہ پاکستان صاف ستھرا ہے، نہ کہ اس طرح کے لوگ کہ جو صرف اور صرف اس ملک کو لوٹیں، اس ملک کے ساتھ بے وفائی کریں، اس ملک کے ساتھ غداری کریں اور اس ملک کے دشمنوں کو اپنے گھروں میں بلا کر بغیر کسی ویزے کے اور اپنے گھروں میں اور اپنی فیکٹریوں میں ان دلالوں کو، ان دہشت گردوں کو بغیر ویزے کے، میں ثبوت کے ساتھ بات کروں گا سپیکر صاحب، بغیر ویزے کے پاکستان کے دشمنوں کو لا کر گھروں میں بسا دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، باتیں تو بہت ساری ہیں، شرطاً کہتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں سب کو کہ باتیں کل تک بھی ختم نہیں ہوں گی لیکن Short کرتا ہوں۔ کل میرے دوست اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ جی جب مراد سعید صاحب وہاں پر تھے تو سارے کنٹریکٹ این ایچ اے اور این ایل سی کے حوالے کر دیئے آرمی کو، نہیں آپ کے علم میں اضافے کے لئے میں آپ کو آج کی تازہ ترین خبر سناؤں گا سپیکر صاحب، آج سے پانچ دن پہلے ٹنل پاک آرمی کو دیئے گئے ہیں جو Weight stations ہیں جی ٹی روڈ پر اور موٹر ویز پر، وہ این ایل سی کو دیئے، پانچ دن پہلے کی یہ بات ہے اور جو ٹول پلازے ہیں وہ ایف ڈبلیو او کو دے دیئے گئے ہیں اور تین دن پہلے 11 یا 12 تاریخ کو پورے پاکستان کے کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن نے

این ایچ اے کے دفتر کے سامنے احتجاج کیا ہے، کیا آج ہماری حکومت ہے؟ نہیں، آج فارم سینتالیس کی حکومت ہے اور ڈانواں ڈول وزیر اعظم ادھر بیٹھا ہوا ہے اور اس کو پتہ بھی نہیں کہ یہ آرڈر کس نے کیا ہے کیونکہ یہ توYes Sir اورNo Sir ہیں، تو میں اپنے اپوزیشن لیڈر صاحب کو، اگر ان کو یہاں سے کوئی بات پہنچانا چاہتے ہیں تو میں اس کو بتانا چاہوں گا کہ جناب سپیکر، یہ پانچ دن پہلے کی بات ہے کہ سب کچھ ان کے حوالے کر دیا گیا ہے اور سپیکر صاحب، آپ بھی تیار رہیئے، خیبر پختونخوا کے وہ جوان جو این ایچ اے میں ڈیوٹی سر انجام دیتے تھے وہ پانچ چھ سو کی تعداد میں آئیں گے اور اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کریں گے اور ہم ان کو سینے سے لگائیں گے، میرا تو وعدہ ہے اور باقی بھائیوں سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جب وہ آئیں تو ان کو سینے سے لگائیں، وہ ہمارے بچے ہیں، وہ سب سے زیادہ محب الوطن ہیں، وہ خیبر پختونخوا کے بچے ہیں، یہ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ بلوچستان Play ground ہے، اگر کوئی سمجھتا ہے کہ خیبر پختونخواPlay ground ہے تو یہ ان کی غلط فہمی ہے اور دوسرا، میرے بھائی نے کہا کہ کرک اور لکی مروت میں روڈز بند ہیں تو جناب سپیکر، کس نے بند کئے ہیں، کیوں بند کئے ہیں؟ اس لئے بند کئے ہیں کہ میں نے اس دن آپ کو ریکویسٹ کی جناب سپیکر، کہ ڈی پی او اور آئی جی کو بلائیں، جو موٹر سائیکل اور جو بندہ اس گاؤں میں پکڑا ہوا ہے، اس کو سامنے لے آئیں یہاں پر آپ کے ہال میں اور اس سے پوچھیں کہ آپ کہاں سے آئے ہو، کس راستے سے آئے ہو؟ تو سارا جو ڈرامہ ہے وہ کھل کر آپ کے سامنے آ جائے گا۔ میرے خیال میں زیادہ باتوں کی ضرورت نہیں ہے، بہت آسان ہے اور میرے بھائی نے یہ بھی کہا کہ پی ٹی آئی والے فریاد کرتے ہیں، ہائے ماشاء اللہ، سبحان اللہ میں صدقے جاؤں، پی ٹی آئی والے فریاد کرتے ہیں، ہم تو فریاد بھی نہیں کرتے کہ ہم پر کیا گزری، آپ کیا فریاد کرو گے، آپ کا لیڈر وہ ضیاء الحق کی گود میں پلا ہے، اس کی گودی کا بچہ ہے (تالیاں) اور جو آپ ہیں، آپ کی جو پیدائش ہے وہ مشرف کی گود میں ہوئی ہے، تو آپ کیا کہیں گے کہ جی یہ بات ادھر سے ہم فریاد کر رہے ہیں، ہم فریاد نہیں کرتے ہیں، آج ہم کھل کر بتانا چاہتے ہیں کہ یہ پاکستان ہمارا ہے، پختونوں کا سب سے پہلے ہے کیونکہ پختونوں نے قربانیاں دی ہیں، دھماکے پختونوں نے برداشت کئے، بلوچستان نے برداشت کئے۔ جناب سپیکر، ایک دفعہ لاہور گلبرگ میں دھماکہ ہوا تو نواز شریف کیا کہتے ہیں کہ یہ دھماکے ادھر خیبر پختونخوا میں کریں ناں، خیبر پختونخوا میں دھماکے کریں ناں، کیوں تم اشرافیہ ہو؟ (تالیاں) تم اشرافیہ ہو؟ تم وہ اشرافیہ ہو (تالیاں) کہ لوٹ کر جاتے ہو، اپنے ملک کو لوٹ کر جاتے ہو اور ایک دوسرے کو گھسیٹنے والے، باریاں لینے والے جو ہیں آج اسی اسٹیبلشمنٹ کی گود میں بیٹھ کر آج وہ ہم پر تنقید کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے سپیکر صاحب، کہ جو ہمارے ایم این ایز کو پارلیمنٹ سے اٹھایا گیا ہے، تو یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ یہ لوگ آئین کو مانتے نہیں ہیں اور میرے خیال میں اگر جو بھی ہے، چاہے وہ میں ہوں، چاہے وہ صوبائی اسمبلی کا ممبر ہے، کوئی قومی اسمبلی کا ممبر ہے، کسی ادارے کا بندہ ہے، کوئی عام ہے یا کوئی خاص ہے، جو آئین کو نہیں مانتا ہے تو وہ ملک کا، آئین کا اور پاکستان کا سب سے بڑا غدار ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میرے ساتھی بور ہو جائیں گے لیکن میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ ہم نے قسم اٹھائی ہے اور کلمہ پڑھتے ہیں **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** جیسے میرے قائد امت مسلمہ کے لیڈر عمران خان صاحب نے

اقوام متحدہ میں کھڑے ہو کر یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہا تھا کہ **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ**، جب کوئی یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے تو غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے، ہم بھی غلامی سے آزاد ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور ہم نے اعلان کیا ہوا ہے سپیکر صاحب، ہم کسی سے نہیں ڈرتے، ہم وہ بات کریں گے جو اس پاکستان کے بہتر مفاد میں ہو، جو اس قوم کے بہتر مفاد میں ہو۔ جناب سپیکر، آج ہر جگہ پر جلوس ہیں، جلسے ہیں، کس نے یہ منعقد کئے ہیں؟ ہم نے نہیں کئے ہیں، یہ جو دو سال ایک حرام کی حکومت جس کو آپ جو بھی نام دے دیں لیکن میں تو اس کو دو سال جو انہوں نے گزارے ہیں، حرام کی حکومت، یہ انہوں نے کیا ہے، اگر میرا بچہ پاکستان تحریک انصاف کا ایک ایک ورکر وہ اپنے کندھے پر ایک بوری اٹھا کر ایک ایک محلے اور ایک ایک گھر جا کر چھ سو پچاس روپے پر دیتا تھا، ان ظالموں نے تین ہزار روپے پر کر دیا ہے، پٹرول ایک سو پچاس سے تین سو پر کر دیا ہے اور جو روزمرہ کی اشیاء ہیں جناب سپیکر، وہ بھی آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں، تو یہ عوام، ہم نے ان کو پکارا کہ ان کی نااہلی اور چمچہ گیری اور بوٹ پالش کی وجہ سے یہ لوگ جو ہیں آج مسلط ہیں۔ جناب سپیکر، میرے علاقے میں ایک مسئلہ ہوا رینگ روڈ پہ، اور میں اپنے منسٹران صاحبان سے توجہ چاہوں گا، منسٹران صاحبان! مجھے آپ کی توجہ چاہیئے کہ جو بھی منسٹر یہ کہے کہ مجھ سے فلاں نے مداخلت کی، مجھے فلاں نے فون کیا ہے تو آپ کو اللہ کی قسم اگر آپ بہادری سے جواب نہیں دے سکتے ہو تو Resign دو، Resign دو، (تالیاں) یہ کسی کے باپ کا ملک نہیں ہے، یہ ہمارا ملک ہے اور اس کو ہم چلائیں گے، ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے، اگر کوئی کہتا ہے مجھے فلاں بریگیڈیئر صاحب نے فون کیا، اور ہاں ایک بات اور بھی ہے کہ اگر کوئی کرپشن کا سکینڈل آئے کسی بھی منسٹر کے خلاف، کوئی اخبار میں آئے یا کسی اور، تو اس منسٹر نے اس اسمبلی میں آکر جواب دینا ہوگا ان کو، یہ نہیں ہے کہ دنیا ہم پہ بات کرے اور خود ہم خاموش رہیں، ہم ہر طرف سے عمران خان کے کھلاڑی ہیں، ہم ہر گیند کو کھیلیں گے، کسی کو ان شاء اللہ موقع نہیں دیں گے سپیکر صاحب، لیکن آخر میں ایک بات کہوں کہ ہم الحمد للہ امت مسلمہ کے لیڈر عمران خان کے سپاہی ہیں اور یہود و نصاریٰ کے سامنے اگر ڈٹ کر وہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے دلوں میں رہتے ہیں تو ہم بھی ڈٹ کر کہتے ہیں کہ ہمیں کسی کے باپ کی بھی پرواہ نہیں ہے، ہم اس ملک کو آئین اور قانون کے مطابق چلائیں گے، کسی کے باپ میں بھی ہمت نہیں ہے کہ ہم کو روکے۔ والسلام۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب عدنان خان، عدنان خان کا مائیک On کریں جی۔

<u>جناب عدنان خان</u>: **اعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔** ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب، زمونږه په پښتنو کښې، نن به لږ په پښتنو کښې خپل بیان او کړمه او لږ به د آئین او د قانون سهارا هم واخلمه۔ زمونږه پښتنو کښې چې کله غم اوشی نو غم په شریعت کښې درې ورځې وی خو په پښتنو کښې تر نهو ورځو پورې غم وی، نو خیر دے مونږه په دې غم کښې درسره شریک یو، مونږه په دې ماتم کښې درسره شریک یو چې

نهه ورځې چلوئ لس ورځې چلوئ مونږه درسره يو، ان شاءالله دا به چلوؤ (*تالیاں*) او بله خبره دا چې زما ډير درانه ملګری ناست دی، مونږه خو په ډاګه باندې وايو چې فوج زمونږه دے، په پټه باندې نه وايو خو دا ډير ملګری وائی چې نون ليګ دے او فلانے دے، نو ګوره مونږه جمهوری خلق يو او جمهوری چې څومره ليډران دی، هغه که نواز شريف دے، هغه که زرداری دے، هغه که عمران خان دے او که مولانا صاحب دے، ټول زمونږ د پاره محترم دی او دا ټول زمونږ قدردان دی، دا ټولې جهنډې زمونږه قدردانې دی، نو مونږه دا وايو چې دلته کښې مونږه جمهوری خلق ناست يو او ايجنډا چې په څه باندې روانه ده، لږ په ښکاره باندې وايئ په پټه باندې مه وايئ۔ (*تالیاں*) او بله دا خبره چې دا ژړاه فرياد به نه کوؤ، زه خو هره ورځ درته وايم چې ګورئ ژړاه فرياد نه څه نه راأوځی، راشه لږ آئين ته راشه، لږ دې کمپيوټر کښې د آئين کتاب کهلاؤ کړه، په هغې کښې لږ آرټيکل نمبر 245 اوګوره او آرټيکل 245 تاته څه وائی، لږ ځان پوهه کړئ، هغې کښې تاته وائی په 245 کښې نمبر 1 چې کوم دے، هغې کښې وائی The armed forces shall, نو shall چې کوم ځائې کښې سپيکر صاحب! راشی نو هغه Binding وی، هغه به ته لازمی کوې Under the directions of the Federal Government defend Pakistan against external aggression or threat of war، نو زمونږه په صوبه کښې چرته External aggression شته؟ Threat of war شته؟ چې زمونږه په صوبه کښې زمونږه ملګرو سره او مونږه ټولو سره دا ناچاپه او دا سلوک کيږی نو دا ولې کيږی؟ بيا راشئ مخکښې and, subject to Law, in aid of civil power when called upon to do so.، ايکټ چې کوم دے In aid of civil power when called upon to do so. ، بيا لاندې نورې ډيرې خبرې دی، نو زه ستاسو د حکومت نه، د دې بينچز نه، د دې چيف ايګزيکټيو نه، د دې کيبنټ نه دا خواست کومه چې دا غم نهه ورځې نه څلويښت ورځې مونږ تاسو سره پکښې شريک يو خو لږ همت اوکړئ آئين راؤړئ، قانون راؤړئ چې مونږه درسره پکښې شريک شو او مونږه هغه دستخط کړو او دوئ ته مونږه اووايو چې مونږ ته Act in aid of civil power ستاسو ضرورت نشته، کولے شئ؟ راشئ ميدان ته، تش په خبرو باندې خو نه کيږی، مونږه خو بار بار دا خبره کوؤ، ګوره مرکز والا تاته آرټيکل 245 لاندې دلته کښې تاته فوج راولی او ستا دا وسائل استعماليږی، خرچې دې ستا استعماليږی او ستا دا کيبنټ د هغې Approval ورکوی، هغه دستخط ورباندې کوی او دلته کښې صرف تقريرونه، نو بيا زما ګران منسټر، نام خو ډير خوږ دے، وائی چې مينا خان مينه ده خو پته نيشته هغه غريب ته به زمونږه هغه څنې الفاظ غلط لاړ شی يا هغه به ورباندې پوهه نه شی، بيا ډاکټر صاحب هغه ورځ باندې لږه ګيله اوکړه۔ جناب سپيکر، زما قائد مولانا فضل

الرحمان صاحب قائد محترم د غیرت مظاهره اوکړه او ورته وائی چې دا تاسو سره غیر قانونی او غیر آئینی اقدامات مونږه پارلیمنټ کښې نه پاس کوؤ، (تالیاں) دې ته وائی غیرت، نو زه چې په فلور آف دی هاؤس خبره کومه، ان شاءالله د آئین او د قانون مطابق به ئے کومه او تاسو نه به په هغې کښې مرسته غواړم۔ مونږ سره پرون اپوزیشن لیډر ډیرې ښائسته خبرې اوکړې، زه د هغه د خبرو سره هم تائید کومه ځکه چې که هلته کښې هغه په حکومت کښې ناست دے، دلته کښې هغه په اپوزیشن کښې ناست دے، مونږه به دلته کښې خبره د صوبې کوؤ، مونږه به دلته کښې خبره د خپل د ګرانو ممبرانو کوؤ، د خپل حکومت به کوؤ، مونږه بیشک اپوزیشن کښې یو، مونږه به بیشک اپوزیشن کښې کردار ادا کوؤ، هیڅ درنه نه غواړو، صرف د امن جولئی درته خوروؤ چې امن راکړئ، نور هیڅ درنه نه غواړو، فنډونه پریږدئ، هر څه کوئ خو صرف امن راکړئ دې خاؤری ته، دې پښتنو ته امن، د وطن بچے بچے درته د امن نعرې وهی، د امن چغې وهی نو خدائے د پاره امن د آئین مطابق په کاغذونو کښې هم راکړئ او په صحیح معنی سره هم راکړئ، که چرته څوک راسره دا آئین نه منی نو راځئ چې راؤځو په سر کښې به درته زه یمه ان شاءالله، په ټټر به په سینه به درته زه ګولئ خورمه ان شاءالله تاسو به شاته راپسی یئ (تالیاں) خو لږ خو آئین هم راسره پاس کړئ کنه، آئین ته هم راشئی چې صرف په ډیبیټ باندې څه نه کیږی، دا ډیبیټونه ډیر اوشول، لږ آئینی اقدام ته راشئی، په ګیاره اکتوبر باندې دلته کښې د منظور پشتین والا جرګه هم ده، زه د هغې هم دعوت درکومه، راشئی چې ټول ورکښې شریک شو، د پښتنو خبره به کوؤ کنه، د خاؤرې خبره به کوؤ کنه، د امن خبره به کوؤ کنه، د پاکستان خلاف خبره نه کوؤ، زه پاکستانے یمه، زه په فخر سره وایمه خو چې زه دلته کښې حقوق غواړمه نو زه به د پاکستان د دې آئین او د قانون او د دې کتاب د لاندې به ئے غواړمه، دا زما حق دے او دا که څوک په صلاح نه راکوی نو سر خو به ورباندې بیلمه کنه، که نور څه نه شمه کولے نو دا خو مې وس دے کنه چې خپل سر خو به بیلمه، خو ژړاه او فریاد به نه کومه، په ما پسې مه ژاړئ، نه ما پسې تقریرونه کوئ، دا جراءت او دا حوصله ځان کښې پیدا کړئ، تشی خبرې روانې دی او په عمل کښې هیڅ نشته، شپږ میاشتې مو اوشولې په دې پارلیمان کښې او څه نچوړ نه رااوځی، څه آئینی اقدام نه رااوځی، څه کلکه خبره نه رااوځی، مونږه بارها درته وایو چې مونږه درسره یو، را میدان ته شئی خو بس جذباتی خبرې دی، جذباتی تقریرونه دی او په یو بل باندې مونږه الزامونه لګوؤ، یو بل باندې مونږه خاؤرې اړوؤ چې یره دا داسې اوشو او دا داسې اوشو۔ ډیر ټائم نه اخلمه، ما مخکښې هم خبرې کړې دی، زما په دې خبرو باندې به ډیر خلق خفه کیږی هم خو زه ئې لږ خفه کومه، ماته خلق وائی چې ته په اردو کښې خبرې کوې، په اردو کښې د مجبورئ نه کومه ځکه چې ډیر

کسان کله پوهه کول غواړئ نو هغه په اردو باندې پوهیږی، هغه ته زما خبرې په پښتو کښې ترجمه کولے نشی، هغه ترجمه کښې دوئ خوږه خبره ورته کوی، زه خوږې خبرې والا نه یم، نه خوږې خبرې کولے شمه، ترښې خبرې به کومه خو د ملک د پاره به ئے کومه، د عوامو د پاره به ئے کومه او د پختونخوا د پاره به ئے کومه، نور چا دپاره نه کومه۔ (تالیاں) خبرې خو ډیرې زیاتې کومه خو دا زما ملګری هم پاتې دی، دوئ به هم خبرې کوی، تاسو به هم لږه حوصله ساتئی، زما ملګرو ته هم لږه موقع ورکوئ، مونږه درسره یو، په غم کښې درسره شریک یو ان شاءاللّٰه هره ورځ به دلته کښې ویر کوؤ۔ هغه د ویر ببو والا خبره به درته کوم، هغه ډیره زبردسته خبره ده منسټر صاحب، نو ویر ببو والا ان شاءاللّٰه مونږه به هم درسره یو، په ویر ببو کښې خو لږ مونږ ته هم د دغه ویر والا موقع خو راکړئ کنه او نور کله خو داسې خبرې رانه اوځی چې هغې باندې زما ملګری ځکه چې زه د خپلو ملګرو زړه نه خفه کومه، زه د ملګرو حوصله برهاؤ مه، ملګرو سره مخکښې مزل کول غواړم او زه چې دا بار بار درته وایم چې یره تاسو ولې غلی ناست یئی د 9 ستمبر والا، زه ګوره دا دریمه پیره په فلور آف دې هاؤس درته وایمه چې راؤړئ کنه دا کاغذ مره چې ورته اوشلوؤ او په دا مخ باندې ورته ور اولو، ولې غلی ناست یئی، ولې نه راؤړئ او دلته کښې فریادونه کوئ، بیا به وائی چې یره عدنان خان اوس مونږ ته پیغور راکوی، پیغور نه درکومه، پښتو درته ښایمه او یو اخری شعر درته وایمه، نورې خبرې بس کومه ځکه چې دلته کښې څه هم وائی کنه هسې فضول دی، هیڅ معنی نه لری خو اخری کښې په یو شعر باندې ځکه چې مونږه به په Student life کښې دا جیلونه او دا خبرې به هم کولے، د هغه Student life والا یو شعر درته وایمه:

ے چې خوشحال اوده شو سبق څوک چاله د ننګ ورکړی
فخر افغان نشته چې جامو له به سور رنګ ورکړی
کوم پنجابی ته چې پښتون لونګئ په سر نه کړله
خدائے مه کړه پنجابے چې چاته لنګ ورکړی

ډیره مهربانی، ډیره شکریه سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آپ جواب دیتے ہیں یا میجر سجاد صاحب؟ یہ مائیک On کر دیں سہیل آفریدی صاحب کا۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔

ے مصلحت خو دا دے چې د دهر په ډګر لاړ شمه زه
خو بغاوت زما فطرت دے صبریدلے نه شم

مونږ خو مدام د دار په سر د حق خبره کړې ده
دا سر مې د تن نه جدا کیدے شی خو د حق نه صبریدلے نه شم

شکریہ جناب سپیکر، ہمارے دوست ایم پی اے صاحب نے بہتریں باتیں کیں، کچھ باتوں سے ہم متفق بھی ہیں کچھ باتوں سے ہم اختلاف بھی کرتے ہیں، اس نے جو باتیں کیں کہ اپوزیشن لیڈر نے کل بہترین باتیں کیں، اس سے بالکل ہم اتفاق نہیں کرتے، انہوں نے جو کہا کہ ہم جس سے گلہ کر رہے ہیں، اس کا نام نہیں لے رہے ہیں، ہم تو بار بار اس کا نام لے رہے ہیں اور انہوں نے جو کیا ہمارے ساتھ، پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ، پاکستان کے ساتھ، عمران خان کے ساتھ، تو پرسوں بھی بات کی، ڈنکے کی چوٹ پہ بات کی اور آج بھی کر رہے ہیں، ڈنکے کی چوٹ پہ بات کر رہے ہیں، نہ ہمیں کسی کا خوف ہے، نہ ہم کسی سے ڈر رہے ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ حبیب جالب صاحب کہتے ہیں کہ:

اے چاند یہاں نہ نکلا کر	بے نام سے سپنے دکھلا کر
یہاں الٹی گنگا بہتی ہے	اس دیس میں اندھے حاکم ہیں
نہ ڈرتے ہیں نہ نادم ہیں	نہ لوگوں کے یہ خادم ہیں
ہیں یہاں پر کاروبار بہت	اس دیس میں گردے بکتے ہیں
کچھ لوگ ہیں عالی شان بہت	اور کچھ کا مقصد روٹی ہے
اے چاند یہاں نہ نکلا کر	بے نام سے سپنے دکھلا کر

(تالیاں)

یہاں پر جو حاکم ہیں، وہ لوگ جو اس ملک پر حاکم کئے گئے ہیں جنہوں نے ہمیشہ پاکستان کو لوٹا ہے، جنہوں نے ہمیشہ صرف اور صرف اپنے بینک اکاؤنٹس کا سوچا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو خود یہاں عوامی طاقت سے کبھی زندگی میں نہیں آ سکتے لیکن ہمیشہ انہوں نے 1985 سے لیکر 8 فروری 2024 تک انہوں نے بوٹ پالش کئے ہیں، بوٹ پالشی ہیں، اس وجہ سے وہ ہمیشہ اقتدار میں آئے ہیں۔ جناب سپیکر، کل اپوزیشن لیڈر صاحب نے باتیں کیں، یہاں پر جو بحث ہو رہی ہے، وہ پارلیمنٹ ہاؤس پر Attack کی بحث ہو رہی ہے، وہ جمہوریت کی بحث ہو رہی ہے، وہ Attack جمہوریت پر شب خون مارنے کے مترادف تھا جو 10 ستمبر کو سانحہ ہوا لیکن مجال ہے کہ اپوزیشن لیڈر صاحب نے ایک بھی بات کی، کیوں؟ کیونکہ وہ انہی کی وجہ سے یہاں پہ بیٹھا ہے، وہ انہی کی وجہ سے جعلی فارم سینتالیس کے ذریعے اس ایوان کا حصہ بنا ہے۔ جناب سپیکر، Regime change operation سے پہلے جب بیرونی سازش کے ذریعے اندرونی سب غداروں نے مل کر ایک جماعت بنائی، اس میں ہمارے محترم بھی تھے لیکن ابھی جو ہیں وہ ماشاء اللہ کچھ اچھے جا رہے ہیں، ان کا نام نہیں لیں گے، انہوں نے ایک اتحاد بنایا آئی ایس آئی کے نام سے، یعنی "انٹرنل سیاسی اتحاد"۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شفیع جان، اگر آپ لوگوں نے کوئی بات کرنی ہے تو ادھر Lobbies میں چلے جائیں یا ادھر توجہ سے سنیں۔ جی سہیل صاحب۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، "انٹرنل سیاسی اتحاد" یعنی آئی ایس آئی میں جن کو سیاست نہیں آتی ہے اور اپنے آپ کو سیاسی کہتے ہیں، وہ لوگ بھی شامل تھے جن کا کام سیاست نہیں لیکن وہ صرف سیاست ہی کر رہے ہیں، وہ لوگ بھی شامل تھے، ان سب کا گٹھ جوڑ ہوتا ہے، پاکستان اچھائی کی طرف جا رہا تھا، چاہے وہ Social reforms ہوں، چاہے وہ Economical reforms ہوں، عمران خان کی حکومت تھی، عمران خان کو جب 2018 میں حکومت مل رہی تھی تو پاکستان تقریباً ڈیفالٹ کر چکا تھا، FATF کی تلوار ہمارے سروں پہ لٹک رہی تھی لیکن جناب سپیکر، جب 8 اپریل 2022 کو عمران خان کو بیرونی سازش کے ذریعے ان اندرونی غداروں نے اتارنے کی کوشش کی اور ان کو اتارا، تو آپ کو میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کے کچھ فگرز دیتا ہوں جناب سپیکر، ان کی جو تجربہ کار ٹیم تھی، جو اسحاق ڈار مفرور تھا، باہر بیٹھا ہوا تھا، یہ اس کو ہیرو کی طور پر پیش کر رہے تھے کہ وہ آئے گا اور اس ملک کی Economy سنبھالے گا۔ جناب سپیکر، 2022 میں جب عمران خان کی حکومت تھی تو ہمارا GDP growth 6.18 تھا، جب یہ تجربہ کار ٹیم آئی تو وہ یہی 0.2 GDP growth پر لے کر آئے تھے۔ جناب سپیکر، Inflation, consumer price index پہ ہماری حکومت میں 12.7% اور Sensitive price index پر 14.2%، ان کی تجربہ کار ٹیم Consumer price index میں 29% اور Sensitive price index 45% Foreign Exchange Reserve تھا، ہم 16.3 بلین تک لے گئے تھے، ان کی حکومت آتے ہی 4.2 بلین ڈالر پہ آ گیا۔ اسی طرح پٹرول کی Price دیکھیں، اس طرح بجلی کی دیکھیں، اس طرح انڈسٹریز دیکھیں، سب کچھ Grow کر رہا تھا لیکن کچھ لوگوں نے، کچھ فیصلہ سازوں نے یہ فیصلہ کیا کہ کوئی Misadventure کرتے ہیں، ان کی نظر میں Adventure تھا وہ Misadventure ہو گیا، کچھ لوگوں نے یہ فیصلہ کیا عمران خان کے بغض میں، کچھ لوگوں نے فیصلہ کیا اپنی انا میں کہ عمران خان نہیں ہو گا، عمران خان کو Minus کریں گے لیکن اللہ کا کرنا تھا کیونکہ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ دیتا ہے، زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، رزق کا وعدہ میرے رب نے کیا ہے، میرا اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ عمران خان ہو گا اور انہوں نے 9 اپریل 2022 کو جب Regime change کا آپریشن کیا، وہ بندہ ایک ڈائری لے کر پارلیمنٹ ہاؤس سے نکل رہا تھا، پورا پاکستان روڈوں پر اس بندے کا استقبال کر رہا تھا اور ان کے سارے سپنے چکنا چور ہو گئے تھے۔ جناب سپیکر، جب ان کو پتہ چلا کہ یہ بندہ پھر بھی نہیں مان رہا، لوگ نہیں مان رہے کیونکہ لوگ کہہ رہے تھے، پاکستانی کہہ رہے تھے کہ عمران خان ہو گا، تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو مار دیتے ہیں، عمران خان پہ Attack ہوتا ہے، عمران خان کو گولیاں لگتی ہیں لیکن ہمارے فاضل دوست جس آئین کی بات کرتے تھے، عمران خان نے تین نام لئے تھے وہاں پر اس وقت کا Interior Minister، اس وقت کا وزیر اعظم اور ڈی جی (آئی ایس آئی) تھا کہ کون تھا؟ ان کے نام لیے، تینوں نے سازش کی تھی، انہوں نے پلان بنایا تھا مجھے مارنے کا، لیکن بد قسمتی سے پاکستان کا مقبول ترین لیڈر، پاکستان کا

سابق وزیر اعظم اس کی FIR درج نہیں ہوتی سپیکر صاحب، یہ یہاں پر آئین کی بات کر رہے ہیں، وہ خود مدعی تھا، خود کہہ رہا تھا کہ یہ اقدام قتل ہے، انہوں نے مجھے مارنے کی سازش کی ہے، انہوں نے یہ اقدام اٹھایا ہے لیکن اس کی FIR نہیں ہو رہی تھی، تو پھر کس آئین کی یہ بات کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، وہ نکلا پھر روڈوں پر اپنے زخمی پیر سے، اس نے عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹایا، اسمبلیوں سے استعفے دیئے، خیبر پختونخوا اسمبلی، پنجاب اسمبلی اور قومی اسمبلی سے، عمران خان نے کہا کہ آئین میں لکھا ہے کہ 90 دن میں الیکشن ہوگا لیکن الیکشن نہیں ہوا، آئین میں لکھا ہے تو یہ پھر کس آئین کی بات کر رہے ہیں؟ یہ لوگ جو طاقتور لوگ ہیں، یہ تو آئین کو مانتے ہی نہیں ہیں، یہ تو قانون کو مانتے ہی نہیں ہیں، ظل شاہ جیسے معصوم آدمی اس کو مار دیا FIR عمران خان پر اور پی ٹی آئی کی لیڈرشپ پر کاٹ دی، یہ آئین مانتے ہیں؟ یہ قانون مانتے ہیں؟ یہ تو اس کو گھر کی لونڈی سمجھتے ہیں، کس آئین کو Follow کریں، کس قانون کو Follow کریں؟ وہ قانون، وہ دستور، وہ آئین جو پاکستان تحریک انصاف کے لئے ہے یا وہ آئین وہ دستور جو باقی طاقتور طبقے کے لئے ہے، جو کسی کو مارتا ہے، جب چاہا مار دیتا ہے، جب چاہا اٹھا لیا، جب چاہا زخمی کر دیا، جب چاہا جیل میں ڈال دیا، جب چاہا ختم کر دیا، کوئی پوچھنے والے ہیں؟ جو پوچھنے والے ہیں، جو انصاف کرنے والے ہیں وہ خود لیٹر کر رہے ہیں کہ آؤ بچا لو ہمیں، وہ اتنے طاقتور ہیں، کس سے پوچھیں ہم؟ کس آئین کی بات کر رہے ہیں؟ یہاں پر ہمارے Reserved seats خالی ہیں، فی میل نہیں دے رہے، ہمارا انتخابی نشان چھین لیا، کس آئین کی بات کر رہے ہیں؟ ہمیں جلسہ کرنے نہیں دے رہے اور سپیکر صاحب، جس جلسے کی میں بات کر رہا ہوں، 22 ستمبر لاہور میں جلسہ ہونے جا رہا ہے، تو کچھ بونے جنہیں جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے سیاست میں آئے ہوئے، نہ تقریر کرنے کا طریقہ آتا ہے، نہ بات کرنے کا سلیقہ آتا ہے، وہ روزانہ ٹی وی پر بیٹھ جاتے ہیں، ایک تو وہ * + +والا جو اس سسٹم کا ناجائز سینیٹر ہے، پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ اس کی اصل نسل کیا ہے، وہ ہمیشہ * +رہتا ہے۔ (تالیاں) دوسرا انہوں نے وہ * +پالا ہوا ہے وہ بولتا رہتا ہے۔ سپیکر صاحب، وہ بولتے ہیں کہ پٹھان لشکر کشی کر رہے ہیں، وہ روزانہ ٹی وی پر بیٹھ کر یہ بات کر رہے ہیں کہ پٹھان لشکر کشی کر رہے ہیں، مجھے یہ بتایا جائے کہ ہمارے فاضل دوست میرے نزدیک بھی آ گئے ہیں، بیٹھ گئے ہیں کہ یہی آئین مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں جلسہ کروں، یہی آئین مجھے اجازت دیتا ہے Right to Assembly، کورٹ کے آرڈرز ہوتے ہیں، پھر بھی طاقتور لوگ وہاں راستوں میں کنٹینرز لگا دیتے ہیں۔ سپیکر صاحب، یہ بہت Important بات ہے، اس بات کی Sensitivity کو آپ سمجھیں، وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ پٹھان لشکر کشی کر رہے ہیں پنجاب پر، میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہی آئین، یہی قانون مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں وہاں پر جلسہ کروں، وہاں صرف پٹھان نہیں آئے گا، وہاں پٹھان بھی آئے گا، وہاں پنجابی بھی آئے گا، وہاں سندھی بھی آئے گا، وہاں بلوچی بھی آئے گا، وہاں AJK کے لوگ بھی آئیں گے، وہاں گلگت بلتستان کے لوگ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

بھی آئیں گے اور لاہور میں جلسہ کر کے دکھائیں گے ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے میں ان کو یہ پیغام دینا چاہ رہا ہوں کہ 9 مئی کو ہمارے پانچ لوگ شہید ہوئے، پلان انہوں نے بنایا، وہ کسی کا بھائی تھا، کسی کا بیٹا تھا، کسی کا شوہر تھا اور اس دفعہ پھر یہ کچھ کرنے جا رہے ہیں، اس دفعہ انہوں نے ایک بار پھر پلان بنایا ہوا ہے، اگر آئین اور قانون ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت دیتا ہے اور یہ لوگ آئین اور قانون کو نہیں مانتے تو یہی آئین مجھے اجازت دیتا ہے Self defence کا اور Self defence میں ہم اپنے آپ کو بچائیں گے، پھر نہ کہنا کہ بتایا نہیں۔ میں ان اشعار کے ساتھ اجازت چاہوں گا، ہمارے ہر دلعزیز ارشد شریف صاحب کے اشعار ہیں:

یہ لشکر بھی تمہارا ہے سردار بھی تمہارا ہے
تم جھوٹ کو سچ لکھ دو، اخبار بھی تمہارا ہے
ان اندھیروں کا جگر چیر کے نور آئے گا
تم ہو فرعون تو موسیٰ بھی ضرور آئے گا

ان شاء اللہ وتعالیٰ۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اکرام غازی صاحب، اگر آپ اگلے اس میں کر لیں تو کیا خیال ہے؟

جناب اکرام اللہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اگر آپ ضروری کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔

جناب اکرام اللہ: ایک دو باتیں کر لوں گا، تھوڑی سی Short کر کے ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: Short cut کرتے ہیں یا میں پھر اپنا اختر خان جو ہے یہ بات کر لیں پہلے۔

جناب اکرام اللہ: اختر خان تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کریں۔

جناب اکرام اللہ: **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔** شکریہ جناب سپیکر، آج تیسرا روز ہے، عدنان صاحب نے ایک بات کی کہ ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، تو عدنان صاحب! یہ ہم 93 یا 145 یا 115 لوگوں کا غم نہیں ہے، ہم نے KPK کے اپنے چار کروڑ عوام کے دلوں کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے، یہ بات پاکستان اور KPK کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی آزاد ڈسکشن اور جو مداخلت ہو رہی ہے، تو پورے پاکستان میں پختونوں نے ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی پہل کر دی ہے اور اپنے دل کا غبار اپنے عوام کے سامنے اسمبلی کے فلور پہ رکھا ہے۔ جناب سپیکر، 9 مئی کا واقعہ ہو یا 9 ستمبر کا، ایک بات میں آپ کے توسط سے، اس ہاؤس کے توسط سے پورے پاکستان کے پچیس کروڑ عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی سیاسی جماعت کو صرف سیاست سے ختم کیا جا سکتا ہے، زور سے، جبر سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ 9 مئی کو انہوں نے ایک پلان بنایا اور انہوں نے کہا کہ کور کمانڈر ہاؤس میں گھس گئے ہیں، انہوں نے جی ایچ کیو کو ہمارے لئے مقدس گائے بنا دیا، مقدس گائے کی صورت میں اس کے

اوپر ان کا پیٹ نہیں بھرا کیونکہ انہوں نے چوری کرنا تھی اور عمران خان ان کے خلاف کھڑا تھا۔ جناب سپیکر، 9 ستمبر کی اور 10 ستمبر کی جو درمیانی شب تھی، انہوں نے وہاں پہ Attempt کیا، آپ کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کچھ اور معاملہ نہیں تھا، جس طرح فارم پینتالیس اور فارم سینتالیس کی بازگشت اجلاسوں سے پہلے ہوتی رہی، یہاں پہ بھی 39 اور 41 والا معاملہ تھا۔ جناب سپیکر، انہوں نے پھر ایک اوچھے ہتھکنڈے کے ذریعے ہمارے بعض جو ایم این ایز تھے جن کو انہوں نے جان بوجھ کر عدالیہ کے توسط سے انہوں نے آزاد رکھا تھا، ان کو ڈرانے کے لئے اور Extension کے لئے انہوں نے یہ ڈرامہ رچایا، ہمیں پتہ ہے اس کے پیچھے کون ہے، وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر، ان کو آپ زمینیں دیں، ان کو آپ ڈی ایچ اے میں دس ہزار کنال کی زمینیں الاٹ کرائیں، ہم آپ سے گلہ نہیں کرتے، اپوزیشن لیڈر صاحب نے باتیں کیں، ان کو آپ 10% ایگریکلچر لینڈ دیں پنجاب کی طرف سے، ہم پھر بھی کچھ نہیں کہتے کیونکہ آپ سیاست کے چیمپئن بنتے ہیں، میرے ہزارہ کے دو گاؤں، ہری پور کے دو گاؤں ان کو دیں، ان کو مونال دیں، ان کو تجارتوں کے لئے بارڈرز دیں، امن کے لئے نہ دیں کیونکہ آج بھی آپ ان کے Payroll پہ ہیں، آج بھی Rojer Sir کا نعرہ آپ کے منہ سے نکل رہا ہے، ہم نے ظلم برداشت کیا، یہ پورے پاکستان اور پوری دنیا نے دیکھا کہ ہم ڈٹے رہے، ہمارے اوپر الزامات لگے کہ ان کا لیڈر ایک ہفتہ جیل میں ہوگا، Deal کر کے چلا جائے گا، آج ساڑھے تیرہ مہینے ہو گئے ہیں اور وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے سے ان کو بتا رہا ہے کہ آپ نے بھاگنا نہیں ہے، ہم ان شاء اللہ اس کے ساتھ کھڑے ہیں، اس کے ان شاء اللہ سپاہی کی حیثیت سے، ورکر کی حیثیت سے ان شاء اللہ اس کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے جتنا ظلم کرنا ہے، ہم نے پہلے بھی اپنے سر رکھے، آپ نے علی امین کی قربانیاں دیکھی ہیں 9 مئی کے بعد، آپ نے مراد سعید کی قربانیاں نہیں دیکھیں 9 مئی کے بعد، آپ نے اعظم سواتی، شکیل خان، پختون یار، جتنے یہاں پہ چہرے بیٹھے ہوئے ہیں، آپ سب نے قربانیاں نہیں دیکھیں؟ آپ ہمیں نہیں توڑ سکے، یہاں پہ 39 اور 41 کا جو آپ نے ڈرامہ رچایا، آپ ان کو بھی ان شاء اللہ نہیں توڑ سکتے۔ جناب سپیکر، ملکی ادارے Rule of Law پہ چلتے ہیں، جیسے عدنان صاحب نے بات کی، آج اپوزیشن لیڈر صاحب نہیں ہیں، ہم بھی یہ مانتے ہیں اور ہمیں بھی یہ پڑھایا گیا ہے کہ یہ Rule of Law پہ چلتے ہیں اور ان کو چلنا چاہیئے لیکن یہاں پہ یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ یہ کنٹونمنٹ ریاست ہے، یہ ڈی جی (آئی ایس پی آر) ریاست ہے، یہ آرمی چیف ریاست ہے، میں کہتا ہوں آج آپ نے ریاست کو جیل کے پیچھے بند کیا ہوا ہے، میں ریاست ہوں، پاکستان کا ایک ایک فرد ریاست ہے لیکن آپ اس بات کو نہیں سمجھو گے۔ (تالیاں) ہم سے اسٹیبلشمنٹ کیا چاہتی ہے؟ اسٹیبلشمنٹ قائد اعظم کی طبعی موت کی صورت میں، لیاقت علی خان کی گولی کی صورت میں، بنگلہ دیش کے ٹوٹنے کی صورت میں، کارگل میں ہارنے کی صورت میں، یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ اپنا ایجنڈا بتائے، ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ آپ کاروبار نہ کرو، آپ کاروبار کرو، آپ کے کاروبار کا پاکستانی عوام کو کیا فائدہ ہے؟ مجھے تو پاکستانی عوام کا کوئی فائدہ نہیں آ رہا، آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم فوجی فاؤنڈیشن کو یہ پیسے دے رہے ہیں، جو Profit کی صورت میں، کاروبار کی صورت میں آتا ہے، وہ پیسہ کدھر جاتا ہے؟ انہوں نے جو اپنی کنٹونمنٹس بنائی ہیں، DHAs بنائے ہیں، سب سے محفوظ جگہیں ہیں، میں

نے تو اسامہ بن لادن کو ایبٹ آباد میں نہیں چھپایا کہ پاکستان تحریک انصاف کی اس وقت حکومت تھی کہ عمران خان نے اسامہ بن لادن کو بلایا اور وہاں پہ چھپایا، وہ آپ نے ہی چھپایا اور آپ نے ہی ڈرامہ رچایا، میں نے تو اسامہ بن لادن شہید کی لاش بھی نہیں دیکھی۔ جناب سپیکر، یہ باتیں آپ کو تھوڑی دیر سننا پڑیں گی۔ صحت ان کے پاس، ہمارے 26 محکموں میں سے 22 محکموں میں یہ Directly / indirectly بیٹھے ہوئے ہیں، اقتصادیات ان کے پاس، انہوں نے اتنے اربوں روپوں کی Border line پہ انہوں نے Boundry wall لگائی، کیا کہتے ہیں اس کو؟ باڑ لگائی، کیا فائدہ اس کا؟ ہمارے پیسے کو اپنی من مرضی سے استعمال کر کے اپنے کاروبار چلا رہے ہیں، یہ ایرانی تیل کون سمگل کر رہا ہے جناب سپیکر؟ ذرائع سے معلوم ہوتا ہے یہ جو نامعلوم ہیں وہی یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے کہتا ہوں کہ ہم اور عوام اب بغاوت چاہتے ہیں، بغاوت پہ آپ ہمیں نہ اکسائیں، ہم انقلاب کے لئے بھی تیار ہیں، بغاوت کے لئے بھی تیار ہیں، آپ ہوش کے ناخن لیں، آپ نے جو اسٹیبلشمنٹ نے ایک بندے کو اندر کر کے Show piece کے طور پر ہمیں کہہ رہے کہ ہم Accountability کر رہے ہیں، نہیں آپ سٹارٹ کریں پاکستان جب سے بنا ہے، ان کی قبروں کا کورٹ مارشل کریں، ان کے آپ جو بھی آپ کو ہوتا ہے آپ ہمیں اتنا مطمئن کریں کہ آپ خود کو یہاں پہ لا کے کھڑا کریں۔ آخر میں ایک منٹ بات کروں گا یہاں پہ موجودہ صورت حال پہ، کرک کی، لکی کی جو صورتحال ہے۔ جناب سپیکر، آپ IGP کو بلائیں، یہ جو فوجی ہیں، یہ ابھی <u>ٹک</u> نہیں سکیں گے ان شاء اللہ، یہ جو غیر قانونی طریقے سے ڈاکٹر اسرار صاحب نے کہا کہ بھتے لیتے ہیں کوئی ہم سے آکر، کون ان باڑروں پہ ان کو ادھر چھوڑتا ہے؟ آپ نے IGP کو بلانا ہے، وہاں پہ DPO کو بلانا ہے، DIG کو بلانا ہے اور اس ہاؤس کو انہوں نے بریفنگ دینی ہے کہ اس صوبے میں کیا ہو رہا ہے؟ بہت بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ جذباتی ہو گئے تھے، رشاد خان آپ بات کرتے ہیں؟

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: اگر آپ کی اجازت ہو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھہریں ناں، عارف احمد زئی صاحب بات کریں تو پھر آپ بات کر لیں، پھر جلال خان بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ جناب عارف احمد زئی صاحب کا مائیک On کریں جی۔

<u>جناب محمد عارف</u>: شکریہ جناب سپیکر، آپ نے موقع دیا، یہ Back benchers کو جب موقع ملتا ہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں سر، اور آپ ماشاء اللہ اسمبلی کو بہت طریقے سے چلا رہے ہیں، اپوزیشن بھی خوش، ہم حکومتی ارکان بھی خوش لیکن جب آپ Back benchers کو موقع دیتے ہیں تو وہ بہت زیادہ خوش ہو جاتے ہیں۔ آپ کا شکریہ جی، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں جی، یہ بینچز کی ترتیب بھی بدلاتے ہیں، (قہقہے) یہ ترتیب ہم بدلاتے ہیں ان شاء اللہ۔

<u>جناب محمد عارف</u>: سر، 9 ستمبر کو جو ہوا، میرا خیال ہے پارلیمینٹری تاریخ کا اور پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ جب ہم 9 مئی کی بات کرتے ہیں تو بڑا واویلا بھی مچ جاتا ہے، حالانکہ جس کے اوپر یہ الزام لگا رہے ہیں وہ لوگ بار بار یہ

مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں وہ جو CCTV camera footages ہیں، جو ویڈیوز ہیں وہ منظر عام پہ لے آئیں، آپ ایک جوڈیشل انکوائری بٹھائیں، ہمیں بتائیں جس جس نے یہ کام کیا، ہم Condemn بھی کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو سزا بھی ملنی چاہیئے لیکن سر، پاکستان کی پارلیمینٹری تاریخ میں کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ کوئی نقاب پوش گھس آئے، Blackout کرے، وہاں سے کروڑوں لوگوں کے نمائندوں کو اٹھائے، گھسیٹ کر لے جائے اور کوئی یہ بھی نہیں کہ یہ بھی کوئی واقعہ ہوا ہے۔ آج میں سن رہا تھا تو ایک وزیر صاحب فرما رہے تھے کہ ہم نے اس کو Condemn کیا، شکریہ آپ کا جی کہ آپ نے Condemn کیا لیکن یہ بتائیں کہ آپ اس کو Own کرتے ہیں یا حکومت کے احکامات کے ذریعے آئے ہیں یا کسی اور کے ذریعے آئے ہیں، آپ یہ تو ہمیں بتائیں، آپ یہ Own کریں کہ یہ حکومت نے کیا ہے یہ سارا کچھ اگر آپ Own نہیں کرتے تو میرا خیال ہے اس کے اوپر آپ انکوائری بٹھا دیں، یہ تو آپ کی حکومتی رٹ کو چیلنج کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، میرا تو خیال ہے کہ اس کی جتنی بھی مذمت ہو جائے کم ہے، ساتھ ہی میں ایک دو تین باتیں کرنا چاہوں گا کہ کوئی بھی انسان یا کوئی بھی شہری کیوں اچھا وقت گزارے کہ اس کو جو ہے اس کے ہمسائے، اس کے پڑوسی اور وہ سارے ان سے خوش بھی ہوں اور وہ قانون کے دائرے میں رہے، تو میرا ذاتی خیال ہے، یہ رائے ہے اور سب متفق ہوں گے میرے یہ Colleagues بھی، کہ ایک ہوتا ہے خوف خدا، جب بندے کے دل میں اللہ کا خوف ہو اور بحیثیت مسلمان سب سے پہلی ڈیوٹی ہماری یہی ہے کہ ہم اللہ کا خوف کریں کہ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جہاں پہ کوئی بھی سفارشی نہیں ہو گا، وہاں پہ انصاف ہو گا اور وہاں پہ ہمارا اللہ ہمارا احساب کتاب کرے گا، تو سر، خوف خدا اگر آپ دیکھ لیں، عدنان بھائی یہاں پہ نہیں ہیں، عدنان بھائی کہتے ہیں کہ آپ فریاد کرتے ہیں، فریاد نہیں کرتے، آپ کو حقائق بتا رہے ہیں، پہلی مرتبہ جس طرح میرے بھائی نے کہا، اسمبلی میں پہلی مرتبہ وہ حقائق بیان ہو رہے ہیں جو پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا ہے اور ہم نے یہ کرنا ہے کیونکہ ایک دن لوگوں نے اٹھنا ہے، اس پاکستان کو جو کلمہ کے نام پہ بنا ہے، **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** کے نام پہ بنا ہے، اس کو آئین کے دائرے میں لانا ہے، جو بھی ادارہ ہے خواہ وہ فوج ہو، خواہ وہ جوڈیشری ہو، آئین سے کوئی بالاتر نہیں ہے، یہ تو ہم سنتے آئے ہیں، تو کب تک ہم یہ تماشہ کرتے رہیں گے اور کب تک یہ ہم کہیں گے کہ نہیں جی یہ نہیں کہنا، یہ ریاست، ریاست کیا ہے؟ کسی ادارے کے اوپر کوئی Positive تنقید ہو جائے تو وہ ریاست کے خلاف بات ہو گئی، وہ بغاوت ہو گئی؟ اس طرح نہیں جناب سپیکر، میں نے آغاز کیا کہ اگر خوف خدا ہو تو بندہ کہتا ہے کہ بھئی! اللہ مجھ سے پوچھے گا، اس طرح کا کام نہیں کرنا چاہیئے لیکن جن لوگوں سے ہمارا واسطہ پڑا ہے، بار بار ہمارے ساتھی بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم پورے ادارے کی بات نہیں کر رہے، ہم فوج کی بات نہیں کر رہے، ہم پوری آئی ایس آئی کی بات نہیں کر رہے لیکن ہم ضرور ان لوگوں کی بات کریں گے جنہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے، جن کے نام ہم لے سکتے ہیں، جنہوں نے غیر قانونی اقدامات کیئے ہیں۔ سر، خوف خدا اگر ہوتا تو وہ فرعونیت کے لہجے میں اس طرح نہیں کہتے کہ میں تمہیں وہاں سے Hit کروں گا جہاں سے تمہیں پتہ نہیں چلے گا، ہاں جی، بالکل آپ ہمیں Hit کر سکتے ہیں، ہم نے جو اسلحہ دیا ہے، ہم نے جو ٹینکیں دیئے ہیں، ہم نے جو ہیلی کاپٹرز دیئے ہیں، ہمارے ٹیکسوں پہ آپ نے لیے

ہیں، آپ ہمیں Hit کر سکتے ہیں لیکن یہ Hit کرنا نہتے لوگوں کے لئے نہیں ہے، یہ آپ کو دیئے گئے ہیں پاکستان کے دشمنوں کو Hit کرنے کے لئے، سر، اس فرعونیت کے لہجے میں کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ ہوں یا نہ ہوں، ہم ماریں گے، ہاں جی، کیوں نہیں مار سکتے، ہمارے پاس کیا ہے؟ ہم تو نہتے ہیں، تو سر، خوف خدا کا تو یہ عالم ہے کہ ہر کوئی خدائی کا دعویدار بنا ہوا ہے۔ دوسری بات سر، لوگ اگر ڈرتے ہیں تو وہ قانون سے ڈرتے ہیں، وہ آئین سے ڈرتے ہیں کہ کوئی ایسا کام نہ کروں کہ قانون کی گرفت میں نہ آ جاؤں لیکن جب قانون کا یہ حال ہو کہ قانون کے رکھوالے اور انصاف دلانے والے خود چیخ چیخ کر کہیں کہ ہمیں Threats آ رہے ہیں، حکومتی اداروں کی طرف سے ہمیں Threats مل رہے ہیں، ہمیں کہا ہے کہ ہمارے فیصلوں پہ وہ لوگ اثر انداز ہو رہے ہیں تو پھر قانون کا خوف بھی ان کے پاس نہیں ہے۔ سر، تیسری بات جو میں سمجھتا ہوں کہ جب ریاست سے محبت ہو، جب اس دھرتی سے محبت ہو تب بھی لوگ اس طرح کے کام نہیں کرتے۔ سر، آپ دیکھ لیں، ریاست سے محبت کتنی ہے؟ جب اس ملک میں ایک حکومت چل رہی تھی جس میں GDP growth تاریخ کی بلند سطح چھو رہی تھی، جب اس ملک میں تاریخی زرعی پیداوار بڑھ گئی تھی، جب اس ملک میں امن کا دور تھا تب ایک چھوٹی سی چٹھی آئی اور اس وقت کے جنرل باجوہ نے انتہائی تابعداری کے ساتھ سازش کر دی اور ہماری اس حکومت کو چلتا کر دیا اور یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید یہ بھی چلے جائیں اور یہ کہیں گے کہ مجھے کیوں نکالا؟ لیکن اس نے یہ نہیں کہا کہ مجھے کیوں نکالا، مجھے کیوں نکالا، اس نے سب کو بتا دیا، وہ بھی تاریخ میں پہلی مرتبہ کہ اس نے کہا کہ امریکہ کی ایک چٹھی پر کہ اپنے وزیراعظم کو ہٹا دو، نہیں تم سنگین نتائج بھگتو گے، اس نے قوم کو بتا دیا کہ اس ملک میں اگر کوئی آئین کی بات کرتا ہے، اس ملک میں کوئی اگر پارلیمنٹ کی Supremacy کی بات کرتا ہے یا اس ملک کے عوام کی بھلائی کے لئے آزاد خارجہ پالیسی کی بات کرتا ہے تو اس کو چلتا کر دیا جاتا ہے۔ اس نے قوم کو جگا دیا اور ان لوگوں کو بھی نہیں پتہ تھا کہ یہ ملک اٹھے گا، یہ اب بیٹھیں گے نہیں جناب سپیکر، تو یہ حالت ہے تینوں کا، نہ ریاست سے محبت، نہ قانون کا خوف اور نہ خوف خدا۔ اب سر، اس طرح کے ماحول میں پاکستان ترقی کس طرح کرے گا؟ سر، کچھ باتیں لوگوں نے بھی بتائیں، سنائیں، اپنی روئیداد بھی سنائی، میں زیادہ اس میں Deep نہیں جانا چاہتا، میں صرف ایک بات کرتا ہوں کہ یہ جو 7ATA کی دفعہ ہے، ہم کسی بھی وقت اس سے بہت زیادہ ڈرتے تھے کہ 7ATA جس پہ لگ جاتی ہے تو وہ تو بہت بڑا دہشت گرد ہوتا ہے لیکن آج کا یہ جو بچے ہیں ناں یہ جو تیرہ اور چودہ سال کے بچے ہیں جن کو یہ نہیں پتہ کہ جرائم کیا ہیں؟ ان کے اوپر 7ATA دفعہ لگائی گئی ہے، کس بات پہ؟ 14 اگست کو پاکستان کا پرچم اور پی ٹی آئی کا پرچم وہ لے کر سڑکوں پہ نکلے تھے جس طرح پہلے ہوتا رہا، اسی طرح 9 مئی کے بعد جب 14 اگست آیا تو ہمارے ورکرز نے وہ جھنڈے ہاتھ میں لئے خوشی کا اظہار کر کے کہہ رہے تھے کہ آج 14 اگست ہے، پاکستان کی آزادی کا دن ہے، ہم آزادی کا دن منا رہے ہیں جناب سپیکر، لاٹھی چارج ہوا وہاں پہ، ایک چھوٹے بازار میں لوگوں کو گرفتار کر دیا گیا، جب ان کو جیل میں ڈال دیا گیا تو جناب سپیکر، ان کے اوپر 7ATA کے پرچے درج ہو گئے، میں اپنی بات نہیں کر رہا، میرے اوپر جتنے پرچے کاٹے تو میرا قصور یہ تھا کہ میں خان صاحب کے ساتھ کھڑا تھا، میں اس سے پہلے دو مرتبہ ایم پی اے رہا ہوں، تو جناب سپیکر، میں اپنی بات

نہیں کر رہا، میں تو بڑا قصور وار تھا، میں تو بڑا مجرم تھا، میں تو عادی دہشت گرد تھا، میرے اوپر تو پرچے تھے لیکن ان تیرہ سال اور چودہ سال کے جوانوں پہ پرچے تھے۔ جناب سپیکر، میری ایک تحصیل کا صدر ہے، سارے ورکرز کے اوپر پرچے تھے لیکن اس کو اپنے بیٹے سمیت جس کی عمر تیرہ یا چودہ سال ہے، اس کو بھی جیل میں ڈال دیا گیا اور اس کے اوپر بھی پرچہ کٹوا دیا۔ ڈسٹرکٹ کے ہمارے یوتھ کا ایک پریذیڈنٹ تھا، اس کو گھر سے اٹھا دیا، اس وقت اس کے اوپر کوئی FIR نہیں تھی، اس کو گھر سے اٹھا دیا اور پھر ایک نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ وہاں پہ ان کو کہتے ہیں کہ اگر آپ نے اپنی بیوی بچوں کے پاس صحیح سلامت جانا ہے تو پرویز خٹک کی پارٹی Join کر لو، جناب سپیکر، ان کا سیاست سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے، بار بار کہہ رہے ہیں، معیشت کی بات کرتے ہیں، سیاست سے تعلق نہیں ہے، یہ جی ڈالر اوپر گیا ڈالر نیچے گیا، پھر بھی ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ جی اب ڈیجیٹل دہشت گرد کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں، سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب سپیکر، مجھے Call کرتے ہیں کہ آپ مجھ سے ملو، آپ کی اس میں بھلائی ہے، میں نے کہا کون بات کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ جی میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں آئی ایس آئی کا، میں نے کہا جی بتائیں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی آپ مجھ سے ملیں، میں نے کہا ملنا نہیں ہے، بس آپ مجھے بتائیں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہماری پارٹی میں آ جاؤ۔ سر، سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، مانتے ہیں، آپ کا سیاست سے تعلق نہیں ہے، جن لوگوں کا ذکر ہوا، یہاں پہ ایوان میں ان کو بلائیں، ڈی جی صاحب، آپ پوچھیں ان سے کہ آپ کی پارٹی کون سی تھی؟ میں نے کہا بھئی! آپ کی کون سی پارٹی ہے؟ کہتا ہے پرویز خٹک صاحب کی پارٹی، وہ ہماری پارٹی ہے، میں نے کہا بھائی! اپنی پارٹی کے لئے کام کرو، ہمیں چھوڑ دو، ہم ایک مقصد کے لئے یہاں پہ آئے ہیں، ہم وزارتوں کے لئے نہیں آئے ہیں، کہتا ہے کہ آپ ہار جاؤ گے، میں نے کہا ہار جاؤں تو کیا ہوا؟ تو سر، الیکشن سے دو دن پہلے میرے حلقے میں میرے مہربانوں نے پوسٹرز چھپوا کر لگوا دیئے جس پہ میری تصویر چھپی تھی اور ایک غلط نشان کے ساتھ غلط نشان اس پہ لگا تھا، میرے ورکرز نے ان لڑکوں کو وہاں پہ گھیر لیا، ان کو لے آئے، ہم نے پولیس کے حوالے کر دیا، صبح سویرے میں نے ڈی ایس پی صاحب سے پوچھا کہ وہ لوگ کدھر ہیں، وہ آپ کے پاس ہیں؟ کہتے ہیں کہ نہیں، ہم نے ان کو عدالت میں پیش کر دیا، میں نے کہا کہ عدالت میں پیش کر دیا وہ تو آپ نے جو دو گاڑیاں آئی تھیں، ویگو ڈالے، ان کے حوالے کر دیا، آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے کیوں FIR نہیں کاٹی تھی، میں نے تو پرچہ درج کیا تھا۔ سر، وہ چلے گئے، پتہ نہیں چلا کہ کون لے کر گئے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ المیہ ہے اور عدنان صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس المیے کے خلاف ہم نکلے ہیں اور ان شاء اللہ اس ملک کو قائد عمران خان کی قیادت میں قائد ملت اور مسلم امہ کی امیدوں کی ایک واحد کرن اس کی قیادت میں ان شاء اللہ اس ملک کو ٹھیک کریں گے، یہ ہمارا وعدہ رہا کہ ان شاء اللہ ہم نہ جھکیں گے، ہم نہ ڈریں گے، ہم ڈٹ کر کھڑیں رہیں گے ان شاء اللہ۔ جناب سپیکر، کل ایک اور بھی، بلکہ دو چار پانچ دنوں سے ایک خبر چل رہی ہے کہ عمران خان کی جان کو خطرہ ہے، تو جیل میں یہ کچھ بھی کر سکتے ہیں، انہوں نے تو ایک لیڈر کو پھانسی پہ چڑھایا، دوسرے کو گولی مار دی، مسلم امہ کے اس عظیم لیڈر کو چار گولیاں لگیں، اللہ بچانے والا ہے، اللہ نے بچا لیا لیکن سر، یہ ہمت نہ کرو، اس وقت پاکستان جاگا ہے، اس وقت پاکستان

کے عوام جاگے ہیں، یہ بیٹھیں گے نہیں اوراس ملک میں خدانخواستہ اگر کوئی ایساسانحہ ہواتوملک نہیں رہے گااور جب ملک نہیں رہے گاتوآپ کی بد معاشی بھی نہیں رہے گی،اس ملک کو بچالو، ہم اس ملک کو بچانے کے لئے نکلے ہیں، ہم آئین کی بالادستی کے لئے نکلے ہیں۔جناب سپیکر، میں معذرت کے ساتھ ایک بات اور ہمارےDCsیہاں پہ شاید وہ اس وقت بیٹھیں ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟ میری بات سنیں گے۔ سر، 3MPOاور 16MPO کی دفعات ہیں، ہم بھی ہیں، ہمارے قبائلی دوست بھی بیٹھے ہیں، FCR 40 کی ہم بات کرتے تھے اور جب یہ ہمیں بتاتے تھے کہ یار! یہ توخطرناک بہت خطرناک اور واقعی وہ خطرناک دفعہ بھی تھی، ہمیں نہیں پتہ تھاکہ FCR 40 توایک دن ختم ہو جائے گی لیکن ہمارے اوپر جو تلوار لٹک رہی ہے 3MPOکا اور 16MPO کی،اس طرح کے آرڈرز جاری کرتے تھے اور وہ 3MPO کا بندہ جب جیل چلا جائے توتین مہینے تک وہ جیل میں بیٹھ سکتا ہے بغیر کسی وجہ سے اور پھر اس کے ساتھ آپ ملاقات بھی نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، میری گزارش ہے، عدنان بھائی ابھی آئے ہیں، جو لوگ قانون کو سمجھتے ہیں اور جو لوگ آئین کو سمجھتے ہیں اور جو لوگ آئین کو بنانا چاہتے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ ہوں، میں بھی بیٹھوں گا لیکن یہ 3MPO مجھے یہ سمجھ آتی ہے کہ یہ جو فیڈرل قانون ہے لیکن ہم صوبے میں اس کے خلاف کیا کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ انتہائی ضروری ہے، ایک شخص کو، ایک فرد واحد کو اس طرح طاقت کا سرچشمہ بناناکہ وہ اپنے Pen سے کسی بھی شخص کوتین مہینے کیلئے جیل بھیج دے، یہ توآپ کے اپنے بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہے جناب سپیکر، تواس کے خلاف ہم نے آوازاٹھائی ہے، تو میری سارے دوستوں سے گزارش ہے کہ اس کے خلاف آوازاٹھائیں اور اس کے خلاف قانون سازی کریں۔ جناب سپیکر، میں اپنی بات ختم کرناچاہتاہوں، مجھے پتہ ہے کہ میرے اور بھی باقی دوست بیٹھیں ہیں، انتظار کر رہے ہیں، وہ بھی بات کرناچاہتے ہیں۔ سر، یہ ایک شعر Dedicate کرنا چاہتا ہوں Specially اپنے پارلیمنٹیرین کو، اپنی بیوروکریسی کو، اور میں سمجھتا ہوں پاکستانی عوام کو،اور وہ یہ کہ:

ے

اٹھارہاہے جو فتنے میری زمینوں میں
وہ سانپ ہم نے ہی پالا ہے آستینوں میں
کہیں سے زہر کا تریاق ڈھونڈناہوگا
جو پھیلتاہی چلا جارہاہے سینوں میں
یہ لوگ اس کو ہی جمہوریت سمجھتے ہیں
کہ اقتدار رہے ان کے جانشینوں میں
اوریہی تووقت ہے آگے بڑھو خدا کے لئے
یہی تووقت ہے آگے بڑھو خدا کے لئے
کھڑے رہوگے کہاں تک تماش بینوں میں

شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> رشاد خان بات کر لیں تو پھر آپ کر لیں یا پہلے آپ کرتے ہیں رشاد خان پھر خفا ہو جائیں گے ناں، رشاد خان کو کرنے دیں۔

<u>جناب محمد رشاد خان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ تمام تعریفیں اس بابرکت ذات کے لئے ہیں جو زمینوں اور آسمانوں کو بنانے والا ہے، جہانوں کو پالنے والا ہے، ہم سب کا رب، خالق، رازق، رحمن اور رحیم ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ عزت و ذلت، نفع و نقصان، زندگی اور موت اسی ذات کے ہاتھ میں ہے اور یقیناً یہ ہم سب کی دعا ہوگی کہ اللہ ہم سب کی مغفرت اور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت نصیب فرمائے۔

جناب سپیکر، آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موجودہ بحث میں شامل ہونے کا موقع دیا۔ گزشتہ روز سنگجانی ترنول اسلام آباد کے جلسے میں ہونے والی بحث وہاں سے ہوتے ہوئے پارلیمنٹ کی راہداریوں میں اور پھر یہاں کے پی اسمبلی میں گزشتہ کئی روز سے گرما گرم بحث جاری ہے۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے جس طرح بتایا جارہا ہے، جو واقعہ ہوا ہے اسلام آباد میں، اگر یہ سچ ہے تو ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، یہ نہ صرف پی ٹی آئی کے پارلیمنٹیرینز پر حملہ ہے بلکہ یہ مقننہ، جمہوری اداروں اور جمہوری سوچ پر شب خون مارا گیا ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے (تالیاں) لیکن جناب سپیکر، یہاں اسمبلی میں میں دیکھ رہا ہوں کہ جو پارلیمنٹیرین یہاں پہ بات کر رہے ہیں، ان کے الفاظ کچھ اور بول رہے ہیں، ان کے طرز عمل، ان کا چہرہ Match نہیں کر رہا جناب سپیکر، ایسا لگ رہا ہے جیسے ان لوگوں کو کوئی خوف ہے، کوئی ایسا خوف لاحق ہے ان کو یا کسی کی خواہش پر یہ یہاں پر ڈیبیٹ کی جارہی ہے، کسی کو خوش کرنے کے لئے بات کی جارہی ہے۔ جناب سپیکر، اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اپوزیشن بھرپور انداز میں ان کے ساتھ ہر میدان پر کھڑی ہوگی، ہم بھرپور انداز میں ان کی آواز میں اپنی آواز شامل کریں گے جناب سپیکر، لیکن تھوڑا سا میرے کیونکہ یہاں پہ اس بحث کو لاحاصل نہیں جانا چاہیئے، کے پی اسمبلی میں ہونے والی ڈیبیٹ کسی انجام پر پہنچنی چاہیئے۔ سب سے پہلے اس جلسے میں جو طرز عمل اختیار کیا گیا جناب سپیکر، کیا ضرورت تھی ایسے الفاظ استعمال کرنے کی، کیا ضرورت تھی ایسی گالیاں دینے کی؟ اور یہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا جناب سپیکر، آپ جب بھی دیکھیں پی ٹی آئی کا جب بھی جلسہ ہو، وہاں پر کوئی ایسا جلسہ نہیں ہوگا جس میں خواتین پر حملے نہ کئے گئے ہوں جناب سپیکر، میڈیا کو چیلنج نہ کیا گیا ہو، ان کو گالیاں نہ دی گئی ہوں جناب سپیکر، پرسوں ہمارے چیف ایگزیکٹیو صاحب پختونوں کی روایات کی بات کر رہے تھے، کسی خاتون کو، کسی کی ماں، بہن اور بیٹی کو آپ مخاطب کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارے پختونوں کی روایات ہیں کہ ڈھول باجے جلسے جلوس ہم جائیں گے باراتوں میں، یہ آپ کو زیب نہیں دیتا، آپ کو ایسی گفتگو نہیں کرنی چاہیئے جناب سپیکر، آپ کس طرح پختونوں کی ترجمانی کر رہے ہیں؟ حالانکہ پختون صرف منہ سے بولنا، پشتو زبان بولنا پختون نہیں کہلاتا، پختون کے پیچھے بڑا فلسفہ ہے جناب سپیکر، یہ بڑے مہمان نواز لوگ ہوتے ہیں، یہ دشمن کو بھی

اپنے ڈیرے پر آنے پر معاف کر دیتے ہیں، پناہ دیتے ہیں، ایسے لوگوں کو جو پناہ کے لئے ان کے پاس آجاتے ہیں جناب سپیکر، جھوٹ اور سچ میں تفریق پختون کی سب سے پہلی نشانی ہے۔ جناب سپیکر، ہماری روایات کو مسخ نہ کیا جائے، ہماری روایات، ہمارے کلچر کی غلط ترجمانی نہ کی جائے جناب سپیکر، کس طرح اسے آپ چیلنج کرتے ہیں؟ آپ دیکھیں اس جلسے سے پہلے، اس جلسے سے پہلے بالکل ٹھیک ٹھاک ماحول تھا، ڈیویلپمنٹ کی باتیں ہو رہی تھیں اور صوبے میں بھی وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، کام ہو رہا ہے اور یہاں پہ ہم ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ سیاسی بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ پندرہ سالوں سے کارکردگی کو چھپایا جا رہا ہے، ہمارے پانچ سال دھاندلی دھاندلی، چور چور میں ضائع ہو گئے اور ابھی میرے خیال سے یہ پانچ سال ہمارے 9 مئی اور اس میں چلے جائیں گے۔ جناب سپیکر، 9 مئی کیا چیز ہے؟ جناب سپیکر، حکومت بار بار کہہ رہی ہے کہ ہم 9 مئی میں ملوث نہیں ہیں، چلو مان لیتے ہیں آپ کی بات کہ آپ 9 مئی میں ملوث نہیں ہیں جناب سپیکر، لیکن وہ ماحول کس نے بنایا؟ آپ لوگ بدتمیزی کی سیاست کر رہے ہیں، آپ تو یہاں پہ لوگوں کو گالیاں دیتے ہیں، کس انداز میں سپیکر ایاز صادق نے پہلے دن اس کی مذمت کی ہے اور یہاں پہ ایاز صادق کا نام لیا جاتا ہے جناب سپیکر، کس انداز سے نام لیا جاتا ہے، اس کو چیلنج کیا جاتا ہے، میرے خیال سے جناب سپیکر، آپ کو ایک تربیتی ورکشاپ کی ضرورت ہے، ان اسمبلی ممبران کو دینے کی، ایک آگاہی مہم کی ضرورت ہے، پہلے دن سے انہوں نے پروڈکشن آرڈرز جاری کئے ہوئے ہیں جو وہ Sergeant-at-Arms ہیں، ان کو گرفتار کیا گیا ہے، ان سے تفتیش جاری ہے، اس کے خلاف تقریباً تمام لیڈرشپ کے بیانات آچکے ہیں کیونکہ جمہوری لوگ جمہوری سوچ رکھنے والے ایسے واقعے کے ساتھ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ جناب سپیکر، 9 مئی کو آپ نے وہ ماحول دیا ہے، آپ نے بدتمیزی کا وہ سیلاب شروع کیا، پہلے دن سے گالم گلوچ، اور گالم گلوچ کا Reaction یہی آنا تھا جناب سپیکر، 9 مئی کا واقعہ ہونا تھا اور پرسوں جلسے کے بعد ترنول، آپ کے پی میں جلسے کریں ناں، آپ نے صوابی میں جلسہ کیا، ریکارڈ جلسہ کیا، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں پی ٹی آئی کو، صوابی کا جلسہ پر، کیونکہ میں اس دن صوابی میں تھا، میں نے وہ سارا جلسہ دیکھا ہے جناب سپیکر، یہاں سے ہمارے وہ سابق سی ایم صاحب یہاں سے چلے جاتے ہیں، اسلام آباد میں فوج لے کر حملے کرتے ہیں، کیا پی ٹی آئی میں صرف کے پی کے پٹھان شامل ہیں؟ کیا پی ٹی آئی میں پنجابی، سندھی، بلوچی، سرائیکی اور لوگ شامل نہیں ہیں جناب سپیکر؟ سارا ٹھیکہ ہم پختون لے لیتے ہیں۔ جناب سپیکر، پرسوں جو ہوا، یہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا جناب سپیکر، آپ ہی کے دور میں یہاں پہ احسن اقبال پر فائرنگ کی گئی، سابق وزیر اعظم کو بوٹ سے مارا گیا، خواجہ آصف، سعد رفیق، امیر مقام صاحب کے صاحبزادے، حمزہ شہباز، مریم نواز، نواز شریف، شہباز شریف، ان سب کو پچھلے دور میں گرفتار کیا گیا، یہ آپ ہی کا لگایا وہ پودا ہے اور جب یہاں پر بات کرتے تھے تو وہاں سے ہنستے تھے، اگر وہاں پہ کہہ دیتے کہ خلائی مخلوق کی طرف سے ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے تو ٹاک شوز میں یہ لوگ ہنستے تھے کہ سازش کا نام بتائیں، وہ سازشی کون ہے؟ مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ پی ٹی آئی آج کے بعد، اس واقعے کے بعد ایک ایسی سوچ لے کر ابھرے گی کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پٹھان پی ٹی آئی کے پیچھے لگے

ہوئے ہیں اور سوچ میں تھوڑی سی ڈیویلپمنٹ کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر، میں تھوڑا سا پیچھے جانا چاہوں گا کہ 2014 سے پہلے کا پاکستان دیکھیں جناب سپیکر، کیا مسئلہ تھا، کیا ایشو تھا کہ پٹرول اور ڈیزل 45اور 46روپے لیٹر مل رہا تھا، 60اور 70روپے پر ایک ڈالر مل رہا تھا، مہنگائی بتدریج کم ہو رہی تھی، روزگار عام تھا اور یہاں سے یہ پختونوں کا جلوس لے جاکر آسلام آباد میں دھرنا دیا گیا اور وہاں پہ چیلنج کیا گیا۔ جناب سپیکر، نیوٹرل کی اصطلاح استعمال کی گئی، امپائر انگلی اٹھائے آپ لوگ وہ دعوت دینے میں شامل ہیں، ان لوگوں کو ان طاقتوں کو آپ کہتے تھے کہ آپ آئیں مداخلت کریں، سیاست میں مداخلت کریں۔ جناب سپیکر، آج میں ان کے چہرے دیکھتا ہوں، مجھے بڑا دکھ پہنچتا ہے، مجھے ان کے لرزتے ہوئے یہ زرد ہونٹ، تو مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کچھ کریں اور وہ ہمارا کرنا یہی ہے کہ ہم آپ کے ساتھ آواز میں آپ کے ساتھ اپنی آواز ملا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، تھوڑی سی میری ایک ریکویسٹ ہے، ایک Great dialogue کی ضرورت ہے جو پچھلے دور میں میاں محمد نواز شریف صاحب، سابق وزیراعظم نے کہا تھا کہ Great dialogue کی ضرورت ہے اور اس میں تمام اداروں، تمام پارٹیوں، عدلیہ سب کو اس میں شرکت کرنی چاہیئے، اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنا ہوگا تب کہیں جاکر اس ملک کو آگے لے جایا جاسکے گا۔ جناب سپیکر، میں تھوڑے سے جو جو الفاظ یہاں پہ استعمال کئے جارہے ہیں، یہ آج کا پاکستان کا ترقی پذیر ملکوں کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے جناب سپیکر، انٹی اسٹیبلشمنٹ یہاں کا مقبول ترین نعرہ ہے، اگر آپ اس چیز پہ ڈیبیٹ کریں تو پوری دنیا آپ کو پسند کرتی ہے، یہ ہمارا المیہ ہے یا ہماری بدنصیبی ہے یا کیا کہوں میں اس کو؟ جناب سپیکر، کیا اداروں کا نام لئے بغیر ہم اپنی کارکردگی کی بنیاد پر بات نہیں کر سکتے؟ میں نے یہاں پر اداروں کو ذلیل کئے بغیر کوئی ڈیبیٹ نہیں سنی جناب سپیکر، یہاں پہ تو ساری ڈیبیٹ حالانکہ اگر کچھ کہنا چاہیئے تو وہ ہم سے سیکھے، ماضی میں ہم نے سامنا کیا ان چیزوں کا، ہم نے بات کی اخلاق کے دائرے کے اندر، یہاں تو میں سن رہا ہوں، ایک ایک ممبر صاحب اٹھ رہے ہیں، سب سے بڑی بات یہی ہے، مجھے فون آیا ہے، میرے بیٹے کو دھمکی دی گئی، میری بیٹی کو دھمکی دی گئی، اغواء ہو گئے، گرفتار ہو گئے، کاغذات نامزدگی Reject ہو گئے اور انجام یہ ہے کہ پورا ایوان پی ٹی آئی سے بھرا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں تو خود حیرت ہے، یہ تو بڑا Easy تھا کہ مطلب ان کے کاغذات مسترد کر دیئے جاتے یا جو فارم سینتالیس سینتالیس کا شور ہو رہا ہے، یہ تو سارا ایوان ان سے بھرا ہوا ہے، تو میری یہ بھرپور ریکویسٹ ہوگی کہ اس ڈیبیٹ کے اختتام میں آپ اس پہ بات کریں Open forum پر کم از کم کے پی کی سطح پر ایک All Parties Conference کی ضرورت ہے، جس طرح پرسوں آپ نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ لیول پر تمام ایجنسیز کے نمائندے بیٹھنے چاہئیں، میرے خیال سے اس ایوان میں ایک In camera session کی ضرورت ہے، کے پی کی سطح پر تمام اداروں کو بلایا جائے، تمام پارٹیوں کو بلایا جائے اور ایسی ڈیبیٹ کی جائے جس کا کوئی انجام ہو۔ جناب سپیکر، یہاں پر بھی بات کی، وہ کپتان کے سپاہی، میں نام نہیں لینا چاہوں گا لیکن یہ سپاہی، یہاں پہ کئی ممبران کسی زمانے میں ہمارے سپاہی ہوتے تھے، ہمارے Ticket holders (تالیاں) یہاں پہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمیں کہا جارہا ہے کہ FWO اور NLC کو ٹھیکے دیئے گئے، یہ تو پچھلے دور میں ہوئے ہیں، مراد

سعید صاحب منسٹر تھے، ان کے دور میں PEPRA rules میں ترامیم کی گئیں، یہ کیا ٹھیکے ہیں، اس سے پہلے کیا دیئے گئے ہیں اور آگے میرے خیال سے آپ کی ترامیم کا نتیجہ ہو گا کہ سارے ٹھیکیدار وہی بن جائیں گے۔ جناب سپیکر، میں نشاندہی بھی کرنا چاہوں گا کہ کچھ ممبران نے کل بات کی، آج عدنان خان نے پتہ نہیں طعنہ دیا یا کیا ہوا؟ اور وہاں پہ وہ دوبارہ ڈیبیٹ میں شامل ہو رہے ہیں، تو میرے خیال سے اس چیز کی ضرورت نہیں ہے، سب کو ڈیبیٹ کا حق ہے، ایک دفعہ اس بحث میں شامل ہونا چاہیئے، یہ نہیں کہ ان کو کوئی بات یاد آ رہی ہے اور وہ دوبارہ ڈیبیٹ کا حصہ بن رہے ہیں، تو میرے خیال سے جناب سپیکر، اس سے بچیں۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس بحث میں شامل ہونے کا موقع دیا، میں آپ کو جس طرح ہمیں کہا جارہا ہے کہ بار بار سپیکر صاحب آپ کو ٹائم دے رہے ہیں سپیکر صاحب، ہم آپ کا بڑا احترام کرتے ہیں اور ہم آپ کا احترام کریں گے، آپ اس لائق ہیں لیکن جناب سپیکر، ہم بدتمیزی نہیں کرتے، ہم تو یہاں پہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں، ٹائم مانگتے ہیں اور آپ کا شکریہ کہ آپ ہمیں ٹائم دیتے ہیں۔ بہت شکریہ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: خورشید خان بات کرتے ہیں۔ جی میجر صاحب، خورشید خان کہتے ہیں میں بات کروں گا، خورشید خان! ایک منٹ، میں اس ہاؤس میں اپنے ہردلعزیز فارم پینتالیس کے ایم پی اے، ایم این اے عدیل احمد صاحب اور جناب عالمگیر صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) جناب خورشید صاحب کا مائیک On کریں جی۔

جناب محمد خورشید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جناب سپیکر، آج پہلی دفعہ اس ایوان میں مجھے مائیک ملا ہے تو آپ کا بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو اپنے حلقے کے، اپنے ضلع کرک کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور آج میں اس ایوان میں بیٹھا ہوں اور اپنی رائے کا اظہار کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، میں اپنے ضلع کے پاکستان تحریک انصاف کے ورکروں، ضلع کے Stake holders اور عوام کا بے حد مشکور ہوں کہ ہمارے ورکروں نے جس طرح اس الیکشن میں جو قربانیاں دی ہیں، اگر ان کو میں نہ دہراؤں یا ان کی تعریف نہ کروں یا ان کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ ٹھیک نہیں ہو گا، لہذا میں پاکستان تحریک انصاف کے صوبائی صدر علی امین خان گنڈاپور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ٹکٹ دیا اور اس میں میرے بڑے بھائی میجر سجاد صاحب بھی بیٹھے ہیں اور ہمارے ایم این اے شاہد خٹک صاحب کا بھی Contribution ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج میں کرک کے حوالے سے بات کر رہا تھا لیکن آج میں نہیں کروں گا، ان شاء اللہ پھر اگلی دفعہ کروں گا کیونکہ آج کا جو ایشو ہے جو Law and Order کا ہے یا جو ادھر تقریریں ہو گئی ہیں یا جس میں بات ہو گئی ہے، میں جناب سپیکر، آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں ہمارے بھائیوں نے بہت سی باتیں کی ہیں، ایشو تو چار دن سے چل رہا ہے تقریباً میرے خیال میں سب کچھ ادھر سامنے رکھا ہوا ہے، بعض لوگ ہمیں کہتے ہیں، اپوزیشن کے بھائی کہتے ہیں کہ آپ 9 مئی پہ بات کیوں کرتے ہیں اور الیکشن میں جو آپ لوگوں کے ساتھ ہوا اس پہ بات کیوں کرتے ہیں؟ اگر اس ملک کا وہ ایوان جس میں ہم ادھر آئے ہیں جو ہمارا قومی اسمبلی کا ایوان ہے، جس ایوان

نے پاکستان کا آئین بنایا گیا ہے یا وہ بناتے ہیں یا اس ملک کے لئے قانون اور آئین کی پاسداری کے لئے ہمارے ایم این ایز، سینیٹرز اسمبلی میں بیٹھ کر جو کچھ ادھر کرتے ہیں، وہ اس ملک کی بہتری کے لئے، اس ملک کے امن کے لئے، اس ملک کی ترقی کے لئے کرتے ہیں، اگر آج ہمارے بھائی یہ کہتے ہیں کہ ہم صرف مذمت کرتے ہیں، اگر یہ ایوان محفوظ نہ رہا جو آج اس پہ ہمارے ایم این ایز جو لاکھوں ووٹ لے کر گئے ہیں، خان کے سپاہی ہیں، اگر ان کو محصور کیا گیا ہے قومی اسمبلی کے ایوان میں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ آپ سب لوگوں کو پتہ ہے لیکن قصور ان لوگوں کا کیا تھا، وجہ کیا تھی، FIR کیوں کاٹے گئے، لائٹیں کیوں بند کی گئیں؟ جو لائٹیں بند کیں، اگر اس ایوان کی لائٹیں بند ہو جائیں اور ہم باہر چلے جانا چاہیں تو ہم باہر بھی نہیں جا سکتے، ہمارا ایک گھیراؤ ہو جائے، ادھر ایک حکومت دعویٰ کر رہی ہے کہ یہ ہماری حکومت ہے حالانکہ ہم اس کو حکومت نہیں کہتے، وہ فارم سینتالیس کی حکومت ہے، یہ جو ثابت ہوا کہ یہ فارم سینتالیس کی حکومت کہ آج تک قومی اسمبلی کے کسی بھی رکن نے اس کو نہیں کیا لیکن قانون سب کے لئے ایک ہے، قانون کی پاسداری پاکستان تحریک انصاف خان کے سپاہی کریں گے، پھر بھی ہم نے کچھ نہیں کیا، وجہ یہ تھی کہ ایک جلسہ ہم نے کیا ہے، ایک جلسہ، دوسرا جلسہ ان لوگوں نے کینسل کیا، سر جی، آپ کو پتہ ہے ایک جلسہ ہم نے NOC لے کر کیا ہے اور اس جلسے کا ٹائم ان لوگوں نے ہمیں دیا ہے اور جلسے کے دوران ادھر لوگ کہتے ہیں کہ جلسے میں الفاظ ٹھیک نہیں تھے ہمارے سی ایم صاحب کے، میں کہتا ہوں NOC لے کر آپ لوگوں نے وہ جلسے پر شیلنگ کی ہے ورکروں پہ، برداشت نہیں ہو رہا آپ لوگوں سے، اگر اس طرح ایک منتخب حکومت مرکز میں بیٹھ کر اس طرح کی باتیں کرتی ہے، اس طرح کے حالات خراب کر رہی ہے تو Law and Order کی ذمہ داری سب سے زیادہ میں وفاقی حکومت پہ ڈالوں گا، یہ ان کی کمزوری ہے، کس طرح پتہ نہیں ہے اس کو کہ یہ لوگ کون تھے، یہ لوگ کون ہیں؟ کیمرے لگے ہوئے ہیں ادھر، سب لوگوں کا پتہ تو چل جاتا ہے، ہم جب گھر میں ہوتے ہیں تو ہمارا تو پتہ چل جاتا ہے کہ پی ٹی آئی کے لوگ ہیں، ہم جب جلوس نکالتے ہیں تو گھر کا پتہ چل جاتا ہے کہ ہم پی ٹی آئی کے ہیں، اگر پی ٹی آئی کے ساتھ یہ رویہ رہا، یہ حالات رہے تو اس ملک کی Law and Order situation وہ لوگ خراب کر رہے ہیں جو قومی اسمبلی میں گھسے ہیں، جو ہمارے ایم این ایز کو گرفتار کیا ہے۔ (تالیاں) اس کے بعد جناب سپیکر، ہمارے سی ایم کو بلایا ہے، سی ایم کو بلایا اس لئے تھا کہ Law and Order situation پہ میٹنگ ہو رہی ہے لیکن سر جی، آپ کو پتہ ہے، ہم رات گئے تک سب یہ ہمارے Colleagues ہیں، ہم پتہ کر رہے ہیں کہ ہمارے سی ایم کا پتہ نہیں ہوتا تھا لیکن بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ اس کو بہت Pressurize کیا ہے لیکن وہ خان کا سپاہی تھا، اس نے کچھ بھی نہیں مانا ہے، وہ آیا اور ہم اگر آج Law and Order پہ بات نہیں کریں گے اس ایوان میں بیٹھ کر، ہمیں جو لوگوں نے بلایا ہے ادھر، ہمیں جو لوگوں نے بھیجا ہے اس ایوان میں، اگر ہم آج Law and Order پہ بات نہیں کریں گے، آج سچ نہیں بولیں گے تو کب بولیں گے؟ یہ وقت ہے، یہ وقت ہے، یہ آج آخری Round ہے، اگر ایک پارٹی کو اگر اس پارٹی کو جو ملک کی سب سے بڑی پارٹی ہے، پاکستان تحریک انصاف، اگر اس پارٹی کو جلسے کے لئے نہیں چھوڑ سکتے ہیں، اگر یہ برداشت نہیں کر سکتے ہیں تو یہ ملک کس طرح چلے گا، یہ ایوان کس طرح چلے گا؟ اگر

قومی اسمبلی کا ایوان بھی محفوظ نہیں ہے، اگر یہ صوبائی اسمبلی کا ایوان بھی محفوظ نہیں ہے اور پختونوں کے خون کی ہولی کھیل رہے ہیں اس ملک میں، وہ لوگ ڈالر کیوں، وہ لوگ جو پختونوں کے خون کی قیمت لگا کر ڈالر لے رہے ہیں، یہ نہیں چلے گا، یہ جنگ، یہ Law and Order جان بوجھ کر بنایا گیا ہے، یہ Law and Order اس پختون دھرتی پہ بنایا گیا ہے، اس صوبے میں ہے، باقی نہیں ہے، کیوں ہے؟ ادھر وسائل ہیں، وسائل پہ قبضے کے لئے یہ لوگ آئے ہیں، Law and Order کی Situation خود بنا رہے ہیں، اگر میں South region کی بات کروں تو میں کرک کی بات ضرور کروں گا کیونکہ کرک گیس اور تیل میں پاکستانی حکومت کو، مرکزی حکومت کو صوبائی حکومت کو Per day اربوں روپے دے رہا ہے، اربوں روپے، آج اس کا بھی، یہ ہمارے کوہاٹ ڈویژن کے ہمارے Colleagues بیٹھے ہیں، آج جناب سپیکر، اگر آپ وہ ماحول بھی خراب کر رہے ہیں اور ادھر بھی Law and Order کی Situation ہے کرک میں، ہنگو میں، کوہاٹ میں جو کچھ ہو رہا ہے، اگر ہم آج اس کی نشاندہی نہیں کریں گے تو یہ ہماری بھول ہوگی اور یہ ہم اس اپنے ملک کے ساتھ اور اپنے علاقے کے ساتھ اور اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، اگر آج ہم سچ نہیں بولے، ادھر اپوزیشن بھائی نے یہ کہا کہ 9 مئی کا واقعہ، کل اپوزیشن لیڈر نے بھی کہا کہ یہ خان پہ تقریر شروع کرتے ہیں اور خان پہ ختم کرتے ہیں، تو ہم یہ کہتے ہیں ان لوگوں کو کہ یہ پارٹی پاکستان تحریک انصاف ہے، اس لئے ہم خان پہ تقریر شروع کرتے ہیں اور خان پہ ختم کرتے ہیں کہ آپ لوگ اس حکومت کو گرانے میں تھے جس وقت خان وزیراعظم تھا، بیرونی سازش کے تحت کس نے کس کا ساتھ دیا ہے کہ اس وقت ایک منتخب حکومت کو ہٹایا گیا؟ تو اس کے بعد اس ملک میں Law and Order کی Situation اس وقت بھی بنی تھی، آج بھی اس کا صلہ ہم بھگت رہے ہیں۔ خان پہ فائرنگ ہوئی، خان کو قتل کرنے کے لئے ان لوگوں نے منصوبہ بنایا، اگر ہم نہیں نکلیں گے، ہم خان کے اس پہ بھی نہیں نکلیں گے؟ آپ لوگوں نے تو سب کچھ کر دیا، اگر ہم اپوزیشن پہ اور اس حکومت کو جو حکومت بنی تھی، میں اس کی بات نہیں کروں گا، یہ بات ضرور کروں گا کہ اس وقت کی مہنگائی کا کیا حساب تھا اور جب یہ لوگ بیٹھ گئے تو مہنگائی کا کیا حساب بن گیا، بے روزگاری کس حد تک پہنچ گئی اور اس ملک سے کتنے لوگ چلے گئے؟ اس کے بعد اگر میں اس الیکشن کا حوالہ نہ دوں، اگر ہم یہ نہ کہیں، یہ کہتے ہیں، اپوزیشن والے بھائی کہتے ہیں کہ آپ لوگ FIR کی بات کرتے ہیں اپنے اوپر، یہ الیکشن جو تھا جو الیکشن اناؤنس ہوا، ہم نے تاریخ میں پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ ایک جو اسمبلی ہم نے توڑی تھی، آیا اس صوبے میں ہماری حکومت تھی یا ہم نے نام دیئے تھے یا ان لوگوں نے خود دیئے تھے، حکومت تو ڈیڑھ سال PDM نے کی اور ڈیڑھ سال کے بعد ہم نے پھر بھی الیکشن لڑا، خان کے سپاہی ہوتے ہوئے، خان کا نام لیتے ہوئے ہم گئے۔ سر جی، ہم الیکشن کی بات ضرور کریں گے، 9 مئی کا واقعہ ہم نہیں دہرائیں گے تو یہ ہم اپنی پارٹی سے غداری کریں گے، خان کے ساتھ غداری کریں گے کیونکہ ہمارے لیڈر کو جب گرفتار کیا گیا تو ہم نے پرامن جلوس نکالا، سب لوگوں نے صوبے میں پرامن جلوس نکالا اور اس کے بعد کرک میں ہم نے جو جلوس نکالا تھا، ہم نے روڈ کو بلاک کیا تھا، ہمارے اوپر 7ATA کی تین دفعہ FIR ہو گئی اور پینتالیس دفعہ FIR ہم پہ تھی، تو ہمیں FIR کی کوئی پرواہ نہیں، اگر FIR کی ہم پرواہ کرتے تو اس اسمبلی

میں آجاتے؟ اگر ہم ان لوگوں کے، ان لوگوں کی باتوں میں آجاتے کہ یہ حکومت آپ کو نہیں دے رہے ہیں، آپ لوگوں نے، ان اداروں نے، ان اداروں کے لوگوں نے ہم سے اپنا نشان بھی چھین لیا، ہمیں اپنا نشان بھی نہیں دیا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ آج حالات ٹھیک نہیں، اداروں کا نام نہ لو، اداروں کے نام ہم نہیں لیتے ہیں، فوج ہماری ہے، پولیس ہماری ہے لیکن جو زیادتی اس الیکشن میں ہماری ساتھ ہوئی ہے، ان لوگوں کو میں کہتا ہوں، پورے صوبے میں جناب سپیکر، پورے صوبے میں ایک Candidate اسٹیبلشمنٹ کا ہوتا تھا، سب لوگوں کو پتہ ہے، ہر علاقے میں ہوتا تھا، یہ اسٹیبلشمنٹ کا جو Candidate تھا یہ کس کا تھا؟ اس کے باوجود کہ ہمیں اپنا نشان نہیں ملا، اس کے باوجود کہ ہماری اپنی پارٹی نہیں رہی، تب بھی ہم نے الیکشن لڑا اور الیکشن میں جو فارم پینتالیس اور فارم سینتالیس میں ہم نے جو پہرا دیا، جو لوگ ادھر فارم سینتالیس پہ آئے ہیں، ہمیں پتہ ہے آج بھی جن لوگوں نے اپنا پہرا نہیں دیا ہے، جو لوگ بیٹھے نہیں ہیں RO کے سامنے جو لوگوں نے احتجاج نہیں کیا ہے، وہ ہمارے بھائی اب بھی ہارے ہیں لیکن ایک واقعہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، اگر میں نہ کہوں کہ ہم 9 مئی کے بعد جو کچھ بھی ہوا جو ہم پر FIR کاٹی ہے، جو جیلیں ہم نے کاٹی ہیں جو جس طریقے سے ہم گئے ہیں لیکن سب FIR میں ضمانت دے کر میں جب گھر گیا تو یہ اداروں والوں نے، میں بالکل نام نہیں لوں گا، میں اس کو چھپاؤں گا نہیں، کوہاٹ ڈویژن میں ہر ڈویژن میں ایک ایک آفس ہوتا ہے ان لوگوں کا، وہاں CO بیٹھا رہتا ہے اور CO ہمارے پولیٹیکل سب، کچھ ونگ ہوتے ہیں اور یہ لوگ اس کی خدمت کرتے ہیں، تو میں جب گھر گیا، مجھے تو پتہ تھا کہ میں نے سب ضمانتیں لی ہیں، ہمیں کوئی بھی گرفتار نہیں کر سکتا، اس رات کو میں میجر صاحب سے بھی ملا لیکن میں جب گھر آیا تو ایک ڈیرھ بجے کے درمیان پولیس وردی میں، کپڑوں میں لوگ تھے، انہوں نے میرے گھر کے دو دروازے توڑ کر میری ایک اکلوتی بیٹی ہے اور اسی دن امیں نے اس کی آنکھ کا آپریشن کیا تھا، اس کو Torture کر کے میرے کمرے کی کھڑکیاں توڑ کر وہ اندر گھس گئے اور اس میں اداروں کے لوگ تھے، وہ لوگ تھے جو ہمیں الیکشن سے منع کرتے تھے، لے آئے اپنے Torture cell میں، Torture cell میں ان لوگوں نے جو کچھ کرنا تھا وہ کر رہا تھا، وہ تو سب لوگوں کو پتہ ہے، ان لوگوں کا Torture cell کہاں سے آگیا، کس نے دیا ہے یہ؟ اور یہ لوگ اس ملک میں اس طرح کریں گے؟ مجھے کہا گیا کہ آپ ویڈیو پیغام جاری کریں کہ آپ پارٹی چھوڑ دو، میں نے کہا کہ پارٹی چھوڑنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں، انہوں نے کہا کہ سٹامپ پیپر پہ لکھ لو کہ میں الیکشن نہیں لڑوں گا، میں نے کہا مجھے خان نے ٹکٹ دیا ہے، میں ہر صورت میں لڑوں گا۔ (تالیاں) سر جی، آپ کو پتہ ہے کہ یہ سزا مجھے کیوں دی گئی؟

یہ سزا مجھے اس لئے دی گئی کہ اس وقت حالات بہت خراب تھے، کوئی نکل نہیں سکتا تھا، ہمیں چھوڑ نہیں رہے تھے لیکن اس وقت میں نے ایک ورکرز کنونشن کا انعقاد، ورکرز کنونشن اناؤنس کیا، ایک ورکرز کنونشن ملاکنڈ میں ہوا تھا، دوسرا میں نے اناؤنس کیا، جب میں نے اناؤنس کیا تو یہ لوگ آ گئے اور میں نے اپنے حجرے میں کیا اور میں اس پر فخر کرتا ہوں کہ میں نے اس وقت بھی ان لوگوں کو چیلنج کیا تھا کہ میں ان شاء اللہ ورکرز کو نکالوں گا اور ہمارے ورکرز نکل آئے۔ تو جناب سپیکر، ہم پر دباؤ ڈالا گیا اور بہت زیادہ ہمارے گھروں میں، ہمارے حجروں میں سب کچھ پامال کر

دیا، میرے Uncle کو، میرے بھائیوں کو اور پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کو گرفتار کیا گیا، راتوں رات ان پہ FIR درج کی گئی، تھانے لے گئے لیکن افسوس اس بات کا ہوا کہ میرے والد صاحب، سب لوگ میرے خیال میں جانتے بھی ہوں گے جس کا نام شریف خٹک ہے، وہ ڈسٹرکٹ ناظم بھی رہا ہے، ایم پی اے بھی رہا ہے، اس کو ان لوگوں نے اٹھایا کہ اپنے بیٹے کو کہہ دو کہ یہ ورکرز کنونشن کینسل کر دے، 80 سال اس کی عمر ہے، اس کو اپنے حجرے سے لے گئے، اس نے کہا کہ میں بھی پشتون ہوں اور اس علاقے میں سیاست کرتا ہوں، یا تو یہ علاقہ میں نے چھوڑنا ہوگا اور یا میں اپنے بیٹے کو یہ نہیں کہوں گا کہ یہ ورکرز کنونشن کینسل کر دو، (تالیاں) جو کچھ بھی آپ کرتے ہو، اگر ہم یہ باتیں بھی نہ کریں، اگر ہم یہ بھی Open نہ کریں اس ہاؤس میں، ان باتوں پہ بھی لوگوں کا اعتراض ہے، کہتے ہیں کہ یہ نہ کرو، تو کب کریں گے؟ ہم تو نہیں کرتے تھے، اگر اتنا ظلم جبر کسی بھی دور میں ہوا ہو، تو ہم اس کی پہلے بھی مذمت کرتے تھے کسی بھی پارٹی سے لیکن جناب سپیکر، میں آج ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہ سیاست کا وقت نہیں ہے، جو کچھ ہو رہا ہے، یہ سیاست کا وقت نہیں ہے، جہاں پہ ہم بیٹھے ہیں، ہم ایک پاکستانی ہیں، ہر پاکستانی کا اپنا حق ہوتا ہے، ہم ایک شناختی کارڈ کے تلے آئے ہیں لیکن ایک بات آپ لوگوں کو ماننا پڑے گی کہ ہم بیٹھ کر اور سیاسی پارٹی سب کچھ چھوڑ کر ادھر بیٹھیں گے اور اس کے لئے کمیٹی بنائیں خواہ وہ ہاؤس سے اپوزیشن کے لوگ ہوں، تب ہم اس کے لئے لائحہ عمل طے کریں گے، یہ حالات اس طرح نہیں چل رہے لیکن آپ لوگوں نے بات صاف کرنا ہوگی جس طرح ہم کر رہے ہیں کہ یہ ان لوگوں کا کام ہے، آج یہ بات آپ لوگوں نے بھی کرنی ہے اور یہ تنقید برائے تنقید نہیں ہے، تنقید برائے اصلاح ہمارا بھی کام ہے اور آپ لوگوں کا بھی کام ہے، آپ لوگ بھی اس ملک میں رہتے ہیں، اس صوبے میں رہتے ہیں لیکن ایک بات جو میں، ہاں ایک بات جو بہت اہم ہے اور میرے بھائیوں نے بھی کی ہے کہ اگر ڈی جی (آئی ایس پی آر) یا جو بھی ہے، یہ کہتا ہے کہ ہم نہ سیاست میں حصہ لیں گے اور نہ ہم نے کچھ کیا ہے، تو میں اس کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو الیکشن میں آپ کے لوگ کھڑے تھے تو آپ کو تو پتہ چل گیا ہوگا کہ اس ملک کے عوام، اس ملک کے نوجوان، اس ملک کی بہنیں سب کچھ پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ ہیں، آپ کو تو اس الیکشن میں شکست ہوئی ہے، آپ کو تو یہ شکست تسلیم کرنا پڑے گی، اگر یہ آپ نہیں کریں گے تو میں اس فلور پہ یہ کہتا ہوں کہ اس کے بعد جو بھی سیاست کرے گا، جو بھی نکلے گا، ہم نکلے ہیں خان کے لئے، خان کے ان اصولوں پہ ہم بات کریں گے، خان پہ ہم اگر بات کریں گے تو جمہوریت کی بات کریں گے، قانون کی بات کریں گے، آئین کی بات کریں گے، بچوں کے مستقبل کی بات کریں گے، اس ملک میں امن لانے کی بات کریں گے، اگر اس ملک میں امن نہ ہو تو ہم کس طرح بیٹھیں گے؟ لیکن یہ تسلیم کرنا آپ لوگوں کا کام ہے، اصلاح کے لئے میں کہتا ہوں کہ اس ملک میں صرف ایک ہی پارٹی ہے، وہ پاکستان تحریک انصاف ہے، باقی پارٹیاں نہیں ہیں، اس کو تسلیم کر لو، ہمارے ساتھ آؤ، ہم کھل کر بات کریں گے ان شاء اللہ اور کھل کر بات کی ہے۔ جناب سپیکر، یہ باتیں تو میں نے فرسٹ ٹائم کیں، علاقے کی بنیاد پہ نہیں کیں، تو اگر میری ان باتوں سے کسی کی دل آزاری ہوئی تو میں اس سے معافی مانگتا ہوں، بقایا میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ تھینک یو سر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ، دیکھیں آپ کو کسی نے نہیں ٹوکا، آج آپ نے باتیں کی ہیں، ہمیں بیچ میں احساس ہو گیا تھا کہ ہم نے بیچ میں آپ کو موقع نہیں دیا، تو آج آپ نے بولا ہے سب نے بڑی توجہ سے سنی ہے اپوزیشن نے بھی بڑی توجہ سے سنی ہے۔ نثار باز صاحب، آپ ذرا بیٹھ جائیں وہ ادھر سے اپنا کیا کہتے ہیں یہ داؤد شاہ کو بات کرنے دیں، تو پھر آپ بات کر لیں۔ داؤد شاہ، آپ بات کریں جی؟

<u>جناب داؤد شاہ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ تھینک یو سپیکر صاحب، شکر الحمد اللہ کہ آپ نے بڑی دیر بعد مجھے ٹائم دیا، .Thank you once again اچھا سپیکر صاحب، اس ایوان میں جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں Respected parliamentarians اور جتنے بھی عوام ہیں، جو بھی میری آواز سن رہے ہیں، میں سب کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور ان لوگوں کو یہ کہتا ہوں کہ ہمارا حوصلہ بلند ہے کیونکہ ہم اس کو کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے جو Words ہیں، پاکستان تحریک انصاف کے یہ جو Words ہیں کہ ہم ان شاء اللہ Face the sun and all the shadows will fall behind you. تو آپ کے پیچھے جو سایہ ہے وہ پڑ جائے گا اور ان شاء اللہ ہمارے حوصلے نہ پست ہوں گے اور نہ ہمیں کوئی روک سکتا ہے اپنی آواز سے، جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری آواز دب جائے گی، عمران خان نے صرف اور صرف Rule of Law کی بات کی ہے، آئین اور قانون کی بات کی ہے، انہوں نے Sovereign parliament کی بات کی ہے، انہوں نے عوام کی آواز بلند کی ہے، انہوں نے امت مسلمہ کی آواز بلند کی ہوئی ہے، انہوں نے صرف اور صرف یہی کہا ہے کہ میں سب جو ادارے ہیں، وہ آئین اور قانون کے دائرے میں رہیں، پاکستان تحریک انصاف کا یہی Moto ہے اور جتنے بھی اپوزیشن کے پالیمنٹیرین ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آپ 9 مئی کا رونا روتے ہیں، 9 مئی کو پاکستان تحریک انصاف پہ ایک حملہ تھا، صرف اور صرف 9 مئی کو اس لئے کیا گیا کہ 9 مئی ان کا بہانہ تھا اور پاکستان تحریک انصاف کو اقتدار سے نکالنا تھا، یہ جو آج بیٹھے ہوئے ہیں، پارلیمنٹ میں جو فارم سینتالیس کا وزیر اعظم ہے، ان کو تو شرم نہیں آ رہی ہے کیونکہ انہوں نے جو پارلیمنٹ پہ حملہ کیا اور پارلیمنٹیرین کو اندھیرے میں جو انہوں نے بجلی بند کی اور اندھیرے میں ان کو گرفتار کر لیا گیا، Shame on them. سپیکر صاحب، میں کچھ FIRs کے بارے میں بھی بات کروں گا اور 3MPO کے بارے میں بھی بات کروں گا کیونکہ پاکستان تحریک انصاف کے لئے انہوں نے 3MPO بنایا ہوا تھا، جو بھی لیڈر نکلتا تھا ان کو 3MPO میں دوبارہ جیل میں بھیجے جاتے تھے، مجھے خود بھی 3MPO میں جیل میں بھیجا گیا اور میرے ساتھ دو تین ورکرز بھی تھے اور آفتاب عالم صاحب بھی تھے اور ادھر اسٹیبلشمنٹ کے لوگ آئے، انہوں نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف تو وڑ گئی ہے، میں نے کہا یہ آپ کی خام خیالی ہے، یہ آپ کی سوچ ہے، پاکستان تحریک انصاف نہ کوئی اڑا سکتا ہے اور نہ کوئی پاکستان تحریک انصاف کیونکہ یہ 25 کروڑ عوام کی آواز ہے اور عمران خان کسی کا باپ بھی پست نہیں کر سکتا ہے کیونکہ اس کا حوصلہ بلند ہے، وہ جیل میں نہ بیمار ہے اور نہ وہ لندن بھاگے گا اور نہ وہ یہ آواز نکالے گا کہ "مجھے کیوں نکالا گیا" کیونکہ عمران خان مرد مجاہد، مرد قلندر کا حوصلہ بلند ہے اور ان شاء اللہ پاکستان تحریک انصاف ورکرز

اور 25 کروڑ عوام ان کے ساتھ ہیں اور وہ عزت کے ساتھ نکلے گا اور وہ کوئی NRO نہیں مانگے گا اور نہ اس کی Prestige میں یہ ہے کہ وہ NRO مانگے گا۔ میں اس کے حوالے سے ایک اور بات کروں گا کہ Drone attacks ہو رہے تھے Drone attacks، کس نے یہ آواز بلند کی، یہ ہمارے خون کی ہولی کھیل رہے تھے، یہ میں ان سے تہہ دل سے معافی بھی مانگتا ہوں لیکن میں ان لیڈر کو کہتا ہوں کہ جوان کے لیڈر تھے، ان کا صرف اور صرف یہ شیوا تھا کہ یہ صرف اور صرف تنقید کرتے تھے اور وہ بھی معمولی سی تنقید کرتے تھے اور ادھر سے Do more کا مطالبہ ہو رہا تھا، ہماری مسجدوں پر Drone attacks ہو رہے تھے، ہمارے مدرسوں پر Drone attacks ہو رہے تھے اور ہم ان کی امداد لے رہے تھے، لعنت ہے ایسی امداد پر جو ہمارے خونوں سے وہ امداد لی جا رہی تھی، عمران خان نے کہا کہ میں نے نہ اڈے دوں گا اور اس کا قصور صرف یہ تھا کہ اس نے Absolutely not کہا ہے، سب کو پتہ ہے کہ یہ کون کر رہا ہے اور کدھر سے ہو رہا ہے؟ میں بانگ دھل کہتا ہوں کہ یہ اسٹیبلشمنٹ کر رہی ہے اور عدنان وزیر صاحب کہہ رہے تھے کہ ان کا نام لیں، ہم نے نام لیا، پورے ایوان میں نام لیا ہے اور بانگ دھل لیا ہے کہ اسٹیبلشمنٹ کر رہی ہے اور ہماری حکومت میں، ہماری جو صوبائی حکومت ہے وہ ان شاء اللہ ڈٹ کر کھڑی ہے اور سی ایم صاحب نے بھی، (مداخلت) نام ہم نے لیا ہی ہے کہ اسٹیبلشمنٹ کر رہی ہے، فوج کر رہی ہے اور کون کر رہی ہے، آپ کو پتہ ہے ناں؟ اچھا سپیکر صاحب، الیکشن میں جو انہوں نے ڈرامہ رچایا ہوا تھا، یہ فارم سینتالیس والے جو بیٹھے ہوئے ہیں، زیادہ تر میں ان کا بھی نام لوں گا کہ فارم سینتالیس کے جو بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو الیکشن میں کو جتوایا گیا اور فارم پینتالیس پہ تو پوری پاکستان تحریک انصاف جیتی ہوئی تھی اور فارم سینتالیس پہ جو زیادہ تر بیٹھے ہوئے ہیں، ادھر بھی بیٹھے ہیں، ادھر بھی بیٹھے ہیں، ادھر تو پوری پارلیمنٹ بیٹھی ہوئی ہے، تو جناب سپیکر، کبھی Nomination forms چھپاتے تھے، چراتے تھے، کبھی Nomination forms روک لیتے تھے، کبھی پولیس کے چھاپے پڑتے تھے لیکن پاکستان تحریک انصاف کا حوصلہ بلند ہے کیونکہ عوام کھڑے ہیں اور جب تک ہمارے ورکرز کھڑے ہیں اور ان شاء اللہ تب تک ہم کھڑے رہیں گے۔ (تالیاں) اچھا سپیکر صاحب، ایک بات اور کہوں گا کہ 9 اور 10 مئی میں پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز نکل آئے، میرے دو جوان شہید کرا دیئے گئے اور ان کا قصور صرف یہی تھا کہ میرے جو جوان تھے، وہ عمران خان سے محبت کرتے تھے اور ان کا صرف اور صرف یہی قصور تھا کہ وہ پرامن تھے، ہم نے ہمیشہ Rule of Law کی بات کی ہے، آئین اور قانون کی بات کی ہے اور ان شاء اللہ آئین اور قانون کی بات کریں گے اور ڈٹ کر کریں گے، نہ کسی سے ڈرنے والے ہیں اور نہ کسی سے ڈریں گے۔ GDP کا جو ہمارا ریٹ تھا وہ آپ سب لوگوں کو پتہ ہے کہ Approximately 6.1 تھا، اب GDP کا ریٹ آپ دیکھ سکتے ہیں، مہنگائی کا عالم آپ دیکھ سکتے ہیں، عمران خان جو Reforms لائے تھے، جو آئین اور قانون کی پاسداری کی بات کی ہے اور جو باہر سے لوگ آ رہے تھے۔ جو اداروں میں Reforms آئی تھیں، کسی کی مجال ہی نہیں تھی کہ عمران خان کے سامنے کھڑے ہو لیکن عمران خان نے سب کے سامنے اور سب قوم کے سامنے Open forum پہ بتا دیا کہ Regime change

ہوئی ہے اور پارلیمنٹ پہ حملہ ہوا ہے اور ان شاء اللہ پاکستان تحریک انصاف کے جو ورکرز ہیں اور پاکستان تحریک انصاف کے جو 25 کروڑ عوام ہیں، وہ کھڑے رہیں گے اور ان شاء اللہ ہمارا جو عزم ہے پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ، عمران خان کے ساتھ ڈٹ کر کھڑے رہیں گے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: نثار باز خان، کوئی مختصر بات ہے؟

جناب محمد نثار: اؤ سر۔

جناب سپیکر: آپ کہتے تو ہیں لیکن پھر بعد میں مختصر ہوتی نہیں ہے۔

جناب محمد نثار: تاسو خو سر، همیشه چې کوم دے بیا اکثر مائیک بند کړئ خو زه مختصر خبره کومه۔

جناب سپیکر: نہیں تو مائیک تو ہم بند کریں گے ناں پھر، شروع کریں۔

جناب محمد نثار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، د موقع راکولو۔ زه د دې معزز ایوان توجه یو ډیرې اهمې مسئلې طرف ته راړول غواړمه، چونکه د دې ځلور ورځې ډیبیټ خو روان دے او شو کیږی، په دیکښې زما دلته دوه درې Collegues چې کوم دے ایکس فاټا په NMDs (Newly Merged Districts) باندې خبره اوکړله، هغوی په بدامنی باندې خبره اوکړله، زمونږ مسائل لږ د دېDown districts نه لږ مختلف دی ځکه چې یو خو مونږه د قبائلی اضلاع عوام د تیرو ستر او پچهتر کالونه په تیاره کښې ساتلی شوی یو،Black law وه، FCR وو او د ترقئی نه هم محرومه پاتې شوی وو او بیا دا نن چې کومه د بدامنئ خبره کیږی نو ریاست په خصوصی توګه باندې او ریاستی ادارو دغه قبائلی اضلاع، دغه Ex-FATA belt د Buffer zone په طور استعمال کړې وه، د جنګ پټئ ترې جوړه کړې وه، نو هسې هم زمونږ د هغه وطن اقتصاد تباه دے، بدامنی هم ده خو زه یو اهمه مسئله په دې وخت کښې تاسو ته وړاندې کوم۔ جناب سپیکر صاحب، خبره کیږی چې د پاکستان د هندوستان سره دشمنی ده او دشمن نمبر ایک دے خو د تجارت په حوالې سره واهګه بارډر کهلاؤ دے، کرتارپور کهلاؤ دے، د دې سائډ نه خلق ځی او راځی او د هغه سائډ نه هم خلق ځی او راځی، روزګار کیږی د ایران سره د تفتان لاره کهلاؤ ده، تجارت کیږی او دا هم په ریکارډ راولمه چې څو میاشتې وړاندې کله ایران Attack اوکړو او بیا په جواب کښې پاکستان هم Attack اوکړو نو تاسو د هغې ورځې اخبارونه په سبا له چې کوم راغلی وو، هغه راواخلئی اوئې ګورئ، په هغې کښې چې کوم دے په سرخئی دا لیکلی دی چې حالات کشیده دی خو تجارت لاره پرانستلې شوې ده او تجارت کیږی۔ بل اړخ ته چین دے، د چین سره د خنجراب لاره ده، په هغه باندې تجارت کیږی، هغه کهلاؤ ده، په هغې باندې تجارت کیږی، ممکن دے، خو په دې ځائې کښې زمونږه دوست هیواد لوئے کور

افغانستان دے، د هغې سره زمونږ تجارتی لارې د تیرو شلو کالونه تړلې شوې دی چې د ټولونه پکښې یو اهمه لاره زما په حلقه کښې راځی، PK-22 کښې "ناوا پاس" لاره، هسې خو په ټول باجوړ کښې درې اهمې لارې د افغانستان سره د تجارت دی، "ګاخئ پاس" دے، "لیټیے پاس" دے، "ناوا پاس" دے، دا د تیرو شلو کالونه تړلې شوې دی. بیا جناب سپیکر صاحب، د ډیورنډ د کرښی نه اخوا هم چې کوم دے پښتانه دی او د ډیورنډ د کرښی نه دیخوا هم پښتانه دی، که د ډیورنډ کرښی نه هغه غاړې ته سلارزئی قام پروت دے نو د ډیورنډ د کرښی دیخوا هم سلارزئی قام پروت دے، په باجوړ کښې اخوا ماموند پروت دے نو دیخوا هم ماموند پروت دے او دا یو قبیله او یو قام دے، د دوئ د یو بل سره په خپل مینځ کښې رشتې دی، ډیرې زیاتې رشتې شوې دی، کله چې د غم ښادئ څه واقعات داسې اوشی نو لارې تړلې شوې دی، بیا هغه خواران هغه خلق چې کله غم ښادئ له راځی یا په تورخم راتاویږی او یا په چمن راتاویږی، نو لوئے عذاب او د لوئے مصیبت نه تیریږی. زه د افغانستان د دغه تجارتی لارې چې کومې تړلې شوې دی، چې کله دا کهلاؤ وو او روزګار او تجارت به کیدو نو پنځه بلین ډالرو نه هغه د تجارت حجم پنځوس ملین ډالرو ته رااورسیدو. چې څنګه ما ذکر اوکړو چې د هندوستان سره تجارت روان دے کیږی، د چین سره کیږی، د ایران سره کیږی او د افغانستان لارې په دې خاطر تړلې شوې دی چې بدامنی ده، اته کاله یا لس کاله وړاندې په کانټه تار راښکولو شپږویشت سوه چوکئی پرې د بره جوړې کړلې، په زرګونو په لکهاؤ فوج ئې پرې Deploy کړے دے، نو خو دغه لاره دې پرانځی چې خلق د تجارت دپاره صرف تجارت پرې کوی، دوئ دې باقاعده دا ټول Process چې کوم دے Monitor کوی، ګوری دی، خو په یو عذاب کښې ګهیر یو، د تجارت ذرائع رانه اغستلې شوې دی، بدامنی ده، چې چا سره لږه ډیره پیسه ده، هغه ته Calls راځی، نو هغه علاقه پریږدی او سیف صوبې ته ځی پنجاب ته، په وطن کښې دغه صورتحال دے، نو دا ډیره زیاته اهمه مسئله ده، زما به د صوبائی حکومت نه هم دا خواست وی چې په دې باندې ډیر په سنجیدګئی سره غور اوکړی چې د دې لارو د پرانستلو دپاره ګامونه واخلی، دا لارې یواځې دا نه چې صرف کابل ته او یا کونړ تا اوړیدلې دی، دا لارې د ایکس فاټا د سنټرل ایشیاء Gate way دی، دا سنټرل ایشاء ته چې کوم دے رسیدلې دی، هلته ترقی یافته ملکونه دی، د هغوی سره تجارت کیدے شی زمونږ، که زه تاسو ته دا اووایم د باجوړ یو برخه چې کوم دے خلق دا د چین نه تجارت کوی، په پنډئ کښې میشته دی چې د چین سره تجارت کولے شی، په تجارت پوهیږی نو دا چې کوم دے دا د ماسکو سره هم کولے شی، اذربائیجان سره هم کولے شی، قازقستان سره هم کولے شی ځکه زمونږ خلق د روزګار د پاره اوولس سوه کلو میټره لرې کراچئی ته خو تللے شی،

اوه سوه کلو میټره لرې لاهور ته خو تللے شی خو شپږ سوه کلومیټره کښې چې کوم دے دغه ځائې کښې سنټرل ایشاء پرته ده، هغې ته نه شی تللے ځکه چې لارې ورته تړلې شوې دی د بدامنۍ په نامه باندې، نو په دې لږ غور کول پکار دی چې دا لارې پرانستلې شی۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: نثار باز صاحب، Windup ئې کړه۔

جناب محمد نثار: Windup کوم جی، بس میری بات تقریباً ختم ہو گئی۔ تھینک یو، شکریہ۔

جناب سپیکر: محبوب شیر صاحب۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ آخر میں بات کریں گے، یہ پھر مستی کرتے ہیں۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر، ایک بات جی۔

جناب سپیکر: نہیں، اب بات شروع ہو گئی۔

جناب محبوب شیر: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ یا اللّٰه ستا عبادت کوؤ او د ستا نه مدد غواړو۔ د پښتو په یو شعر سره جی:

هغه به نور وی چې په ژوند او زندګئ مئین دی
ما سر خوړلی ته دا مه وایه چې مړ به دې کړم
اوس به بلها باغیان پیدا شی خو لږ صبر اوکړه
د غلامئ زنځیر شلیدلے دے زه شور اوورم

جناب سپیکر، خبرې په مختلف موضوعاتو باندې اوشولې او زمونږه چې کومه موضوع ده، مونږ به هغې باندې لږې خبرې اوکړو۔ چې کله زمونږه په اسلام آباد کښې جلسه کیدله، د هغې نه مخکښې دوه جلسې ملتوی شولې او د شپې اچانک ملتوی شولې، اکثر به مونږ کتل چې ورکران به راوتلی وو او په لارو کښې په غصه به وو او سخته غصه به ئې کوله چې مونږه دومره تکلیفونه هم تیر کړل او د هغې باجود بیا جلسه منسوخ کیږی خو دریمه کله چې جلسه په سنګجانی کښې ځائې مقرر کړے شو، هغه ځائې هم ډیر سخت وو، لارې هم ډیرې تنګې وې خو زمونږ د پی ټی آئی د تحریک انصاف مشرانو هغه کوم این او سی چې ورته ملاؤ شوې وه، هغې ئې قبوله کړله، وائی چې په دې ځائې کښې مونږه جلسه کوؤ خو د بده مرغه په لاره کښې ډیر تکلیفونه وو، رکاوټونه وو، د دغه رکاوټونو او تکلیفونو نه باوجود خلق روان وو، سی ایم صاحب چې کوم دې هغه رکاوټونه سره د ورکرانو لرې کول، مونږ جلسې ته اورسیدو، تقریباً اووه بجې مونږه په جلسه ګاه کښې هلته موجود وو، ځنی خلق رارسیدلی هم نه وو، په

لارو باندې وو خو تقریرونه اوشول او دا زمونږه Fundamental right دے جی، په آرټیکل 19 کښې دا مونږ ته قانون حق راکړے دے چې ته به تقریر هم کوې، ته به جلسه هم کوې، ته به جلوس هم کوې، تاته به د زندګئی د غوښتلو حق هم وی، خو چې کله تقریرونه مشرانو اوکړل نو هغه تقریرونه هغوی ته دومره ناګواره شول چې د شپې تقریباً د آتهه، نو او لسوبجو نه پس د هغوی پښې ریپیدل شروع کړل او هغه کوم پارلیمنټ کښې چې زمونږه ایم این ګان وو، هغوی باندې د شپې نقاب پوشو حمله اوکړله او هغوی ئې د پارلیمنټ نه اغواء کړل او ګرفتار ئې کړل، مونږه ورته وایو، اکثر دوئ دا خبره کوی چې مونږ سیاست سره تعلق نه ساتو، نو چې بیاسیاست سره دوئ تعلق نه ساتی او د شپې نقاب پوش په پارلیمنټ باندې حمله کوی نو دا حمله د زمبابوے والا دلته کړې وه چې دغه زمونږه دا پارلیمنټیرین ئې ګرفتار کړل او هغوی ئې په مختلف جیلونو کښې واچول؟ جناب سپیکر، مونږه دا یوه مطالبه کوؤ، وخت هم شارټ دے، مونږه دا یو مطالبه کوؤ چې د قانون او د آئین بالادستی دې دلته قائمه شی او چې څوک د قانون او د آئین بالادستی نه غواړی، د هغه خلاف به مونږ د پاکستان تحریک انصاف څومره ورکران دی، د هغه مخې ته به مونږه هر وخت کښې ولاړ یو، که هغوی ګزار کوی، که وژنی مو، که هر یو کار کوی خو مونږ د پاکستان تحریک انصاف ورکران به د هغوی مخې ته ولاړ یو۔ جناب سپیکر، دوئ یو خبره اوکړله چې دا جلسه چې کومه وه، دا دوه ګهنټې لیټ شوه نو دا غیر آئینی وه، نو مونږه ورته دا وایو چې کله صوبائی اسمبلی تحلیل شی نو په 90 دن کښې اندر اندر الیکشن کول وی، دوئ چې سپاړس اولس میاشتې هلته د خپل حکومت مزې اغستلې او الیکشن ئې اونه کړو نو دغه ورته غیر قانونی نه ښکاره کیدل خو زمونږه دوه ګهنټې ورته غیر قانونی ښکاره کیدلې؟ زمونږه اکثر تاسو کتلی دی زمونږه حکمرانان وائی، وائی مونږه کشمیر او فلسطین آزادؤ، جناب سپیکر، مونږ د آزادئ خبره کوؤ او چې مونږه د آزادئ خبره اوکړو نو سحر مونږه ګرفتار یو، نو مونږ به کشمیر او فلسطین څنګه آزاد کړو؟ جناب سپیکر، یو خبره کومه، هغه بله ورځ یو اخبار کښې مې یو آرټیکل کتلو، د جرمن یو سیاح سیلګرے وو، هغه راغلے وو دلته په خیبر پختونخوا کښې ګرځیدو، اووه ورځې دلته په مختلفو علاقو کښې اوګرځیدو خو چې په اوومه ورځ هغه پنجاب ته لاړو، چې کله پنجاب ته انټر کیدو نو هلته ډاکوانوهغه لوټ کړو خو جناب سپیکر، چې آپریشن وی نو دا به په خیبر پختونخوا کښې وی۔ هغه بله ورځ په ګجرات کښې یو دهشتګرد هغوی ګرفتارکړو، وئیل ئې چې د ده تانې بانې فاټاسره، ایکس فاټا سره لګی نو دلته ځکه دوئ فوج Deployed کوی چې دلته منرلز دی، دلته د دوئ مفادات دی، دلته چې کوم دې Nephrite دی، دلته Chromites دی، دلته ماربل دی، په هغې قبضه کول غواړی جی،

نو د دغه مونږه سخت خلاف یو او ان شا ءالله مونږه به چې دا کومه جلسه راروانه ده په 22 تاریخ باندې، نو ان شا ءالله د دغې جلسې د پاره به زمونږ پاکستان تحریک انصاف بهرپور تیار وی او مونږه به په ګڼړ تعداد کښې د خیبرپختونخوا نه ځو او ان شا ءالله بیا به ګورو چې څوک مونږله په لار کښې راځی؟ او چې څه مونږ له په لاره کښې راغلل نو ان شاء الله دغه رکاوټونه به ختموؤ او یو ورته دا خبره هم کوؤ چې عمران خان نن په کوم جیل کښې دے ،دغه تورو تمبو شاته دے ، دغه د اقوام متحده لیډر، دغه اسلامی لیډر چې په اقوام متحده کښې اودریدو او د ایاک نعبدوایاک نستعین نه ئې شروع واچوله او اووئیل چې څوک دا اووائی چې لا اله الاالله محمد الرسول الله، وئیل ئې چې د هغه سر غورزیږی، د هغه سر کټ کیږی خو هغه نه ښکته کیږی، نو مونږ هم دا وایو چې دغه لیډرسره مونږ ولاړ یو او دغه لیډر د پاره به ان شا ءالله مونږه قربانیانې هم ورکوؤ او یو، یو شعر هم ورته Dedicate کوم، وائی:

د چا د بغاوت سر تر پامیره رسیدلے
د چا ټیټ شوے سر د ملا تر تیره رسیدلے
سره د بغاوت جانانه ارتې تنړئ ګرځی
تعجب نه دے په دومره رقیبانو کښې ژوندون

ډیره مهربانی جی۔

جناب جلال خان: سپیکر صاحب، مجھے بھی ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: کیا ہے،اس موضوع پہ بات کرتے ہیں،اس موضوع پہ ہے؟

جناب جلال خان: جناب،آپ کے ممبران کافی دنوں سے تقریریں کررہے ہیں جبکہ اپوزیشن والوں کوابھی تک موقع نہیں دیا۔

جناب سپیکر: حمیدالرحمان صاحب،آپ کریں اور پھر جلال خان کریں گے، ٹھیک ہے ناں جی،بس پھر اس کے بعد، نہیں یہ اپنی بات کریں گے،ریاض کریں گے۔

جناب محمد سہیل آفریدی(معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات): مجھے ٹائم دے دیں، میں بھی کھل کر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ Thursday والے دن کریں،آپ ہی کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ تنگ آ گئے ہیں، دیکھیں میں کوئی چیز حذف بھی نہیں کروں گا، کبھی بھی، یہاں جو بات بھی ہو گی، من وعن ویسے ہی ریکارڈ بھی ہو گی اور وہ ویسے ہی Writing میں جائے گی،بولیں سرآپ، ریاض کا مائیک On کریں جی، یہ مائیک On کرو بھائی ادھر۔

جناب حمیدالرحمان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاكَ نَعبُدُ وَ اِیَّاكَ نَستَعِینُ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں مختصر بات کرنا چاہوں گا اپنے ضلع باجوڑ کے Security Concern کے

حوالے سے، چونکہ میرے Colleague نے بھی بات کی کہ دو دن پہلے میرے ضلع باجوڑ میں پولیو کی ٹیم پر ایک حملہ ہوا جس میں ایک پولیس اہلکار لقمان اور ایک پچیس سالہ نوجوان ابوہریرہ کو بڑی بیدردی سے شہید کیا گیا، اسی طرح دوسرا واقعہ میرے حلقے ماموند میں ہوا جس میں ایک سیکیورٹی اہلکار شہید اور چار زخمی ہوئے اور یہ سلسلہ پہلے بھی اسی طرح تھا اور اس مہینے میں ہمارے تقریباً باجوڑ میں دس یا آٹھ بندے شہید ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے۔ چونکہ میرے ساتھیوں نے اس صوبے میں امن وامان کے حوالے سے اپنے Concerns ظاہر کئے، اس وقت صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ ہمارے امن وامان کا ہے، یہ پولیو کمپین جو ہو رہا تھا تو اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے بھی کوئی Concern تھا کہ یہ یہ ٹائم ٹھیک نہیں ہے، اس میں خطرات لاحق ہو سکتے ہیں لیکن پھر بھی وہاں پہ پولیو کمپین شروع کیا گیا، اس بارے میں بھی انکوائری ہونی چاہیئے کہ جب ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اس بات کو اوپر لیول تک پہنچا دیتی ہے کہ یہ اس Security situation میں پولیو کمپین ٹھیک نہیں ہے تو پھر کس کے آرڈر سے یہ شروع ہوا؟ جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت پورے خیبر پختونخوا اور قبائلی اضلاع میں سیکیورٹی کے حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ کوئی اپنے گھر سے نہیں نکل سکتا، کوئی نہیں چاہتا کہ اپنے گھر سے نکل جائے، ہر جگہ پہ، ہر جگہ پہ خوف اور موت کے بادل منڈلا رہے ہیں، تو ہمارے جو سیکیورٹی ادارے ہیں، جو ریاست ہے، جو وہاں پہ مختلف ایجنسیوں کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو یہ فرصت ہی نہیں ملتی کہ وہ ان لوگوں کیلئے کوئی پلاننگ کریں، سیکیورٹی کے حوالے سے کوئی پالیسی بنائیں، وہ صرف اس چیز میں لگے ہوئے ہیں کہ کس طرح عمران خان اور اس کی پارٹی کو ٹارگٹ کیا جائے، وہ صرف Political engineering میں، Political victimization میں اور ان چیزوں میں لگے ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جو دس تاریخ کو ہماری پارلیمنٹ پر حملہ ہوا اور پارلیمنٹ کے حملے کے نتیجے میں ہمارے ایم این ایز کو اٹھایا گیا، یہ ان چیزوں کیلئے ابھی رہ گئے ہیں، ان کے ساتھ اس قوم کی Protection کے لئے کوئی پالیسی نہیں ہے۔ سر، آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت پورے صوبے میں پولیس احتجاج پہ ہے، لکی مروت میں احتجاج پہ ہے، بنوں میں احتجاج پہ ہے، باجوڑ میں جو واقعہ ہوا اس میں ہمارے پولیس بھائیوں نے Deadline دی ہوئی ہے کہ ہم نے احتجاج کرنا ہے، تو جب یہ سارے پولیس والے احتجاج پہ ہوں تو عوام کی کیا پوزیشن ہوگی؟ وہاں پہ باجوڑ میں ہمارا ایک دھرنا بیٹھا ہوا ہے، وہ ریاست سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے لئے کوئی Protection بنائے، ہمیں جینے کا حق دیا جائے۔ تو سر، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں، جس طرح آپ نے پہلے کہا تھا کہ اس مسئلے پر امن وامان کے حوالے سے ہم ایک میٹنگ بلائیں گے، اے پی سی بلائیں گے، آئی جی کو بلائیں گے اور جو Security concerned اداروں کے سربراہان ہیں، ان کو بلائیں گے لیکن ابھی تک وہ نہیں ہوا، میں ریکویسٹ کرتا ہوں اور ایک دفعہ پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس وقت سب سے بنیادی مسئلہ ہمارے لئے امن وامان کا ہے، تو اس پہ Kindly کوئی کمیٹی بنائیں، کوئی فورم کو یہاں پہ بلائیں کہ وہ ہمیں جینے کا حق دے کیونکہ ہم مزید ایسے حالات میں زندگی نہیں گزارنا چاہتے، اگر ریاست اور ریاستی ادارے اس چیز میں ناکام ہیں تو پھر پختونوں کا جو جرگہ ہو رہا ہے تو ان شاء اللہ پختون اس جرگے میں جو گیارہ اکتوبر کو جو جلسہ ہو رہا ہے، اس میں اپنا آئندہ کیلئے لائحہ

عمل بنائے گا اور فیصلہ کرے گا کہ ہم نے کہاں جانا ہے؟ اس لئے میں ایک دفعہ پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو Serious لیں کیونکہ ہمارے مستقبل کا مسئلہ ہے، ہمارے بچوں کا مسئلہ ہے، اس ملک میں، اس علاقے میں جب امن وامان ہو گا تو پھر ہم آگے چلیں گے، جب امن وامان نہیں ہو گا تو پھر ہمارے ترقی کے جو ہم دعوے کرتے ہیں یہ ادھورے رہ جائیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ اچھا، آپ سہیل آفریدی صاحب، کیا کہنا چاہتے ہیں؟ مختصر بات ہے؟ دیکھیں جلال خان کو میں نے روکا ہوا ہے، جلال خان نے بڑی زبردست تقریر کرنی ہے۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جناب سپیکر، ہمایون دلاور جو سنٹرل سپیشل جج ہیں، ان پر کے پی کی طرف سے نہیں بلکہ جوڈیشل مجسٹریٹ کی طرف سے اس کے Arrest warrant نکلے تھے کیونکہ وہ جب چیف ایگزیکٹیو تھے ایک ہاؤسنگ سوسائٹی کے، تو انہوں نے Illegally ایک لینڈ کو Occupied کیا تھا، تو جیسے ہی وہ Arrest warrant نکلتے ہیں تو FIA کی طرف سے ہمارے جو معاون خصوصی ہیں وزیر اعلیٰ کے، Anti Corruption Establishment department کے مصدق عباسی صاحب، اس پر اور اس کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں پر اور عمران ریاض خان پر FIA کی طرف سے ایک FIR ہوتی ہے، ہم بتانا چاہتے ہیں، جتنے بھی فیڈرل ڈیپارٹمنٹس ہیں، جتنے بھی ادارے ہیں، آپ مہربانی کریں Political victimization نہ کریں، بغض، انا اور ایک خاص مقصد کیلئے پاکستانیوں کو Victimize نہ کریں، Political discrimination نہ کریں، اگر آپ لوگ اداروں کو تباہ کرنے پہ تلے ہوئے ہیں یا اپنے Touts کو ان ڈیپارٹمنٹس پر بٹھا رہے ہیں اور وہ ہمیں Political victimize کر رہے ہیں، آپ چاہ رہے ہیں کہ ہم انصاف کا ساتھ نہ دیں، آپ چاہ رہے ہیں کہ ہم کرپٹ لوگوں کو ایسا ہی چھوڑ دیں تو یہ آپ لوگوں کی بھول ہے، خیبر پختونخوا کے عوام، حکومت خیبر پختونخوا اور یہ اسمبلی مصدق عباسی صاحب کے ساتھ اور اس کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ چٹان کی طرح کھڑے ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ اس کیس میں جتنے بھی Culprits ہیں جنہوں نے غلطی کی ہے، جنہوں نے کرپشن کی ہے اور جنہوں نے دو نمبری کی ہے، ان سب کے خلاف ان شاء اللہ و تعالیٰ قانونی کارروائی ہو گی، یہ جتنی بھی ڈرامے بازیاں کرتے ہیں کریں، ہم ان شاء اللہ ان کا مقابلہ کریں گے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: قادری صاحب، آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ میرا خیال ہے آج قادری صاحب بات کرتے ہیں، اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو۔

جناب محمد عدنان قادری (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): چلیں کر دیتے ہیں سر۔

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب، مجھے بھی بات کرنی ہے۔

اراکین: جناب سپیکر، نماز کا ٹائم ہے، وہ لیٹ ہو جائے گی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>:اس طرح کرتے ہیں کہ پندرہ منٹ کا وقفہ کرتے ہیں، یہ بھاگ جائے گا، نہیں Monday کو تو پھر وہ ہے ناں، Thursday کو پھر ہوگا، یہ جلال پہلے کرلیں قادری صاحب، تو پھر آپ اور عبدالسلام صاحب کرلیں، ہاں یہ تو ہے۔

<u>وزیر برائے اوقاف، حج و مذہبی امور</u>: نہیں، تو کیا کریں؟ سر، آپ بتادیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: پہلے قادری صاحب کرلیں پھر عبدالسلام صاحب کرلیں اور جلال خان، آپ آخر میں کریں گے۔

<u>جناب جلال خان</u>: سر جی، میں نے اسلام آباد کے لئے نکلنا تھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: خیر ہے ناں، ہم آپ کو Accompany کرلیں گے۔ جی قادری صاحب۔

<u>وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور</u>: **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْدْ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔** جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ اس موضوع پر اظہار خیال کا موقع عنایت فرمایا۔ اپوزیشن کے عدنان خان میرے ہمنام ہیں، وہ موجود نہیں ہیں، وہ بار بار مطالبہ کر رہے تھے کہ آپ نام لے لیں، میرے خیال میں اتنے سارے نام لینے کے بعد بھی ان کو ٹھنڈ نہیں پڑی، وہ کوئی مزید نام کہلوانا چاہ رہے ہیں تاکہ ان کو ٹھنڈ پڑ جائے لیکن ہر کوئی اپنے طریقے اور اصول کے مطابق ہی الحمدللہ گفتگو کر رہے ہیں اور اتنی دلیرانہ اور جراءت کا انداز شاید ہی کسی History میں کسی اسمبلی نے اپنایا ہو اور 9 مئی کے مقدمات کا اپوزیشن سے ممبر رشاد خان صاحب نے کہا کہ 9 مئی کا جو واقعہ ہوا، وہ آپ کی وجہ سے ہوا یا آپ کی تربیت تھی، تو نہ عمران خان صاحب کی یہ تعلیمات ہیں اور نہ ان کے یہ اصول ہیں اور 9 مئی کے District wise records نکالے جائیں، میں خیبر سے ہوں، لنڈی کوتل میں ایک مقدمہ ہے 9 مئی کا، ANF کی گاڑی جلائی گئی اور جس وقت یہ گاڑی جلائی جا رہی تھی اس وقت دھرنے کے لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے تھے، جن لوگوں نے گاڑی جلائی ان کا ہمیں آج تک پتہ نہیں چلا کہ وہ کون لوگ تھے؟ آج نامعلوم ہیں، وہ نامعلوم آج تک ہمیں معلوم نہ ہو سکے بلکہ معلوم بھی ہیں اور نامعلوم بھی ہیں، (قہقہہ) تو اچھا مقدمہ 9 مئی کا کس پر لگایا گیا؟ جو لوگ جماعت پڑھ رہے تھے اور سب سے پہلے جماعت کی امامت کرنے والے امام صاحب پر مقدمہ لگایا گیا ہے کہ خطیب صاحب اور امام صاحب! آپ جماعت پڑھا رہے تھے، وہ حالانکہ اس ویڈیو میں اونچی آواز سے مغرب کے وقت جہری قراءت ہوتی ہے تو اس میں وہ جہراً قراءت بھی کر رہے اور اس طرف گاڑی جلائی جا رہی ہے اور جو باقی نمازی تھے، مقتدی تھے، وہ سارے 9 مئی کے مقدمے کی زد میں آئے اور کل پرسوں بھی ان بیچاروں کی پیشی تھی دہشتگردی کی عدالت میں۔ اسی طرح ہر گھر کی یہ کہانی ہے، ہم فوج کے خلاف نہیں، فوج کے شہیدوں کے خلاف نہیں، ہم فوج کے بطور ادارہ خلاف نہیں ہیں، یہ عمران خان کی تعلیمات نہیں ہیں، فوج کے شہیدوں کا ہم احترام کرتے ہیں، میں خود شہیدوں کے گھر سے ہوں، میرے بڑے بھائی کی شہادت ہوئی، اسی طالبانائزیشن میں میرے

چچا کی شہادت ہوئی، ہمارے دربار شریف پر میزائل حملہ کیا گیا، قبروں پر بم رکھ دیئے گئے، چوکیدار رکھ دیئے حفاظت کے لئے، ان کو ذبح کر دیا گیا، کے پی کے میں ہر گھر کی یہ کہانی ہے اور اس وقت ان حالات میں بھی نہ پاکستان کے خلاف نعرہ لگایا، نہ اب لگاتے ہیں، پاکستان ہماری اولادوں کی جائے پناہ ہے، ہماری امیدوں کا مرکز ہے لیکن اس کے بعد دہشت گردی کا مجھ پر بھی مقدمہ ہوا، جس جگہ پر مقدمے کا اندراج ہوا کہ کارخانوں چیک پوسٹ آپ نے جلائی ہے، وہاں ہمارا 1988 سے دینی ادارہ ہے اور آج 2024 ہے، 1988 سے 2024 تک کسی مدرسہ کو تو چھوڑیں، مہتمم کو تو چھوڑیں، کسی طالب علم پر بھی Single الزام تک نہیں ہے پولیس کی طرف سے، پرامن اتنے تھے لیکن اس کے باوجود 9 مئی آیا اور اس کا مقدمہ میرے اوپر، نور الحق قادری صاحب میرے چچا ان پر، ان کو حج سے روکا گیا، احرام باندھ کر جا رہے تھے، عدالت تشریف لے گئے، عدالت میں، عدالت میں مطالبہ یہ تھا، وہی مطالبہ عدالت میں کھڑے ہو کر بانگ دہل اعلان کر دیا کہ عمران خان کے ساتھ تھا، ہوں اور رہوں گا، اس کے بعد حج جانے نہیں دیا گیا۔ جناب سپیکر، میں بات کو مختصر کروں گا، الحمد للہ جو کل واقعہ ہوا ہے، پاکستان کی تاریخ میں پارلیمنٹ کا، 9 مئی کے بعد 9 ستمبر واقعے کے بعد کی Footages آپ نے دیکھی ہوں گی، کیا مجرم ایسے ہوتے ہیں؟ کیا مجرم اس طرح نکلتے ہیں؟ الحمد للہ سج دھج کے ہنستے ہوئے ہاتھ لہراتے ہوئے، عمران خان کا نظریہ زبان پر لاتے ہوئے ڈٹ کر کھڑے تھے، ہر ایک نکل رہا تھا اور وہ مولانا نسیم علی شاہ صاحب پگڑی اور داڑھی کے ساتھ عمران خان کے نظریے کے ساتھ کھڑے ہو کر اس Prison van سے باہر نکل رہے تھے، کیا مجرموں کا انداز یہ ہوتا ہے؟ نہیں، جب حق پر لوگ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کا انداز یہی ہوتا ہے۔ "جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے"، ان کی شان سلامت ہے، ہمارے ہاں ان کی شان ہمیشہ بلند ہے اور پھر بات کی جاتی ہے کہ سی ایم صاحب نے اس دن کوئی زبان سے بات کی اور اس کی معافی مانگی جائے، تو کس بات کی معافی مانگیں؟ وہ جو جس خاتون کی عزت اور ناموس کا بڑا دفاع کیا جا رہا ہے، اب ان کی ویڈیو مجھے اجازت نہیں ہوگی ورنہ Play کر دیتا کہ جناب وہ کس کس زبان سے اسی عمران خان صاحب کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی، کس نے معافی مانگی؟ آج تک اگر کسی نے معافی مانگی ہے تو سی ایم صاحب بھی مانگ لیں گے، وہ جو الزام تھا کہ نشئی ہے، دو دن نہیں گزار سکتا، چوبیس گھنٹے عمران خان صاحب آپ کی نگرانی میں ہوتا ہے چوبیس گھنٹے اس کمرے میں، جیل کے کمرے میں آپ کے کیمرے ان کی نگرانی کر رہے ہیں، ایک سال بہت ہوتا ہے کسی کی کردار کو جانچنے کے لئے، دس دن کافی ہوتے ہیں، اس آدمی کے کردار کی کوئی ایک خرابی اس قوم کے سامنے نکال دیں تو میں مان لوں گا، معافی بھی مانگ لیں گے اور انکار بھی کر دیں گے لیکن الحمد للہ وہ سارے الزامات جھوٹ کے پلندے ثابت ہوئے، پہلے اس پر معافی مانگو پھر ہم معافی مانگ لیں گے۔ اس کے بعد آپ کے پی کے میں امن و امان کی بات کر رہے ہیں، ہمیں آپریشن کا عندیہ دیا جا رہا ہے، تو آپریشن کا آغاز کچے کے ڈاکوؤں سے کر دیں، ہمارا مطالبہ ہے، آپریشن کا آغاز اور وجہ کیا ہے، میرے حلقے میں ایک نوجوان اغواء ہوا، ارشد خان، اس کے لوگ لواحقین کیمپ لگا کر بیٹھے ہیں، میں نے سندھ کے وزیروں سے کئی دفعہ رابطہ کیا کہ حضرت! یہ ہمارا آدمی ہے، بیچارہ غریب ڈرائیور ہے، ان کو رہا کر دیں، تیس لاکھ کا بھتہ مانگا جا رہا ہے،

ہمارے حلقے کے لوگ بیٹھے ہیں اس بیچارے کے لئے کہ آپ ہمیں چندہ دیں، چندہ اکٹھا کر رہے ہیں اور اس کے لئے لوگ چندہ مانگ رہے ہیں، ایک تو ہمارے کے پی کے میں تو ہے بدامنی لیکن کچے کے ڈاکوں کے پاس ہمارے ایک معنوی کو برآمد کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہو رہا اور آپریشن کا اعلان کے پی کے میں کرے، کے پی کے کے لوگ تو کچے کے ڈاکو اغواء کر رہے ہیں، سب سے پہلے اگر آپریشن کا آغاز کرنا ہے تو کچے کے ڈاکوؤں سے کیا جائے اور پھر جناب ڈی جی (آئی ایس پی آر) صاحب سے نہایت ادب سے ایک التماس کرتا ہوں کہ خدارا یہ ایک جملہ آپ پریس کانفرنس سے خذف کر دیں کہ ہم نے سیاست چھوڑ دی اور سیاست سے ہمارا کوئی کام نہیں، ایک سال پہلے ڈی جی (آئی ایس آئی) صاحب نے پوری قوم کے سامنے، میں کوئی خفیہ بات نہیں کر رہا، اعلان کیا تھا کہ ہم نے سیاست چھوڑ دی، اس کے بعد اس ہاؤس کے ایک ایک رکن کو مجھ سمیت باری باری اٹھایا اور ہر کسی کو پرویز خٹک صاحب کی پارٹی کی آفر کی گئی یا نہیں کی گئی؟ کیا پرویز خٹک نے آفر کی تھی؟ نہیں، پرویز خٹک سیاسی آدمی تھا، وہ رابطہ کر لیتا، ہمارا ان کو پتہ تھا کہ یہ لوگ نہ بکنے والے نہ جھکنے والے ہیں، اس کا مطالبہ کر رہے تھے یہی لوگ، تو خدارا یہ جملے اپنی پریس کانفرنس سے خذف کر لیں تاکہ نہ آپ کی جگ ہنسائی ہو اور نہ ادارے کی جگ ہنسائی ہو۔ میں بار بار دیگر تمام ممبران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے نہایت جراءت اور نہایت ہمت کے ساتھ اس تمام واقعہ کا، اور ایک بات میں ایک اضافی کروں گا کہ الحمد للہ عمران خان صاحب پر اس سے پہلے کبھی ناموس رسالت کے غدار، کبھی ختم نبوت کے غدار کے الزامات لگتے رہے، الحمد للہ اللہ کے محبوب کی سرزمین مدینہ منورہ میں ننگے پاؤں چلنے والا وہ درویش ہمیشہ عاشق رسول کے طور پر سامنے آیا اور یہ ربیع الاول کا مہینہ جس میں ہمارے آقا و مولا تشریف لائے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس میں سی ایم صاحب نے عمران خان صاحب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اور ان کی تربیت کا عنصر الحمد للہ دکھایا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں رحمت اللعالمین سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے پروگرامات کا اہتمام کیا، اس کے علاوہ صوبائی دارالحکومت میں بھی اس کا انعقاد کیا جائے گا، یہ ہمارا نظریہ ہے، یہی ہمارا ایمان ہے اور اس پر قائم رہیں گے۔ پاکستان زندہ باد، صدا سلامت پاکستان، تا قیامت پاکستان۔ عمران خان زندہ باد، پائندہ باد۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالسلام آفریدی صاحب۔

<u>جناب محمد عبدالسلام:</u> **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ صدق الله العظيم۔**

کسی فرعون کو مشکل کشا کہہ دوں یہ مشکل ہے
کسی فرعون کو مشکل کشا کہہ دوں یہ مشکل ہے

کسی دجال کو انبیاء کہہ دوں یہ مشکل ہے
مجھے زنجیر پہنا دو مجھے سولی پہ لٹکا دو
مگر میں رہزنوں کو رہنما کہہ دوں یہ مشکل ہے

شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری مادری زبان تو پشتو ہے اور جس علاقے سے بھی میرا تعلق ہے وہاں بھی پشتو بولی جاتی ہے، میں کوشش کروں گا کہ اپنی بات اردو میں بولوں تاکہ کے پی سے باہر بھی ہمارے جو پاکستانی شہری ہیں، وہ سن سکیں اور ان کو تھوڑا ہمارے ماحول کا جو کچھ ہوا، پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی سمجھ آ سکے، تو اس لئے اگر میرے تلفظ میں کوئی ہیرا پھیری یا کوئی گرائمر میں کوئی غلطی ہو تو اس کی میں معذرت کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے ملک پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ جو لوگ پاکستان کی خیر خواہی چاہتے ہیں، جو اس ملک کی بہتری کا سوچتے ہیں، ملکی مفادات کا تحفظ کرتے ہیں، پاکستان کا نام روشن کرتے ہیں تو ان کو یہاں سزا ملتی ہے، اس کو یہاں انعام نہیں ملتا، یہ ہمارے ملک کی بہت بڑی بدقسمتی ہے اور یہ 1947 سے جب سے پاکستان بنا ہے، اسی وقت سے اور آج تک یہ چلا آ رہا ہے۔ یہاں پر جتنا بڑا ڈاکو ہو گا، جس نے اس قوم کو جتنا لوٹا ہے، جس نے اس ملک کو جتنا نقصان دیا ہے، جس نے جتنا اس ملک کو بدنام کیا ہے، اس کو اتنا اعزاز ملتا ہے، اس کو اتنا بڑا مرتبہ رتبہ ادھر ملتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، قائد اعظم محمد علی جناح رحمت اللہ علیہ نے ہمیں یہ آزاد پاکستان دیا مگر کیا وہ اپنی موت مرا؟ جناب سپیکر صاحب، ہمارے پہلے وزیر اعظم پاکستان لیاقت علی خان اس ملک و قوم کے خیر خواہ تھے، ملکی مفادات کا تحفظ کر رہے تھے، اس کو قتل کر دیا گیا، اس کو شہید کر دیا گیا اور اس کے قاتلوں کو کس نے Facilitate کیا؟ ابھی تک وہ Facilitate ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری مادر ملت فاطمہ جناح، کیا وہ اپنی طبعی موت مری؟ اس کو ذلیل کیا گیا، اس پہ غداری کے الزامات لگے ہیں، پاکستان میں ایک مولوی ہے، وہ فوراً فتویٰ جاری کرتا ہے کہ یہودی ایجنٹ ہے، یہ کافر ہے اور ایک ہمارے دوسرے اسٹیبلشمنٹ والے ہیں، وہ فوراً غداری کا الزام لگا دیتے ہیں، اس کے پاس غداری کے فتوے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، مادر ملت فاطمہ جناح کی قربانیاں پاکستان کے حصول کے لئے، پاکستان کی آزادی کے لئے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، اس پہ غداری کے فتوے لگے اور اس کو شہید کیا گیا، اس کی تشدد زدہ لاش تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ڈاکٹر عبدالقدیر خان پاکستان کے ہیرو، ہمارے محسن پاکستان جنہوں نے پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا، پاکستان کو مسلم امہ کا پہلا ایٹمی طاقت بنایا، پاکستان کو ایک ایٹمی قوت بنایا، دشمن اس پاکستان کی طرف اگر آج میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا تو وہ کارنامہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا تھا، کیا ہم نے ڈاکٹر قدیر کو عزت دی؟ کوئی انعام دیا؟ کوئی رتبہ دیا اس کو؟ اس کے سر پر بھی بندوق رکھ کر اس سے پریس کانفرنس کرائی گئی حالانکہ Atomic smuggling میں ہمارے جنرل ملوث تھے، انہوں نے ڈالر کمائے تھے اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے ڈاکٹر قدیر خان کے کنپٹی پہ بندوق رکھ کر اس سے پریس کانفرنس کرائی گئی اور اس پر ذمہ داری اٹھائی گئی اور وہ محسن پاکستان نظر بندی کی حالت میں فوت ہو گیا، آج ڈاکٹر قدیر خان ہم سب کے دلوں میں بستے ہیں، ہمارے لئے کافی قابل احترام ہیں مگر پاکستان نے اس کو وہ مرتبہ وہ رتبہ نہیں دیا جو جس کا وہ لائق تھا۔ جناب

سپیکر صاحب، آج عمران خان ناحق جیل میں پڑا ہوا ہے، اس کا جرم کیا ہے، اس نے کیا جرم کیا؟ کوئی بھی جرم اس پہ ثابت کر سکے ابھی تک؟ اس کا جرم صرف یہ ہے کہ اس نے پاکستان کا سوچا، پاکستان کا علم اس نے ہمیشہ بلند رکھا، پاکستان کے مفادات کا تحفظ کیا، پاکستانی قوم کو تحفظ دیا، اس سے جب Drone attacks کے لئے اڈے مانگے گئے تو اس نے Absolutely not کا جواب سختی سے دیا، اس سے پہلے چار سو Drone attacks ہوئے تھے، چار سو Drone attacks، یہاں ہمارے اپوزیشن کے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے بھی پختون کے سر کا سودا کیا تھا 35 ملین ڈالر میں پختونوں کے ٹھیکیداروں نے اور دوسرے اسٹیبلشمنٹ والوں نے بھی پختونوں کے سر کا سودا کیا تھا، ڈرون آتا تھا ہمارے یہ جو قبائلی لوگ ہیں، غیرت مند پختون، صحیح پکے مسلمان، ان کے گھروں پہ میزائل آ کر مار دیتا، وہاں بچے، بوڑھے، جوان سب شہید ہوتے تھے، اس گھر میں وہ عورتیں، سب شہید ہو جاتے تھے، مدرسے کے اوپر میزائل وہ Hit کرتے تھے اور مدرسے میں حفظ کرنے والے، دینی تعلیم حاصل کرنے والے بچے بچیاں شہید ہو جاتے تھے، ان کا سودا کس نے کیا تھا؟ یہ لوگ ڈالر کما رہے تھے ہمارے پختونوں کے سروں پہ۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت پاکستان تحریک انصاف حکومت میں نہیں تھی، ہم نے اس وقت بھی خان صاحب کے کہنے پہ NATO supply بند کی تھی، Drone attacks بند کئے تھے، وزیرستان مارچ بھی کیا تھا کہ Drone attacks بند کر دو اور جب گورنمنٹ میں آئے تو کوئی Drone attack نہیں ہوا اس کے بعد کیونکہ خان صاحب نے قوم کے سر کا سودا نہیں کیا، قومی مفادات کا تحفظ کیا۔ جب روس گیا اس غریب ملک کے لئے سستا گندم لینے اور سستا تیل لینے کے لئے تو یہ اس کا جرم تھا، ایک دو مہینے کے اندر دو دفعہ اسلامی کانفرنس بلائی، مسلمانوں کو اکٹھا کرنا چاہا، یہ اس کا جرم تھا۔ جناب سپیکر صاحب، یو این میں یہود و نصاریٰ کی زمین پر کھڑے ہو کر حرمت رسول ﷺ پر اس طریقے سے بات کی کہ پاکستان کی تاریخ میں کسی مسلمان حکمران نے اس طرح بات نہیں کی، یہ اس کا جرم تھا۔ جناب سپیکر صاحب، پاکستان میں سیرت النبی پر ریسرچ اور پی ایچ ڈی کے لئے انہوں نے القادر یونیورسٹی بنائی تاکہ نوجوان نسل کے اخلاقی اقدار ٹھیک ہوں اور وہ سیرت النبی پڑھ سکیں، سیرت النبی سے واقف ہوں، یہ اس کا بڑا جرم ہے، ہم بہت بد قسمت لوگ ہیں کہ ہمارے سپہ سالار بزدل نکلتے ہیں، سپہ سالار بہادر ہوا کرتے ہیں کسی بھی قوموں کے، ہمارے سپہ سالار بزدل ہوتے ہیں، امریکہ کے تھرڈ کلاس ڈپٹی سیکرٹری ڈونلڈ لو، ڈپٹی سیکرٹری یہاں ڈپٹی کمشنر کے لیول کا برابر بندہ ہوتا ہے، وہ ایک معمولی دھمکی دیتا ہے تو رات کے بارہ بجے عدالتیں بھی لگتی ہیں، ہمارے جنرلز بھی بھاگتے دوڑتے ہیں اور پچیس کروڑ عوام کا ایک منتخب وزیر اعظم ایک تھرڈ کلاس بیوروکریٹ کی معمولی سی دھمکی پہ اس کو ہٹایا جاتا ہے، ہماری پندرہ سولہ سیاسی پارٹیاں، وہ بھی اکٹھی ہو جاتی ہیں جو جمہوریت کے دعوے کرتی ہیں اور آج بھی باتیں کرتی ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور جو کچھ ہو رہا ہے یہ ٹھیک نہیں مگر اس وقت یہ لوگ بھی اکٹھے ہو گئے اور امریکی ڈالرز، چند ٹکوں پر بک کر پچیس کروڑ کے منتخب وزیر اعظم کو ہٹایا اور بدلے میں سولہ مہینے ان پندرہ سیاسی پارٹیوں نے حکومت کی، کیا ملک کو ترقی کی طرف لے گئے؟ پاکستان کی بڑھتی ہوئی معیشت جو Six plus پر Growth جا رہی تھی، پر اس کو Minus کی طرف لے آئے ہیں، ہر طرف مہنگائی کا دور جو Bank reserves

تھے وہ Minus کی طرف آ گئے، غریب کا جینا محال کر دیا، اتنی مہنگائی لائی کہ حد سے زیادہ مہنگائی، غریب دو وقت کی روٹی کھانے کے لئے ڈھونڈتا پھر رہا ہے، اس کو دو وقت کی روٹی نہیں مل رہی۔ جناب سپیکر صاحب، عمران خان نے غریب کے لئے جو سہولتیں دی تھیں، احساس پروگرام، انصاف صحت کارڈ، لنگر خانے، مسافر خانے، وہ انہوں نے غریبوں سے چھین لیے اور ملک کو تباہی کی طرف لے گئے۔ جناب سپیکر صاحب، 9 مئی کے بعد جو کچھ ہوا اس ملک میں، وہ الگ داستان ہے، یہ ہمیں جناح ہاؤس کا تو ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں مگر جناح ہاؤس پر تو ہم کہتے ہیں کہ اس پر جوڈیشل کمیشن بنایا جائے 9 مئی پر اور حقائق عوام کے سامنے لائیں کہ کون اس کے مجرم ہیں، کون اس کے ذمہ دار ہیں؟ اس کی طرف یہ جاتے نہیں، بار بار ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں کہ 9 مئی، جناح ہاؤس پر تو پہلے آپ لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، جناح کے ورثاء ہیں، ان کو تو پہلے حوالے کر دو، آپ تو خود جناح ہاؤس کے بھی قابضین ہیں، جلایا بھی آپ لوگوں نے اور الزام پاکستان تحریک انصاف پر لگایا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، مردان میں ادھر انہوں نے کچھ Statues کچھ بت بنائے ہوئے تھے فوجیوں کے، کہتے ہیں کہ ادھر کرنل شیر خان شہید کا مجسمہ تھا اس کی بے حرمتی کی گئی۔ جناب سپیکر صاحب، کرنل شیر خان شہید ہمارے پختونوں کا فخر ہے، وہاں پر میں آج بھی چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی آ کر ادھر ہمیں بتادیں کہ کدھر تھا کرنل شیر خان کا مجسمہ؟ وہ جو پختونوں نے ادھر کھڑا کیا ہے، اب بھی ادھر ہے، خود انہوں نے توڑے ہیں، کوئی ادھر کسی شہید کا مجسمہ نہیں تھا اور جھوٹ بولتے ہیں، پریس کانفرس میں آ کر ڈی جی (آئی ایس پی آر) صاحب جھوٹ پہ جھوٹ بولتے رہتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم سیاست میں حصہ نہیں لیتے، جناب سپیکر صاحب، پاکستان کا کباڑہ انہوں نے کر دیا۔ جناب سپیکر صاحب، 9 ستمبر کو جب پارلیمنٹ ہاؤس میں رات کی تاریکی میں ادھر جو انہوں نے جو کارروائی کی ہے، پچیس کروڑ عوام کے منتخب نمائندوں کو وہاں سے رات کی تاریکی میں جس بے عزتی کے ساتھ وہاں سے اٹھایا، یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ ترین دن لکھا جائے گا کیونکہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ پاکستانی پارلیمنٹ پر پاکستانی ادارے Attack کریں، یہ تو پاکستان کی پارلیمنٹ تھی، پاکستان کا سپریم ادارہ جو پاکستان کی پچیس کروڑ آبادی کی نمائندگی کرتی ہے، پاکستان کے پچیس کروڑ عوام انہیں منتخب کر کے وہاں پر اپنے نمائندے بھیجے ہوتے ہیں، ان کی نمائندگی کرتے ہیں، وہاں پر شب خون مارا گیا، یہ پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن شمار ہو گا، ہم اس کی جتنی بھی مذمت کریں وہ کم ہے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں سپیکر قومی اسمبلی سے کہ اگر آپ نے اس کی اجازت نہیں دی ہے تو پھر اس کی تحقیقات کریں جنہوں نے وہ Raid کیا ہے، ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور جو ابھی تک اسیر ان ہیں، وہ قومی اسمبلی کے ممبر ان کی FIR ختم کر کے ان کو باعزت طریقے سے ایوان میں لایا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، عمران خان کو چار گولیاں لگتی ہیں، اس کی FIR نہیں ہوتی، سابق وزیر اعظم اپنی FIR کرتا ہے، عدالت میں وہ درخواست دیتا ہے، نام لیتا ہے کہ مجھے چار گولیاں فلاں فلاں بندوں نے ان جرنیلوں نے ماری ہیں، یہ ملوث ہیں اس واردات میں، ہمارے ورکرز شہید ہوتے ہیں، ہمارے دوسرے لیڈرز زخمی ہوتے ہیں، ان کی FIR نہیں کاٹی جاتی، ارشد شریف شہید رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کیا جاتا ہے، صحافت کا ایک عظیم شہید، اس کی والدہ عدالت میں آ کر لکھ کر دیتی ہے کہ یہ فلاں فلاں بندے

میرے بیٹے کے قاتل ہیں، انہوں نے میرے بیٹے کو شہید کیا ہے، اس کی FIR نہیں کی جاتی۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر عدلیہ کو انصاف کرنے نہیں دیا جاتا، یہ لوگ عدلیہ کو انصاف کرنے نہیں دے رہے، آج اس وقت پاکستان کی عدلیہ کا دنیا کے Ranking number میں 130 یا 135 ہے، تو یہ Ranking ان کے گند کو صاف کرنے وجہ سے ہے، یہ اپنا گند ان سے صاف کرتے ہیں اس لئے آج عدلیہ کا نمبر 135 اور 140 کے درمیان ہے۔ جناب سپیکر، اگر عدلیہ کبھی انصاف پر آتی ہے تو یہ پھر ان ججز کی ڈگریوں کو جعلی قرار دیتے ہیں، ان کو مختلف دھمکیاں دیتے ہیں، ان کے گھروں میں کیمرے لگاتے ہیں، یہ اپنی ڈیوٹیاں چھوڑ کر پاکستان کو فتح کرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں پشاور ہائی کورٹ کے جسٹس وقار سیٹھ کو دونوں ہاتھوں سے سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلی دفعہ آرٹیکل 6 کے تحت ایک جنرل کو سزائے موت کی سزا سنائی تھی اور میں آج بھی یہ مطالبہ اس Forum سے کرتا ہوں کہ اس فیصلے پر عمل درآمد کیا جائے کیونکہ جسٹس وقار سیٹھ کے اس فیصلے میں تھا کہ اگر وہ فوت ہو گیا ہے تو اس کو قبر سے نکال کر پھانسی پر لٹکایا جائے، تو جناب سپیکر، میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس فیصلے پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ پھر کوئی آرٹیکل 6 کی طرف، آئین توڑنے کی خلاف ورزی نہ کرے۔ جناب سپیکر صاحب، افغانستان میں جب روس آ گیا تو انہوں نے مسلم دنیا سے مجاہدین کے نام پر لوگ اکٹھے کئے تھے کہ جہاد ہے، بالکل وہ جہاد تھا، میں بھی مانتا ہوں کہ ایک غیر مسلم ملک مسلمان ملک پر قابض ہو گیا تھا اور وہ بالکل انہوں نے جارحیت کی تھی۔ وہ جہاد تھا مگر کیا ہمارے مذہب میں تبدیلی کرنے والے یہود و نصاریٰ ہیں، اس وقت بھی امریکی مفادات کے لئے ہمارے جنرل بک رہے تھے، ڈالر کما رہے تھے اور مجاہدین اکٹھے کر رہے تھے اور جہاد کا نام دیا تھا، پھر جب امریکن کے مفادات کا وقت آیا، امریکہ ادھر آ گیا تو وہی مجاہدین پھر دہشت گرد ہو گئے، ان کو پھر دہشت گرد کا نام دیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، اس جنگ میں پختونخوا میدان جنگ بنا رہا، ہمارے (90) نوے ہزار کے قریب لوگ شہید ہو گئے، ہر گھر سے جنازے اٹھے، کوئی بازار شہر نہیں جا سکتا تھا خوف کی وجہ سے، اگر کوئی شہر جاتا تھا تو اس کے گھر میں ماتم ہوتا تھا کہ اللہ خیر سے اس کو گھر پہنچائے، اگر کسی کے پڑوس میں بھی پٹاخہ پھٹتا تھا تو اس کی مائیں بہنیں بیویاں سجدہ ریز ہوتی تھیں جب تک وہ گھر واپس نہ آتا، تو اس طرح ایک خوف کا ماحول تھا، جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی 2013 میں، تو وہ خوف کا ماحول ختم کر دیا اور ہم نے اس ملک میں، اس صوبے میں امن لایا تھا۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: لږ غونډې صبر اوکړه ظالمه! چې دا خبرې خو پوره شي کنه، ستا په دغه کښې چرته دا خبرې شوې وې؟

<u>جناب سپیکر</u>: کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: عبدالغنی، مړه لږ خو خلق دغه کوی کنه۔

جناب سپیکر: یہ اپنی سیٹ پہ بیٹھے ہوئے ہیں ابھی؟ آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہ آپ کی سیٹ ہے؟ بس میں آپ کی بات نہیں سنتا، آپ بات جاری رکھیں۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں بس۔

جناب محمد عبدالسلام: ہمارے ان جنرل کی پالیسیاں ملک کی تباہی و بربادی کا سبب بن رہی ہیں، ان کی یہ پالیسیاں جو چل رہی ہیں، یہ ملک دشمن پالیسیاں چل رہی ہیں، ملک کو تباہی کی طرف یہ لے کر گئی ہیں۔ جناب سپیکر، انہوں نے ایک Firewall software سنا ہے کہ دس ارب روپے پہ خریدا ہے، یہ دس ارب روپے اس غریب ملک کے، مقروض ملک کے دس ارب روپے کسی ہسپتال پہ لگ سکتے تھے، کسی یونیورسٹی پہ لگ سکتے تھے، کسی کارخانے پہ لگتے، کسی عوامی فلاح و بہبود کے کام پہ لگ سکتے، انہوں نے وہ کس چیز پہ لگائے؟ وہ صرف حق بات کو دبانے پہ لگائے کہ کوئی نوجوان سوشل میڈیا پہ حق بات نہ کر سکے، اس غریب ملک کے دس ارب روپے Firewall پہ لگا کر نوجوانوں کا روزگار خراب کیا اور وہ پیسے بھی ضائع کئے۔ جناب سپیکر صاحب، میں الیکشن کی طرف آتا ہوں، جب پاکستان تحریک انصاف پہ 9 مئی کے بعد مختلف قسم کے جھوٹے مقدمات بنے، عوامی نمائندوں پہ دہشت گردوں کے لیبل لگائے، دہشتگردی کی دفعات لگائے اور ایسی جگہوں پہ ہمارے خلاف FIRs کاٹی گئیں، جو ہم وہاں موجود بھی نہیں تھے جناب سپیکر، میرے دو بیٹوں کو اٹھایا گیا، ایک ایک دن میں ہمارے گھروں پہ چھ چھ دفعہ چھاپے پڑے، ہمارے رشتہ داروں کے گھروں پہ چھاپے پڑے، ہمیں ہر طرح کی مجبور کرنے کی دھمکیاں ملیں کہ آپ پاکستان تحریک انصاف کو چھوڑ دیں، جناب سپیکر، نوشہرہ میں ان کا ایک کرنل بیٹھا ہوا ہے، وہ بھی فون کرتا تھا، مردان میں ان کا ایک میجر ہے، وہ بھی فون کرتا تھا، ان کے اے ڈی تھے ریحان، وہ بھی فون کرتے تھے، دھمکیاں دیتے تھے مختلف قسم کی، میں نے ایک دن ان کو کہا کہ میں نے جب پارٹی 1996 میں Join کی تھی تو میں نے آپ سے پوچھ کر نہیں کی تھی، آپ کون ہوتے ہو میرے نظریے کو تبدیل کرنے والے؟ جاؤ اپنا کام کرو، اپنے کام، اپنی ڈیوٹی سے غرض رکھو۔ جناب سپیکر، ہم نے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں، الیکشن کے دن سے ایک دن پہلے میرے حلقے کے الیکشن کمپین کا ہم نے ایک ذمہ دار ٹھہرایا ہوا تھا، ساجد اقبال مہمند، اور دوسرے جو ہمارے ساتھ لڑکے تھے وہ جو Active تھے Compaign میں، ان کو دھمکیاں ملیں، ان کے گھروں پہ چھاپے مارے گئے، ان کے کاروبار کی جگہوں پہ چھاپے مارے گئے، ان کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں کہ آپ الیکشن والے دن اگر سامنے آئے تو ہم آپ کو ختم کریں گے، قتل کر دیں گے مگر میں ان لوگوں کو بھی سلام کرتا ہوں جو وہ ان دھمکیوں کے باوجود بھی الیکشن کے دن کھڑے رہے اور انہوں نے وہ Compaign ہمارے ساتھ کیا اور ہم نے وہ الیکشن جیت کر دکھایا۔ اس الیکشن میں ہمارا اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ بھی مقابلہ تھا، جو زمینی خدا و فرعون بنے بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ بھی ہمارا مقابلہ تھا، یہ جو فارم سینتالیس والے ہیں، ان کے ساتھ بھی ہمارا مقابلہ تھا مگر ہم نے ہمت نہیں ہاری تھی اور ہم نے ہر قسم کا دباؤ برداشت کر کے الیکشن کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابیاں دیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ فوج ہماری فوج ہے، پاکستانی فوج اور ہماری یہ

بھی سوچ ہے، یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ مضبوط فوج ایک محفوظ ملک کی ضامن ہوتی ہے، ہم کبھی فوج کے خلاف نہیں ہیں، ہم قومی شہیدوں کے خلاف نہیں ہیں، بارڈر پہ ہمارے جوان جو لڑ رہے ہیں جو ہماری حفاظت کر رہے ہیں، اس قوم وملک کی حفاظت کر رہے ہیں، ہم ان کو سلام کرتے ہیں، ان کو سلوٹ پیش کرتے ہیں مگر ان کے جو یہ جنرل بیٹھے ہوئے ہیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد پھر باہر ممالک میں، یورپ میں اپنے لئے جزیرے بناتے ہیں، جائیدادیں بناتے ہیں، ان کے ادھر تو کوئی مفادات نہیں ہیں، ان کی ترجیحات تو صرف یہاں پر ڈالر کمانے اور جائیدادیں بنانی ہیں باہر اور ریٹائرمنٹ کے بعد پھر باہر جانا ہے اور اس ملک کی ترقی سے ان کو کوئی غرض نہیں ہے، ملک پاکستان تباہ ہوتا رہے ہوتا رہے، اس سے ان کو کوئی غرض نہیں، وہ اپنا بیگ اٹھا کر باہر چلے جائیں گے، ان کے بچے ادھر، ان کا سارا کچھ باہر۔ جناب سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ ہے اپنی قوم سے، اپنے نوجوانوں سے، یہاں پہ جو بیٹھیں ہیں ہماری برادری، ہمارے دوسرے بہن بھائی ہیں، سب سے میری ریکویسٹ ہے کہ پاکستان ہمارا ملک ہے، ہم سب نے اس پاکستان کا سوچنا ہے، پاکستان کی ترقی و خوشحالی کا ہم نے سوچنا ہے کیونکہ ہمارا جینا مرنا، ہماری اولاد کا جینا مرنا یہاں ہے، ہم نے کسی یورپ ملک میں اپنی جائیدادیں نہیں بنانی، تو اس ملک کی ترقی کا، خوشحالی کا ہم نے خود سوچنا ہے اور اپنا فرض سمجھ کر پاکستان کی ذمہ داری اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ۔ شکریہ سپیکر صاحب، بہت مہربانی۔ عمران خان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جلال خان۔

<u>جناب جلال خان</u>: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا، مختصر سی دو باتیں کرنا تھیں۔ سپیکر صاحب، میں تو آج Confuse ہوں کہ آپ کے ممبرز صاحبان ادھر آکر بڑے بڑے بڑھکیں مارتے ہیں اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، کیبنٹ کے دفتروں میں جاتے ہوئے، تو خدارا اس جھولی کو دیکھیں، یہ منافقت چھوڑ دیں، ایک Page پہ رہیں، یا دائیں ہو جائیں یا بائیں ہو جائیں، بھئی! ادھر کیوں آپ بڑے بڑے چھوڑ رہے ہو اور ادھر آپ منتیں اور سماجت کرتے ہیں۔ سپیکر صاحب، میں وہ مثال دوں گا، وہ دادی اور نواسے کی مثال دوں گا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں سنیں، اس طرح آپ بیٹھ جائیں ناں، بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔

<u>جناب جلال خان</u>: هغه د نیا او د نمسي مثال د ے ، وائي چې نمسی ته د شپې په خوب کښې د شیطان په شکل کښې نیا راغلې وه، نو وائي چې نمسے سحر راپاشیدو په ناشته باندې

نو دا نمسې داسې مسکے مسکے کیږی نو نیکه ورته گوری چی هلکه ولې مسکے مسکے کیږې؟ نو هغه ورته وائی چې زه او نیا په خپلو کبنې پوهیږو، نو خبره دا ده چې، آپ لوگ خود سمجھتے ہیں، اپنی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر سب کچھ کرتے ہو اور ادھر ہمارا ویسے فضول میں وقت ضائع کر رہے ہو، یہی جنرل فیض تھا، اس وقت آپ اس کی گود میں بیٹھا کرتے تھے اور آج وہی اسٹیبلشمنٹ جو آپ اس کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بولنے دیں ناں۔ دیکھیں آپ تین دن سے بول رہے ہیں، وہ سن رہے ہیں، اس کا اپنا موقف ہے، اسے ہاؤس میں بولنے دیں، جب مناسب وقت آئے گا تو آپ میں سے کوئی Respond کر دے گا۔

<u>جناب جلال خان</u>: سپیکر صاحب، یہ جو آپ نے Anti establishment narrative build کیا ہوا ہے اور اس کے اوپر Political scoring کر رہے ہیں، خدا اور جھولی کو دیکھیں کہ عوام کو باقی بے وقوف بنانا چھوڑ دیں، صحیح، دیکھیں ہماری Responsibility ہے، ہماری ذمہ داری ہے، آخرت کے دن ہمیں جواب دینا ہے، اس صوبے کو آپ ترجیح دیں، اس صوبے کی فلاح و بہبود کے بارے میں بات کریں، یہ نہ کریں کہ فضول ہم لوگ پچھلے تین دنوں سے اسٹیبلشمنٹ نے یہ کیا، اسٹیبلشمنٹ نے وہ کیا، آپ کی کرپشن ماشاءاللہ ایسے ہی Peak پہ چل رہی ہے، آپ کو اسٹیبلشمنٹ کہہ رہی ہے کہ کرپشن کریں، آپ کو ترقی سے، آپ کو صوبے کی فلاح و بہبود کی اچھی اچھی سکیموں کو لانے سے اسٹیبلشمنٹ منع کر رہی ہے، مجھے پتہ ہے کہ آپ جتنے ارکان سی ایم صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں، اگر قرآن لاکر ادھر پہ رکھوں، کوئی بھی قرآن اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوگا اور بس آخر میں میں آپ کو صرف اور صرف یہ نشاندہی کراؤں گا کہ کورم پورا نہیں ہے سپیکر صاحب، (قہقہے) سپیکر صاحب، اصل میں میرا مقصد یہ ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ ممبران تھوڑے Serious ہو جائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اس طرح ہے، بس ٹھیک ہے بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ کر بس ابھی End کرتے ہیں، یہ اصل میں جس کوشش میں تھے وہ پوری نہیں ہوئی، انتشار پھیلانا چاہتے تھے، وہ نہیں ہوا، آپ لوگوں نے اچھے تحمل سے یہ بات سنی، تو پھر جی ان شاءاللہ Next جب اس پہ ہوگا تو پھر اس کا جواب آپ دے سکتے ہیں۔

The sitting is adjourned till 02.00 P.M., Thursday, 19th September, 2024.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 19 ستمبر 2024ء کو بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)